نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۳

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب.............. نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف......... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:......... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون 34914596-021

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون 34927159-021

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔موبائل 2045610-0321

بیت العمار کراچی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
	ش
۳۸	شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے
۳۸	شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو
۳۹	شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا
۴۰	شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے
۴۰	شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا
۴۱	شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا
۴۱	شب براءت کی رات
۴۱	شبینہ
۴۳	شراب
۴۳	شرائط نماز اور جدید سائنس
۴۴	شرٹ
۴۵	شرمگاہ
۴۵	شرم نہیں آتی
۴۶	شفع
۴۶	شفق
۴۷	شفق ابیض غائب نہیں ہوتی

عنوان	صفحہ نمبر
✦ شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے............	۴۸
✦ شکرانے کی نماز............	۴۹
✦ شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا............	۴۹
✦ شک میں ایک رکن کی مقدار گذر گیا............	۵۰
✦ شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں............	۵۰
✦ شلوار............	۵۰
✦ شمار کرنا............	۵۱
✦ شناختی کارڈ............	۵۱
✦ شور وغل کرنا............	۵۲
✦ شوہر اور بیوی نماز پڑھیں............	۵۲
✦ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا............	۵۳
✦ شیشے میں عکس نظر آئے............	۵۴
✦ شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا............	۵۴
✦ شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا............	۵۴
......ص......	
✦ صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ جائے............	۵۶
✦ صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ گئی............	۵۶

عنوان	صفحہ نمبر
✦ صاحبینؒ	۵۷
✦ صبح صادق	۵۷
✦ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ	۵۸
✦ صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا	۵۹
✦ صبح کاذب	۵۹
✦ صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں	۶۰
✦ صحت کی قضاء بیماری میں کرنا	۶۰
✦ "صدق اللّٰہ ورسولہ" کہنا	۶۱
✦ صف اول	۶۱
✦ صف اول میں جگہ خالی ہے	۶۱
✦ صف اول میں جگہ نہیں ملی	۶۲
✦ صف اول میں زبردستی گھس جانا	۶۳
✦ صفائی ستھرائی کا راز	۶۳
✦ صف ثانی کہاں سے بنائیں	۶۴
✦ صف سے پیچھے ہو جانا	۶۵
✦ صف سیدھی کرنے کا طریقہ	۶۵
✦ صف سیدھی ہو جائے گی	۶۶

عنوان	صفحہ نمبر
✦ صف کا خلا کیسے پر کیا جائے	٦٦
✦ صف کی ترتیب	٦٦
✦ صف کی چوڑائی کم ہو	٦٧
✦ صف کے باہر نیت نہ باندھے	٦٧
✦ صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے	٦٨
✦ صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا	٦٨
✦ صف میں جگہ نہ ہو	٦٩
✦ صف میں خالی جگہ نہ ہو	٦٩
✦ صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا	٦٩
✦ صفوں کو برابر کرنے کی وجہ	٧٠
✦ صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا	٧٠
✦ صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ	٧١
✦ صلوٰۃ	٧١
✦ صلوٰۃ الاوابین	٧١
✦ صلوٰۃ التسبیح	٧٣
✦ صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے	٧٩
✦ صلوٰۃ التسبیح کی جماعت	٨٠

صفحہ نمبر	عنوان
۸۰	✦ صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے..
	ض
۸۱	✦ ''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا..........
۸۱	✦ ''ضالین'' کو ''دالین'' پڑھنا..........
	ط
۸۳	✦ طاقت کے موافق نماز ادا کرنا..........
۸۳	✦ طریقہ علاج..........
۸۷	✦ طلوع آفتاب..........
۸۷	✦ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ..........
۸۷	✦ طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ..........
۸۸	✦ طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گذرنا..........
۸۹	✦ طوال مفصل..........
۹۰	✦ طہارت باقی نہ رہے..........
	ظ
۹۱	✦ ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے..........
۹۱	✦ ظہر کا مستحب وقت..........
۹۲	✦ ظہر کا وقت..........

صفحہ نمبر	عنوان
۹۳	✦ ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی
۹۳	✦ ظہر کی ایک رکعت ملی
۹۳	✦ ظہر کی سنت
۹۵	✦ ظہر کی سنت رہ گئی
۹۶	✦ ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے
۹۷	✦ ظہر کی سنت کی قضاء
۹۷	✦ ظہر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی
۹۷	✦ ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا
	ع
۹۸	✦ عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء
۹۸	✦ عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں
۹۸	✦ عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت
۱۰۰	✦ عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا
۱۰۰	✦ عذاب سے نجات ملتی ہے
۱۰۱	✦ عذر دور ہو گیا
۱۰۱	✦ عرفات
۱۰۲	✦ عشاء سے پہلے سونا

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عشاء کا وقت	۱۰۲
✦ عشاء کا وقت نہ ملے	۱۰۳
✦ عشاء کا وقت نہیں ملتا	۱۰۳
✦ عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی	۱۰۵
✦ عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی	۱۰۶
✦ عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے یا نہیں	۱۰۶
✦ عشاء کی جماعت ہوگئی اور تراویح شروع ہوگئی	۱۰۶
✦ عشاء کی سنت	۱۰۸
✦ عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی	۱۰۸
✦ عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا	۱۰۸
✦ عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہوگیا	۱۰۸
✦ عشاء کی نماز سے پہلے سونا	۱۰۹
✦ عشاء کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی	۱۰۹
✦ عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تو تراویح کا کیا ہوگا	۱۰۹
✦ عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی	۱۱۰
✦ عشاء کے بعد قصے کہانی سننا	۱۱۰
✦ عشاء کے بعد گپ شپ لگانا	۱۱۱

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا........................	۱۱۱
✦ عشق کی نماز........................	۱۱۲
✦ عصر کا وقت........................	۱۱۲
✦ عصر کی ایک رکعت ملی قعدہ کا کیا حکم ہے........................	۱۱۴
✦ عصر کی سنت........................	۱۱۴
✦ عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا........................	۱۱۴
✦ عصر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی........................	۱۱۵
✦ عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی........................	۱۱۵
✦ عصر کی نماز میں سورج غروب ہو گیا........................	۱۱۵
✦ عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا........................	۱۱۶
✦ عضو خاص پر کپڑا باندھنا........................	۱۱۶
✦ عضو کھل گیا........................	۱۱۶
✦ عکس نظر آتا ہے........................	۱۱۷
✦ عمامہ........................	۱۱۷
✦ عمامہ کا پیچ........................	۱۱۸
✦ عمر کا تعین........................	۱۱۸
✦ عمل قلیل........................	۱۱۹

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عمل کثیر	۱۱۹
✦ عورت اذان نہیں دے سکتی	۱۲۱
✦ عورت اعتکاف کہاں کرے	۱۲۱
✦ عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے	۱۲۲
✦ عورت امام	۱۲۲
✦ عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے	۱۲۳
✦ عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟	۱۲۳
✦ عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے	۱۲۴
✦ عورت سجدہ میں کیسے جائے	۱۲۴
✦ عورت قرأت آہستہ کرے	۱۲۴
✦ عورت کا سر	۱۲۵
✦ عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا	۱۲۵
✦ عورت کی اذان	۱۲۶
✦ عورت کی اقتدا	۱۲۶
✦ عورت کی امامت	۱۲۶
✦ عورت مرد کی نماز میں فرق	۱۲۷
✦ عورت مرد کے برابر میں آجائے	۱۲۷

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۸	✦ عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو..........
۱۲۸	✦ عورت مقتدی ہے..........
۱۲۹	✦ عورت نمازی کے آگے سے گذری..........
۱۲۹	✦ عورتوں کا بیٹھنا..........
۱۲۹	✦ عورتوں کا جماعت کے لئے جانا..........
۱۳۰	✦ عورتوں کا سجدہ..........
۱۳۰	✦ عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا..........
۱۳۱	✦ عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ..........
۱۳۲	✦ عورتوں کی امامت کرنا..........
۱۳۲	✦ عورتوں کی جماعت..........
۱۳۲	✦ عورتوں کے لئے مسجد میں جانا..........
۱۳۳	✦ عورتوں میں مشہور ہے..........
۱۳۳	✦ عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں..........
۱۳۴	✦ عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں..........
۱۳۴	✦ عید الاضحیٰ..........
۱۳۵	✦ عید الفطر..........
۱۳۵	✦ عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے..........

عنوان	صفحہ نمبر
✦ عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا....................	۱۳۵
✦ عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت..........	۱۳۶
✦ عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ..........	۱۳۷
✦ عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا....................	۱۳۷
✦ عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ....................	۱۳۸
✦ عید کی نماز میں سورج کا زوال ہو گیا....................	۱۳۸
✦ عیدین....................	۱۳۹
✦ عیدین کا وقت....................	۱۳۹
✦ عیدین کی حقیقت....................	۱۴۰
✦ عیدین کی نماز....................	۱۴۰
✦ عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا....................	۱۴۰
✦ عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا....................	۱۴۱
✦ عیدین کے لئے جماعت شرط ہے....................	۱۴۱
✦ عیدین میں تکبیر زائد کہنا....................	۱۴۱
✦ عیدین میں جماعت شرط ہے....................	۱۴۲
✦ عیدین میں جہری قرأت کی وجہ....................	۱۴۲

عنوان	صفحہ نمبر
غ	
غافل کی نماز	۱۴۳
غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ	۱۴۳
غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۱۴۳
غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا	۱۴۴
غلام کی امامت	۱۴۵
غلط پڑھنے کے بعد صحیح کرلیا	۱۴۵
غلطی بتانے میں جلدی کرنا	۱۴۶
غلطی سے سہو سجدہ کرلیا	۱۴۶
غلطی سے معنی بدل جائے	۱۴۶
غلطی مان لینا	۱۴۸
''غنہ'' میں غنہ نہیں کیا	۱۴۸
غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا	۱۴۸
غیر مسلم ماہر کی حیرانگی	۱۴۸
غیر مقلد کی امامت	۱۴۹
ف	
فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا	۱۵۱

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فاتحہ پڑھ کر رکوع کر لیا..........	۱۵۱
✦ فاتحہ پڑھنا..........	۱۵۲
✦ فاتحہ پڑھنا بھول گیا..........	۱۵۳
✦ فاتحہ پڑھنے کا راز..........	۱۵۳
✦ فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی..........	۱۵۴
✦ فاتحہ چھوڑ جائے..........	۱۵۴
✦ فاتحہ خلف الامام..........	۱۵۵
✦ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی..........	۱۵۶
✦ فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے..........	۱۵۶
✦ فاتحہ سہو سجدہ کے بعد پڑھ لی..........	۱۵۶
✦ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا..........	۱۵۶
✦ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی..........	۱۵۷
✦ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا..........	۱۵۷
✦ فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا..........	۱۵۷
✦ فاتحہ کا تکرار..........	۱۵۸
✦ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا..........	۱۵۸
✦ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی..........	۱۵۸

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۹	فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا
۱۶۰	فاتحہ کے بعد خاموش رہا
۱۶۰	فاتحہ کے بعد خاموش رہنا
۱۶۰	فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں
۱۶۱	فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت
۱۶۱	فاسد
۱۶۱	فاسد ہونا
۱۶۱	فاسق اور بدعتی میں فرق
۱۶۲	فاسق کی اذان
۱۶۳	فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں
۱۶۳	فاسق کی امامت
۱۶۴	فاش غلطی
۱۶۵	فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے
۱۶۵	فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا
۱۶۶	فجر کا مستحب وقت
۱۶۷	فجر کا وقت
۱۶۸	فجر کی جماعت شروع ہو چکی ہے سنت پڑھے یا نہیں

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فجر کی سنت..............................	۱۶۹
✦ فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ..............................	۱۷۳
✦ فجر کی سنت رہ گئی..............................	۱۷۴
✦ فجر کی سنت کی قضاء..............................	۱۷۴
✦ فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں..............................	۱۷۵
✦ فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی..............................	۱۷۶
✦ فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا..............................	۱۷۷
✦ فجر کی نماز رمضان المبارک میں..............................	۱۷۸
✦ فجر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی..............................	۱۷۸
✦ فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا..............................	۱۷۸
✦ فجر کی نماز میں سورج نکل آیا..............................	۱۷۹
✦ فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار..............................	۱۷۹
✦ فجر کے بعد..............................	۱۸۱
✦ فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی..............................	۱۸۱
✦ فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا..............................	۱۸۲
✦ فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ..............................	۱۸۲
✦ فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود..............................	۱۸۴

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۴	+ فدیہ ایک فقیر کو دینا ....
۱۸۵	+ فدیہ زندگی میں دینا ....
۱۸۶	+ فدیہ سے دینی کتاب دینا ....
۱۸۶	+ فدیہ طلبہ کو دینا ....
۱۸۷	+ فدیہ کا مصرف ....
۱۸۷	+ فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں ....
۱۸۷	+ فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا ....
۱۸۸	+ فدیہ کی قیمت ....
۱۸۹	+ فدیہ کی وصیت ....
۱۸۹	+ فدیہ میں نقد دینا ....
۱۹۰	+ فدیہ نماز کا ....
۱۹۰	+ فرائض نماز ....
۱۹۳	+ فرائض نماز کی تعداد ....
۱۹۴	+ فرش پر تصویر ہے ....
۱۹۴	+ فرض ....
۱۹۴	+ فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا ....
۱۹۵	+ فرض ترک ہو جانا ....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۵	✦ فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی........................
۱۹۷	✦ فرض چھوٹ جائے........................
۱۹۸	✦ فرض رہ گیا........................
۱۹۸	✦ فرض سنت ایک جگہ پڑھنا........................
۱۹۸	✦ فرض سے پہلے سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت........................
۱۹۸	✦ فرض فوت ہوجائے........................
۱۹۹	✦ فرض کا منکر........................
۱۹۹	✦ فرض کی آخری دورکعتوں میں فاتحہ پڑھنا........................
۱۹۹	✦ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی........................
۲۰۰	✦ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے........................
۲۰۰	✦ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز........................
۲۰۱	✦ فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی........................
۲۰۱	✦ فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا........................
۲۰۲	✦ فرض کی پہلی دورکعت میں قرأت کرنا واجب ہے........................
۲۰۲	✦ فرض کی پہلی دورکعتوں میں سورت نہیں ملائی........................
۲۰۳	✦ فرض کی پہلی دورکعتوں میں فاتحہ پڑھنا........................
۲۰۳	✦ فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے........................

°	عنوان	صفحہ نمبر
+	فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا........................	۲۰۳
+	فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملالی........................	۲۰۴
+	فرض کی قرأت........................	۲۰۴
+	فرض کے بعد سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت........................	۲۰۵
+	فرض نماز پر اکتفاء کرنا........................	۲۰۶
+	فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا........................	۲۰۷
+	فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے........................	۲۰۸
+	فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی........................	۲۱۰
+	فرض نماز کی قضاء........................	۲۱۱
+	فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے........................	۲۱۲
+	فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا........................	۲۱۲
+	فرض نمازیں........................	۲۱۳
+	فریادرسی کے لئے نماز توڑنا........................	۲۱۳
+	فزیشن کا ردعمل........................	۲۱۴
+	فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی........................	۲۱۴
+	فضول کام کرنا........................	۲۱۵
+	فضیلت والی صف........................	۲۱۶

عنوان	صفحہ نمبر
✦ فوت ہوگیا........................	۲۱۶
✦ فوجی ٹوپی........................	۲۱۶
✦ فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو........................	۲۱۷
ق	
✦ قبر........................	۲۱۸
✦ قبرستان........................	۲۱۹
✦ قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا........................	۲۱۹
✦ قبر کا نقشہ........................	۲۱۹
✦ قبر کے اندر تین سزائیں........................	۲۲۰
✦ قبر کے سامنے نماز پڑھنا........................	۲۲۰
✦ قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو........................	۲۲۰
✦ قبلہ سے پھر جانا........................	۲۲۰
✦ قبلہ سے سینہ پھر جانا........................	۲۲۱
✦ قبلہ سے سینہ پھر جائے........................	۲۲۲
✦ قبلہ عاجز کا........................	۲۲۲
✦ قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا........................	۲۲۳
✦ قبلہ کی جانب تھوکنا........................	۲۲۴

صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۴	✦ قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا
۲۲۴	✦ قبہ
۲۲۴	✦ قدم
۲۲۵	✦ قدم کا قدم سے ملانا
۲۲۵	✦ قدموں کے درمیان فاصلہ
۲۲۶	✦ قرآن ختم کرنا سنت ہے
۲۲۷	✦ قرآن دیکھ کر پڑھنا
۲۲۸	✦ قرآن کریم شعائر الٰہی میں سے ہونے کی حکمت
۲۲۹	✦ قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا
۲۲۹	✦ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا
۲۳۰	✦ قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا
۲۳۰	✦ قرأت
۲۳۴	✦ قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا
۲۳۴	✦ قرأت فرض کی مقدار
۲۳۵	✦ قرأت فرض نماز میں
۲۳۶	✦ قرأت کیسے کرے
۲۳۷	✦ قرأت کی غلطی درست کرلی

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۸	✦ قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ
۲۴۰	✦ قرأت کی مقدار
۲۴۱	✦ قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیئے
۲۴۱	✦ قرأت کے بعد خاموش رہا
۲۴۲	✦ قرأت کے بعد سوچتا رہا
۲۴۲	✦ قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی
۲۴۲	✦ قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے
۲۴۲	✦ قرأت لمبی کرنا
۲۴۳	✦ قرأت مسبوق
۲۴۳	✦ قرأت میں اٹک گیا
۲۴۳	✦ قرأت میں بھول گیا
۲۴۳	✦ قرأت میں عدم ترتیب
۲۴۴	✦ قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا
۲۴۴	✦ قرأت میں غلطی کرنا
۲۴۵	✦ قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو
۲۴۶	✦ قرأتیں دو ہیں
۲۴۶	✦ قصار مفصل

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قصر نماز کی وجہ..............	۲۴۶
✦ قضاء..............	۲۴۸
✦ قضاء ادا کرنے کی آسان صورت..............	۲۴۹
✦ قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی..............	۲۴۹
✦ قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے..............	۲۵۰
✦ قضاء کا خیال نہ رہا..............	۲۵۰
✦ قضاء کرنا گناہ ہے..............	۲۵۱
✦ قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں..............	۲۵۱
✦ قضاء مقرر ہونے کی وجہ..............	۲۵۲
✦ قضا نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا..............	۲۵۲
✦ قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے..............	۲۵۲
✦ قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ..............	۲۵۳
✦ قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہو گئی..............	۲۵۳
✦ قضاء نماز جماعت سے پڑھے..............	۲۵۳
✦ قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا..............	۲۵۳
✦ قضاء نماز کا فدیہ..............	۲۵۵
✦ قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے..............	۲۵۵

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۷	✦ قضاء نماز کی تعداد ایک ہے ....
۲۵۸	✦ قضاء نماز کی نیت ....
۲۵۹	✦ قضاء نماز کے لئے اذان دینا ....
۲۶۰	✦ قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا ....
۲۶۰	✦ قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے ....
۲۶۱	✦ قضاء نمازوں کا کفارہ ....
۲۶۲	✦ قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں ....
۲۶۲	✦ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو ....
۲۶۲	✦ قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں ....
۲۶۳	✦ قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا ....
۲۶۴	✦ قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے ....
۲۶۴	✦ قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے ....
۲۶۵	✦ قضاء ہوئی سفر میں ....
۲۶۵	✦ قضائے عمری ....
۲۶۶	✦ قضائے عمری کی ایک غلط صورت ....
۲۶۸	✦ قطرہ آتا ہے سجدہ میں ....
۲۶۸	✦ قطرہ ٹپک جائے ....

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قطرے کا مریض................................	۲۶۹
✦ قعدۂ اخیرہ................................	۲۷۰
✦ قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا................................	۲۷۰
✦ قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یاد آنے پر بیٹھ گیا................................	۲۷۱
✦ قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا................................	۲۷۲
✦ قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا................................	۲۷۲
✦ قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا................................	۲۷۳
✦ قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا................................	۲۷۵
✦ قعدۂ اخیرہ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا................................	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا................................	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہو گیا................................	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا................................	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا................................	۲۷۶
✦ قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا................................	۲۷۷
✦ قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا................................	۲۷۷
✦ قعدۂ اُولیٰ................................	۲۷۷
✦ قعدۂ اولیٰ بھول گیا................................	۲۷۸

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قعدۂ اُولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا............	۲۷۸
✦ قعدۂ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا............	۲۷۸
✦ قعدۂ اُولیٰ کا حکم............	۲۷۹
✦ قعدۂ اولیٰ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا............	۲۸۲
✦ قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا............	۲۸۲
✦ قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دیا............	۲۸۳
✦ قعدۂ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہو گیا............	۲۸۴
✦ قعدۂ اولیٰ نہیں کیا............	۲۸۴
✦ قعدہ کا فرق............	۲۸۴
✦ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ............	۲۸۴
✦ ”قل ھو اللّٰہ“ کو تین دفعہ پڑھنا............	۲۸۶
✦ قمیص............	۲۸۶
✦ قمیص باریک ہے............	۲۸۶
✦ قنوت نازلہ............	۲۸۶
✦ قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے............	۲۸۸
✦ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ............	۲۸۹
✦ قنوت نازلہ کب پڑھے............	۲۸۹

عنوان	صفحہ نمبر
✦ قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے	۲۹۰
✦ قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا	۲۹۰
✦ قوما	۲۹۱
✦ قومہ	۲۹۱
✦ قومہ بھول گیا	۲۹۲
✦ قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے	۲۹۳
✦ قومہ کا مسنون طریقہ	۲۹۳
✦ قومہ کرنا	۲۹۵
✦ قومہ میں دعا	۲۹۵
✦ قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ	۲۹۶
✦ قہقہہ	۲۹۷
✦ قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں	۲۹۷
✦ قیام	۲۹۷
✦ قیام اور سائنس	۲۹۸
✦ قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں	۲۹۹
✦ قیامت کی تین سزائیں	۲۹۹
✦ قیام کرنے والے کی اقتداء	۳۰۰

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۰	✦ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ..........
۳۰۰	✦ قیام کی مقدار..........
۳۰۱	✦ قیام کے بارے میں تفصیل..........
۳۰۱	✦ قیام میں التحیات پڑھ لی..........
۳۰۱	✦ قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ..........
۳۰۱	✦ قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا..........
۳۰۱	✦ قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں..........
۳۰۳	✦ قیدی نے صف بنائی..........
	ک
۳۰۴	✦ کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا..........
۳۰۴	✦ کاروبار بند کرنا..........
۳۰۴	✦ کافر کی بنائی ہوئی صف..........
۳۰۵	✦ کافر کے گھر میں نماز پڑھنا..........
۳۰۵	✦ کافر مسلمان ہوا..........
۳۰۵	✦ کافروں کے مستعمل کپڑے..........
۳۰۶	✦ کامل انسان..........
۳۰۷	✦ کامل نماز..........

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۷	✦ کپڑا ....
۳۰۸	✦ کپڑا پاک نہ ہو ....
۳۰۸	✦ کپڑا تصویر والا ....
۳۰۸	✦ کپڑا چپکا ہوا ہو ....
۳۰۹	✦ کپڑا دستور کے خلاف پہننا ....
۳۰۹	✦ کپڑا سمیٹنا ....
۳۱۰	✦ کپڑا کم ہے ....
۳۱۰	✦ کپڑا لپیٹنا ....
۳۱۰	✦ کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے ....
۳۱۱	✦ کپڑا ناپاک ہے ....
۳۱۱	✦ کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانا ....
۳۱۲	✦ کپڑے اوپر کرنا ....
۳۱۲	✦ کتاب نماز کے بعد سنانا ....
۳۱۲	✦ کراہنا ....
۳۱۳	✦ کرتہ ....
۳۱۴	✦ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ....
۳۱۹	✦ کرفیو کی حالت میں مسجد جانا ....

عنوان	صفحہ نمبر
✦ کسوف کی حالت	۳۱۹
✦ کسوف کی نماز عصر کے بعد	۳۲۲
✦ کعبہ	۳۲۳
✦ کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا	۳۲۳
✦ کعبۃ اللہ کی تصویر	۳۲۴
✦ کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت	۳۲۵
✦ کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا	۳۲۷
✦ کلام کرنا	۳۲۸
✦ کلام کی پانچ قسمیں	۳۲۹
✦ کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا	۳۳۳
✦ کم عمر	۳۳۴
✦ کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا	۳۳۵
✦ کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز	۳۳۵
✦ کنکری	۳۳۶
✦ کوٹ	۳۳۶
✦ کولھے پر ہاتھ رکھنا	۳۳۷
✦ کوما	۳۳۷

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۷	کون سی دعا قبول ہوتی ہے..........
۳۳۸	کھاد والی گھاس..........
۳۳۹	کھانا..........
۳۴۰	کھانسنا..........
۳۴۱	کھانسی..........
۳۴۲	کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا..........
۳۴۲	کھجانا..........
۳۴۳	کھجلانا..........
۳۴۴	کھڑا ہوسکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے..........
۳۴۵	کھڑا ہونے پر قادر نہیں..........
۳۴۷	کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے..........
۳۴۷	کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے..........
۳۴۷	کھڑے کھڑے تھک جائے..........
۳۴۸	کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا..........
۳۴۸	کھنکارنا..........
۳۴۹	کہنی..........
۳۴۹	کہنی سجدے میں..........

عنوان	صفحہ نمبر
✦ کہنیاں	۳۵۰
✦ کھوپڑی کھلی رہے	۳۵۰
✦ کھیلنا	۳۵۰
......گ......	
✦ گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا	۳۵۲
✦ گانا چلانا	۳۵۳
✦ گردن جھکا کر سلام پھیرنا	۳۵۴
✦ گردن موڑنا	۳۵۴
✦ گرمی دانہ	۳۵۵
✦ گریبان کھلا رہے	۳۵۶
✦ گلا صاف کرنا	۳۵۶
✦ گناہ جھڑتے ہیں	۳۵۷
✦ گناہ معاف	۳۵۸
✦ گناہوں کی آگ بھڑکانا	۳۵۸
✦ گنٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے	۳۵۹
✦ گندہ دہن	۳۶۰
✦ گوبر سے لپائی	۳۶۱

صفحہ نمبر	عنوان
۳۶۱	✦ گوشۂ چشم
۳۶۱	✦ گولیاں چلیں
۳۶۲	✦ گونگا
۳۶۳	✦ گونگا امام
۳۶۳	✦ گونگا نماز کیسے پڑھے
۳۶۳	✦ گھاس پر نماز پڑھنا
۳۶۴	✦ گھٹیا لباس
۳۶۴	✦ گھر پر مستقل جماعت کرنا
۳۶۵	✦ گھر میں جماعت کرنا
۳۶۶	✦ گھر میں نماز پڑھنا
۳۶۷	✦ گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا
۳۶۷	✦ گھڑی
۳۶۸	✦ گھڑی آویزاں کرنا
۳۶۸	✦ گھڑی دیکھنا
۳۶۹	✦ گھل جانے والی چیز
۳۶۹	✦ گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ
	✦

صفحہ نمبر	عنوان
	ل
۳۷۳	لا الہ الا اللّٰہ
۳۷۴	لاحق
۳۷۴	لاحق بھی مسبوق بھی
۳۷۶	لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم
۳۷۷	لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے
۳۷۸	لا حول پڑھنا
۳۷۸	لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ
۳۷۹	لباس
۳۸۰	لباس پاک ہو
۳۸۰	لباس کیسا ہو
۳۸۱	لباس کی ستھرائی کا راز
۳۸۱	لباس مکروہ
۳۸۱	لپ اسٹک
۳۸۱	لڑائی ناجائز ہے
۳۸۲	لفظ زیادہ کرلیا
۳۸۲	لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۳	✦ لقمہ بار بار دیا..
۳۸۴	✦ لقمہ باہر سے لینا..
۳۸۴	✦ لقمہ تنہاء نماز پڑھنے والے کو دینا..
۳۸۴	✦ لقمہ دوسرے امام کو دینا..
۳۸۵	✦ لقمہ دوسرے کے امام کو دینا..
۳۸۵	✦ لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا..
۳۸۵	✦ لقمہ دینا..
۳۸۹	✦ لقمہ دینا (غلطی بتانا)..
۳۹۰	✦ لقمہ دینے والے کی نیت..
۳۹۰	✦ لقمہ صرف اپنے امام کو دے..
۳۹۰	✦ لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے..
۳۹۱	✦ لقمہ کا انتظار کرنا..
۳۹۱	✦ لقمہ کے لئے انتظار کرنا..
۳۹۲	✦ لقمہ نہیں لیا..
۳۹۲	✦ لکھی ہوئی چیز پڑھ لے..
۳۹۳	✦ لکھی ہوئی چیز پڑھنا..
۳۹۳	✦ لنجے کی امامت..

صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۴	✦ لنگر گاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا..........
۳۹۴	✦ لنگڑا..........
۳۹۴	✦ لنگڑا اور جماعت..........
۳۹۵	✦ لنگڑے کی امامت..........
۳۹۵	✦ لوپ..........
۳۹۶	✦ لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے..........
۳۹۶	✦ لیٹ کر نماز پڑھنا..........
۳۹۸	✦ لیکوریا..........

ش

شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے

شادی کرنے کے بعد دلہن رخصت ہوکر شوہر کے گھر آجائے، اور وہاں مستقل قیام کرے اور یہ مسافت شرعی پر بھی ہوں تو سسرال میں نماز پوری پڑھے، اسی طرح اگر والدین کے گھر کو بالکل چھوڑنے کا ارادہ نہیں کیا تو ماں باپ کے گھر آکر پوری نماز پڑھے، البتہ درمیان میں سفر کے دوران قصر کرے۔

اور اگر شوہر سسرال آجائے اور یہ مسافت شرعی پر ہے تو قصر کرے ہاں بیوی کے ساتھ سسرال میں رہنا اختیار کرلے تو نماز پوری پڑھے۔(۱)

شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو......

اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا شوافع کے نزدیک سنت

(۱) (الوطن الاصلی) هو موطن ولادته او تاهله او توطنه ،(قوله الوطن الاصلی) ویسمیٰ بالاهلی ووطن الفطرة والقرار ح عن القهستانی(قوله او تاهله ای تزوجه ، قال فی شرح المنیة ولو تزوج المسافر ببلد ولم ینوی الاقامة به فقیل لا یصیر مقیما ، وقیل یصیر مقیما وهو الاوجه ولو کان له اهل ببلدتین فایتهما دخلها صار مقیما...... کما لو تاهل ببلدة واستقرت سکناله...... (قوله او توطنه) ای عزم علی القرار فیه عدم الارتحال،الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/ ۱۳۱، کتاب الصلوة، باب صلاة المسافر ،مطلب فی الوطن الاصلی ووطن الاقامة، ط:سعید کراچی.هندیة: ۱/ ۱۴۲، کتاب الصلوة، باب صلاة المسافر ، ط:حقانیة پشاور،البحر الرائق : ۲/ ۱۳۶، کتاب الصلاة باب المسافر ط: سعید کراچی.) المسافر اذا جاوز عمران مصره ...... ان کان ذلک وطنا اصلیا بان کان مولده وسکن فیه او لم یکن مولده ولکنه تأهل به وجعله داراً یصیر مقیما بمجرد العزم الی الوطن، قاضی خان علی هامش الهندیه : ۱/ ۱۶۵، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه ، اس عبارت میں "کان مولده " کے بعد وسکن فیه کی قید ہے اور تاہل بہ کے ساتھ "وجعله داراً" کا اضافہ ہے اس کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

ہے فرض یا واجب نہیں، اور سنت میں امام کی موافقت کرنا ضروری نہیں۔(۱)

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا

اگر امام شافعی ہے، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے (رفع یدین کرتا ہے) تو حنفی مقتدیوں کے لیے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، کیونکہ رفع یدین کرنا شوافع کے نزدیک بھی فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت میں موافقت کرنا ضروری نہیں۔(۲)

---

(۱) (قوله وكل زياده) الخ...... ورايت في البحر في باب الوتر عند قول الكنز : ويتبع المؤتم قانت الوتر لا الفجر ، رد المحتار : ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچى. وفيه ايضا: وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا ايضا. هندية: ۱/۱۱۱ كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلوٰة الوتر، ط: مكتبه حقانيه بشاور، (ويأتي المأموم بقنوت الوتر) ولو بشافعي يقنت بعد الركوع لانه مجتهد فيه (لا الفجر) لانه منسوخ (بل يقف ساكتا على الاظهر) مر سلايديه، الدر مع الرد: ۲/۸-۹، (قوله لانه مجتهد فيه) قدمنا معنىٰ هٰذا عند قوله في آخر واجبات الصلاة و متابعة الامام يعني في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعد سنيته كقنوت فجر الخ(قوله لانه منسوخ) فصار كما لو كبر خمسا في الجنازة حيث لا يتابعه في الخامسة ، شامي: ۲/۹، باب الوتر والنوافل ، مطلب الاقتداء بالشافعي ،ط: سعيد كراچى، شامي: ۱/۴۷۲، باب صفة الصلاة مطلب المراد بالمجتهد فيه،ط: سعيد كراچى.

(۲) والمعنىٰ انه يجوز في المراعي بلا كراهتو في وغيره معها ثم المواضع المهملة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة ، والقئ ، والرعاف ونحو ذلک لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا كرفع اليدين في الانتقالا ت ، وجهر البسملة واخفائها ، فهٰذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه ردالمحتارعلى هامش الدر المختار: ۱/۵۶۳، كتاب الصلاة باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچى. وفيه ايضا وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا، شامي: ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچى.

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے

حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے اور شافعی کی نماز حنفی کے پیچھے درست ہے، البتہ احناف رفع یدین نہ کریں۔(۱)

شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا

شافعی حضرات چونکہ وتر کی نماز دوسلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور حنفی مسلک میں اس طرح نماز نہیں ہوتی، اس لئے حنفی حضرات کو چاہئے کہ وہ وتر کی نماز میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں، بلکہ اپنی نماز علیحدہ ادا کریں، تراویح ان ہی کے ساتھ ادا کرلیا کریں اور وتر کے وقت علیحدہ ہو جائیں، اور اجتماعی یا انفرادی طور پر ادا کریں۔(۲)

---

(۱)وکذا تركا فلا يتابعه فى ترك رفع اليدين فى التحريمة والثناء وتكبير الركوع والسجود، الرد المحتار شرح الدر المختار : ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچى، واما الاقتداء بالمخالف فى الفروع كالشافعى فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة، على اعتقاد المقتدى عليه الاجماع، انما اختلف فى الكراهة آه، فقيد بالمفسد دون غيره كما ترى وفى رسالة " الاهتداء فى الاقتداء" لمنلا على القارى : ذهب عامة مشايخنا الى الجواز اذا كان يحتاط فى موضع الخلاف والا فلا والمعنىٰ انه يجوز فى المراعى بلا كراهة وفى غيره معها ، ثم المواضع المهملة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة والقئى والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا، كرفع اليدين فى الانتقالا ت ، وجهر البسملة واخفائها، فهٰذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه ،شامى: ۱/ ۵۶۳، باب الامامة ، مطلب فى الاقتداء بشافعى ونحوه هل يكره ام لا؟، ط: سعيد و: ۱/ ۴۷۲، باب صفة الصلاة، مطلب المراد بالمجتهد فيه ،ط: سعيد كراچى، و: ۲/ ۹باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچى. و :۲/۷، باب الوتر والنوافل،ط: سعيد كراچى.

(۲) وصحح الشارح الزيلعى انه لا يجوز اقتداء الحنفى بمن يسلم من الركعتين فى الوتر ، وجوزه ابوبكر الرازى ويصلى معه بقية الوتر لان امامه لم يخرج بسلامه عنده وهو مجتهد فيه، كما لو اقتدىٰ بامام قد رعف واشتراط المشايخ بصحة اقتداء الحنفى فى الوتر بالشافى ان لا يفصله على الصحيح مفيد لصحته اذا لم يفصله اتفاقا ويخالفه ما ذكر فى الارشاد من انه لا يجوز الاقتداء فى الوتر بالشافعى باجماع اصحابنالانه اقتداء المفترض بالمتنفل فانه يفيد عدم الصحة

شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا

شافعی مساجد میں بھی جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

شب براءت کی رات

شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات کو ہماری زبان میں ''شب براءت'' کہتے ہیں اس رات میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، اس لئے اس رات میں زیادہ سے زیادہ نفل نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

شبینہ

بعض علاقوں میں نفل نمازوں میں ایک رات یا چند راتوں میں پورا قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، اور اس کو ''شبینہ'' کہتے ہیں اور یہ مروجہ شبینہ کراہت اور مفاسد سے خالی

= فصل او وصل، فلذا قال بعد والاول اصح مشيراً إلى ان عدم الصحة انما هو عند الفصل لا مطلقا معللا بأن اعتقاد الوجوب ليس بواجب على الحنفي.......فظهر بهذا أن المذهب الصحيح صحةالاقتداء بالشافعي في الوتر ان لم يسلم على رأس الركعتين ،وعدمها ان سلم والله الموافق للصواب البحر: ۲/ ۳۹ ـ ۴۰ ، باب الوتر والنوافل ،ط ،سعيد: شامي: ۲/۷ـ۸ باب الوتر والنوافل :ط:سعيد كراچي.

(۱) فتاوى رحيمية: ۶/ ۱۲۳ ، باب الجمعة والعيدين ط دار الاشاعت كراچي.

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه .... واحياء ليلة العيدين والنصف من شعبان (قوله والنصف) أي واحياء ليلة النصف من شعبان شامي: ۲/ ۲۵، باب الوتر والنوافل مطلب في احياء ليالي العيدين والنصف وعشر الحجة ورمضان ط سعيد.

عن علي بن ابي طالب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاكانت ليلةالنصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول:الا من مستغفرلي فاغفرله الامسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذ احتى يطلع الفجر (سنن ابن ماجه .ص: ۹۹ ،باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان ط قديمي كراچي.

نہیں ہے، ایک خرابی یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، حالانکہ نفل نماز کی جماعت میں اگر مقتدی تین افراد سے زائد ہیں تو مکروہ تحریمی ہے۔(۱) البتہ تراویح کی نماز میں درست ہے، بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اور شہرت مقصود نہ ہو، (۲) اور مقتدی سست نہ ہوں۔ (۳)

---

(۱) یکره ذالک علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء بواحد او اثنین بواحد فلا یکره و ثلاثة بواحد فیه خلاف "بحرعن الکافی" و هل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة ؛ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه تأمل (الدر المختار مع الرد: ۲/ ۴۹، کتاب الصلوة، باب الوتروالنوافل، ط:سعیدکراچی) (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۳۸۹، باب الامامة، ط: مکتبه غوثیه کراچی.

(۲) فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون ، قال ابن عباس رضی الله عنهما . وغیره یعنی المنافقون الذین یصلون فی العلانیة ولا یصلون فی السراء، ولهذا قال (للمصلین) الذین هم من اهل الصلوٰة، وقد التزموا بها ، ثم عنها ساهون ...... (عن صلاتهم ساهون) ولم یقل فی صلاتهم ساهون اما عن وقتها الاول فیؤخرونها الی آخره دائما او غالبا وأما عن ادائها بارکانه وشروطها علی المامور به واما عن الخشوع فیها والتدبر بمعانیها....(الذین هم یرآؤن) عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم ان فی جهنم لوادیا تستعیذ جهنم من ذلک الوادی فی کل یوم اربع مائة مرة أعد ذلک للمرائین من امة محمد لحامل کتاب الله وللمتصدق فی غیر ذات الله ، وللحاج الی بیت الله وللخارج فی سبیل الله، تفسیر ابن کثیر الجزء الثلاثون، سورة الماعون: ۴/ ۷۱۸ ـ ۷۱۹، ط: مکتبه دار السلام الریاض. اعلم ان اخلاص العبادة لله تعالیٰ واجب والریاء فیها وهو ان یرید بها غیر وجه الله تعالیٰ حرام بالاجماع للنصوص القطعیة وقد سمی علیه السلام الریا، الشرک الاصغر ...... لو صلی ریاء فلا اجر له وعلیه الوزر. رد المحتار شرح الدر المختار: ۶/ ۴۲۵، کتاب الحظروالاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی.

(۳) وقال تعالیٰ (ولا یأتون الصلوٰة الا وهم کسالیٰ ولا ینفقون الا وهم کارهون) التوبة الآیة: ۵۴، واذا قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ یراون الناس ولا یذکرون الله الا قلیلا (سورة النساء ، الآیة: ۱۴۲) ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم ، وکذا اذا غلبه النوم یکره ان یصلی مع القوم الخ، هندیة: ۱/ ۱۱۹ ، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه.

شراب

اگر کوئی شخص شراب پی کر بے ہوش ہوگیا ہے، اس بے ہوشی اور بے عقلی کے دوران بہت ساری نمازیں فوت ہوگئی ہیں، چاہے پانچ سے زیادہ ہوں یا کم دونوں صورتوں میں ہوش میں آنے کے بعد تمام نمازوں کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا۔

کیونکہ یہاں خود بندہ کے اپنے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے، ایسی صورت میں نماز ساقط نہیں ہوتی، جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے، تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

شرائط نماز اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور ضیاء دارین ہے۔ اسلام نے اس کو پڑھنے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں،

ان میں فرائض نماز، سنن نماز، مستحبات نماز، مکروہات نماز، مفسدات نماز وغیرہ احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں۔

یعنی جس طرح کسی بھی ورزش کو شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے یا اس ورزش کی معلومات کر کے پھر اس عمل کو کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے، اس لئے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اس کا علم ضروری ہے۔

---

(۱) زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت: لأنه بصنع العباد كالنوم. وفى الشامية: (قوله كالنوم اى فانه لا يسقط القضاء ايضا لانه لا يمتد يوما وليلة غالبا فلا حرج فى القضاء بخلاف الاغماء لانه مما يمتد عادة، بحر، الدر مع الرد: ۱۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کا اس لئے اس شفائی عمل کو شروع کرنے سے قبل جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔

جس طرح ایک شفائی دوائی کے لئے جڑی بوٹیاں یا کیمیکل پھر اس کی تیاری کے اوزار اور اس کے ماہرین اس کا طریقہ، بالکل یہی چیزیں نماز کا بھی حصہ ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۶)

شرٹ

نماز کی حالت میں شرٹ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے سے عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) کل عمل یشک الناظر فی عامله انه فی الصلاة او لیس فی الصلاة فهو یسیر، الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۵۸۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی، الدر المختار مع شرح رد المختار: ۱/۶۲۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی۔

(۲) ویکره ایضا فی الصلوة (نزع القمیص) نحوه (والقلنسوة) ...... (و) کذا یکره (لبسهما) اذا کان النزع او اللبس بعمل یسیر لانه عمل اجنبی من الصلاة لا یحصل به تتمیم شئی من اعمالها، ولهٰذا کان مفسدا اذا حصل بعمل کثیر بان احتاج الی الیدین او کان مما لو رأه الناظر ظنه لیس فی الصلوة، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ...... ویفسدها کل عمل کثیر لیس من اعمالها ولا لاصلاحها ...... ما لا یشک بسببه الناظر من بعید فی فاعله انه لیس فیها، وفی الشامیة: ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر، الدر مع الرد: ۱/۶۲۴ - ۶۲۵، الصلوٰة، باب ما یفسد الصلاٰة وما یکره فیها، ط؛ سعید کراچی۔ کل عمل لا یمکن اقامته الا بالیدین فهو کثیر حتیٰ قالوا لو شد الازار فسدت صلوته، تاتارخانیة: ۱/۵۸۷، باب ما یفسد الصلوٰة ومالا یفسد ط: ادارة القرآن کراچی۔

شرمگاہ

اگر عورتوں کو بیماری کی وجہ سے شرمگاہ کے اندر دوا رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو رکھ سکتی ہے، اسی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا صحیح ہے، اگر ایسی حالت میں نماز کا وقت ہوجائے تو نماز پڑھ لے قضاء نہ کرے۔ (۱)

شرم نہیں آتی

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اگلے زمانے میں جمعہ کے دن صبح کے وقت اور فجر کے بعد راستے کی گلیاں بھری نظر آتی تھیں، تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے، اور سخت ازدحام ہوتا تھا، جیسے عید کے دنوں میں ہوتا ہے، پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے کہ جو اسلام میں پیدا ہوئی، یہ لکھ کر امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے شرم کیوں نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنے عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور دنیا طلب کرنے والے کتنے سویرے بازاروں میں خرید وفروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں، تو دین کے طلب کرنے والے کیوں پیش قدمی نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم) (۲)

---

(۱) اذا خاف الرجل البول فحشا احليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول ، فلا بأس به ولا ينقض حتىٰ يظهر البول على القطنة ،هندية: ۱/ ۱۰ ، كتاب الطهارة، الفصل الخامس فى نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/ ۱۴۸، كتاب الطهارة، اركان الوضوء اربعة، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ محموديه: ۷/ ۹۸ كتاب الصلوٰة، ط: كتب خانه مظهرى كراچى، و: ۷/ ۵۶۳، جامعه فاروقيه كراچى.

(۲) وكان يرى فى القرن الاول سحرا وبعد الفجر الطرقات مملوّة من الناس يمشون فى السرج، ويزدحمون بها الى الجامع كايام العيد حتىٰ اندرس ذلك ، فقيل اول بدعة حدثت فى الاسلام ترك البكور الى الجامع ، وكيف لا يستحى المسلمون من اليهود والنصارىٰ وهم يبكرون الى البيع والكنائس يوم السبت والاحد وطلاب الدنيا كيف يبكرون الى رحاب الاسواق للبيع والشراء والربح فلم لا يسابقهم طلاب الآخرة، احياء علوم الدين : ۱/ ۲۴۱، الباب الخامس ،" بيان آداب الجمعة على ترتيب العادة، الرابع : البكور الى الجامع، ط: دار الخير دمشق.

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹادی، ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون سادن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔

جس دن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو ضائع کرنا سخت ناشکری ہے، جس کا وبال ہم اپنی انکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون (بہشتی گوہر)

شفع

نماز کی ہر دو رکعت کو ایک شفع کہا جاتا ہے۔(۱)

شفق

☆......امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارہ پر جو سرخی رہتی ہے اس کو شفق احمر، اور سرخی کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے اس کو شفق ابیض کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) الشفع : هو خلاف الوتر ای رکعتان من الصلوٰة ، واصل الشفع ضم الشئی الی مثله ، مجموعة قواعد الفقه، التعریفات الفقهیة،ص: ۳۴۰، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. شامی: ۱/ ۴۵۹،باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة،ط:سعید کراچی.و: ۲/ ۱۶، باب الوتر والنوافل، مطلب قوله کل شفع من النفل صلاة لیس مفردا، ط: سعید کراچی.

(۲) (واول وقت) صلاة (المغرب اذا غربت الشمس) بالاجماع ایضا وآخر وقتها ما لم یغب الشفق ای الجزء الکائن قبیل غیوبة الشفق من الزمان (وهو) ای المراد بالشفق هو (البیاض الذی فی الافق) الکائن(بعد الحمرة)التی تکون فی الافق عند ابی حنیفة (وقالا) ای ابو یوسف و محمدوهوقول الائمة الثلاثة وروایة اسد بن عمروعن ابی ح، ایضا المراد بالشفق (هو الحمرة) نفسها لا البیاض الذی بعدها ولهما ما روی الدار قطنی عن بن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الشفق الحمرة،فاذا غاب وجبت الصلوٰة الخ، حلبی کبیر،ص: ۲۲۸، فروع فی شرح الطحطاوی، الباب الخامس ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۳۶۱،کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة الوسطیٰ، ط: سعید کرچی، البحر : ۱/ ۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید و : ۱/ ۴۲۶، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆......امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ''شفق'' وہ سفیدی ہے جو آسمان کے مغربی کنارہ پر سرخی کے بعد چوڑائی میں شمالاً جنوباً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے، اور اس سفیدی کے بعد لمبائی میں شرقاً غرباً صبح کاذب کی طرح جو سفیدی باقی رہ جاتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔(۱)

☆......ہمارے ملک میں روزانہ فجر اور مغرب کا وقت تقریباً برابر ہوتا ہے۔(۲)

☆......مغرب کی نماز کو شفق احمر کے اندر اور عشاء کی نماز کو شفق ابیض غائب ہونے کے بعد پڑھے۔(۳)

شفق ابیض غائب نہیں ہوتی

اگر کسی علاقے میں مغرب کے بعد پوری رات شفق ابیض غائب نہیں ہوتی بلکہ قائم رہتی ہے اور صبح صادق ہونے پر سفیدی پھیل کر مکمل روشنی ہو جاتی ہے، تو ایسے مقام میں عشاء کا وقت اور سحری کا آخری وقت اس طرح متعین کرے کہ شفق احمر غروب ہونے کے بعد عشاء کے وقت کی ابتداء سمجھیں، اور عشاء اور تراویح کی نماز شفق احمر غائب ہونے

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] قدمنا قريبا ان التفاوت بين الشفقين بثلاث درج كما بين الفجرين فليحفظ، شامي: ۱/ ۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة، الوسطىٰ، ط: سعيد كراچی.

[فائدة] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامه المحقق على آفندى الداغستانى ان التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج، شامي: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچی.

(۳)

....

کے بعد پڑھ لیں، اور صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہونے سے پہلے پہلے سحری بھی کر لیں، اگر تراویح کی نماز "الم تر کیف" کے (۱) ساتھ بیس رکعات پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کم سے کم آٹھ رکعت ہی پڑھ لیا کریں، (۲) ہاں اگر آٹھ رکعت کا ہی موقع نہیں ملتا تو تراویح چھوڑ دیں صرف عشاء کے فرض اور وتر ہی پڑھ لیا کریں اور ادا کی نیت سے پڑھیں۔

شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے

اگر کسی علاقے میں شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے اور عشاء کا وقت ملتا نہیں، تو ایسی صورت میں مغرب کی نماز کے بعد کچھ وقفہ دے کر عشاء کے فرض اور وتر ادا کی نیت سے پڑھ لیں، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھ لیں۔ (۳)

---

(۱) والتجنيس: واختار بعضهم سورة الاخلاص في كل ركعة، وبعضهم سورة الفيل: اى البداية منها ثم يعيدها، وهذا احسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات قال في الحلية: وعلى هذا استقر عمل أئمة اكثر المساجد في ديارنا الا انهم يبدء ون بقرأة سورة التكاثر في الاولىٰ والاخلاص في الثانية، الخ، شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقا وغربا وعن مالك ست وثلاثون، وذكر في الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا وتمامه في البحر، وذكرت جوابه فيما علقته، عليه ،شامي: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۶۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء، الدر مع الرد: ۱/۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وفاقد وقتهما) كبلغار، فان فيها يطلع (الفجر قبل غروب الشفق في اربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدرلهماولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء، به افتى البرهان الكبير، واختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۱/۳۶۲۔۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد كراچي.

شکرانے کی نماز

☆......جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو یا کوئی مصیبت زائل ہو، تو کم سے کم دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھنا بہتر ہے، اور نماز کا طریقہ وہ ہے جو عام نفل نمازوں کا ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، اگر شکرانے کی نماز ادا نہ کر سکے تو کم سے کم شکرانے کا ایک سجدہ کر لینا چاہئے، لیکن نماز کے بعد شکرانے کا سجدہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ناواقف لوگ اس کو مسنون یا واجب سمجھ کر لازم سمجھیں گے اور یہ درست نہیں۔(۱)

☆......شکرانے کی نماز کا وقت اور تعداد مقرر نہیں ہے، البتہ مکروہ اوقات میں شکرانے کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور تعداد کے اعتبار سے دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

☆......نئی دلہن کے آنچل پر شکرانے کی نماز پڑھنے کا جو رواج ہے، یہ محض رسم ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں، باقی شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق پڑھنا درست ہے۔

شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، تو محض شک اور شبہ کی وجہ سے سہو سجدہ نہیں کرنا

---

(۱) وسجدة الشكر: مستحبة به يفتى لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها سنة او واجبة، وكل مباح يودى اليه فمكروه، الدر مع الرد: ۱۱۹/۲-۱۲۰، قبيل باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى. (قوله وسجدة الشكر) .... وهى لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا او ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالىٰ شكراً مستقبل القبلة يحمد الله تعالىٰ فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع رأسه كما فى سجدة التلاوة، .... وقيل شكراً تاما لان تمامه بصلات ركعتين كما فعل عليه الصلاة والسلام يوم الفتح، الخ، شامى: ۱۱۹/۲، باب سجود التلاوة مطلب فى سجدة الشكر، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱۳۶/۱، قبيل الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. وتمام الشكر فى صلاة ركعتين كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة كذا فى السير الكبير، الخ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۹۹-۵۰۰، فصل سجدة الشكر مكروهة عند ابى حنيفة رحمه الله، ط: قديمى كراچى.

چاہیئے، اور اگر اتفاق سے غلطی سے سہو سجدہ کرلیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور آئندہ محض شک اور شبہ میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہیئے۔ (۱)

شک میں ایک رکن کی مقدار گذر گیا

اگر کسی نمازی کو نماز کی رکعت میں شک ہوگیا، اور اس شک میں ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقت گذر گیا اور اس حالت میں قراءت اور تسبیح میں مشغول نہیں تھا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، کیونکہ سوچنے کی وجہ سے دیر ہوئی، اور اگلے رکن کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی، اور تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۲)

شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں

''تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

شلوار

''پائجامہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) اذا ظن الامام انه علیه سهوا فسجد للسهو وتابعه المسبوق فی ذلک، ثم علم ان الامام لم یکن علیه سهو، فیه روایتان: واختلف المشایخ لا ختلاف الروایتین واشهر ها ان صلاة المسبوق یفسد، وقال الامام ابو حفص الکبیر: لا یفسد والصدر الشهید اخذ به فی واقعاته وان لم یعلم الامام ان لیس علیه سهو لم یفسد صلاة المسبوق عندهم جمیعا، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۶۳-۱۶۴، کتاب الصلاة، ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، قبل الفصل السادس عشر فی السهو، ط: امجد اکیڈمی لاهور، الیقین لا یزول بالشک، الدر مع الرد: ۲/۹۵، قبیل باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی۔

(۲) (و) اعلم انه (اذا شغله ذلک) الشک فتفکر (قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبیح) ذکره فی الذخیره (وجب علیه سجود السهو، فی جمیع (صور الشک) سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل، "فتح" لتاخیر الرکن لکن فی السراج انه یسجد للسهو فی اخذ الاقل مطلقا، وفی غلبة الظن ان تفکر قدر رکن، الدر مع الرد: ۲/۹۳-۹۴، باب سجود السهو، قبیل باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی۔

شمار کرنا

نماز کی حالت میں آیت، سورت یا تسبیح کا انگلیوں سے شمار کرنا مکروہ تنزیہی ہے ، ہاں اگر انگلیوں پر شمار نہ کرے بلکہ انگلیوں کو دبا کر حساب رکھے تو مکروہ نہیں، جب کہ صلوٰۃ التسبیح میں ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے بعد اپنی ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے، پھر دوسری تسبیح پر دوسری انگلی کو، اسی طرح تیسری، چوتھی، پانچویں کو دبا دے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) علامہ عینیؒ نے سلف سے نقل کیا ہے کہ جب ہم نیکیاں کرتے ہیں تو گنتے ہیں، لیکن جب گناہ کرتے ہیں تو گنتے نہیں۔(۲)

شناختی کارڈ

اگر تصویر والا شناختی کارڈ نمازی کی جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا بلکہ شناختی کارڈ کے لئے تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے حکومت

(۱) وفی القینة لابعدالتسبیحات بالاصابع ان قدر أن یحفظ بالقلب والا یغمزالاصابع شامی: ۲/۲۸ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط:سعید وکرہ تنزیها(عدالآی والسور والتسبیح بالید فی الصلاۃ مطلقا) ولو نفلا ،اما خارجها فلا یکرہ کعدہ بقلبه أو بغمز انامله ، وعلیه یحمل ما جاء من صلاۃ التسبیح .الدر مع الرد. ۱/۶۵۰ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها،مطلب اذا تردد الحکم بین سنةوبدعة کان ترک السنة اولی:ط:سعید.

(۲) وکان السلف یقولون تذنب ولا تحصی ، وتسبح وتحصی، البنایة فی شرح الهدایة: ۲/۴۴۵، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، عد الآی والتسبیحات فی الصلاۃ، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

کے افراد گنہگار ہوں گے۔(۱)

شوروغل کرنا

نماز کے وقت شوروغل کرنا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کوتشویش ہوتی ہے ،دل منتشر ہو جاتا ہے،قراءت اور رکعت وغیرہ بھول جاتے ہیں ،خشوع اور خضوع میں خلل آتا ہے،اس لئے اس سے بچنااور لوگوں کے لئے اس کوروکنا ضروری ہے ،اگرخود روک نہیں سکتے تو حکومت کی مدد سے روکنا ضروری ہے، باقی شوروغل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی ۔(۲)

شوہراور بیوی نماز پڑھیں

اگرشوہراور بیوی جماعت کے بغیر اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں ،البتہ بیوی کے لئے شوہر کے دائیں بائیں برابر میں کھڑی ہوکر نماز پڑھنا

---

(۱) وأن يكون فوق رأسها أو بين يديه أو بحذائه...... تمثال............ولا يكره لو كانت تحت قدميه.............أو على خاتمه بنقش غير مستبين قال في البحر ومفاده كراهة المستبين لاالمستتر بكيس أو صرة أو ثوب اخر...... أو كانت صغيرة لا تتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما: الدر مع الرد : ۱/ ۶۴۸ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها .مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى :ط:سعيد

(۲) (قوله ورفع صوت بذكر الخ) اضطرب كلام صاحب البزازية في ذالك .فتارة قال :أنه حرام..، وتارة قال أنه جائز............لانه حيث خيف الرياء أوتاذى المصلين أوالنيام ....وفي حاشية الحموى عن الامام الشعراني :اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا أن يشوش جهرهم على نائم أو مصل أو قارى الخ .... شامي : ۱/ ۶۶۰ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ...مطلب في رفع الصوت بالذكر ،ط:سعيد.
جب ذکر کا یہ حکم ہے تو غیر ذکر کا حکم اس سے سخت ہوگا۔

مکروہ ہے۔(۱)

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

نماز کے دوران تشہد میں "اشھد ان لا الہ" کہتے وقت صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جا سکتا ہے، کسی اور انگلی سے نہیں، مثلاً کسی کے ہاتھ میں شہادت کی انگلی نہیں ہے یا ہے لیکن کٹی ہوئی یا اس میں کوئی بیماری ہے تو ان صورتوں میں دائیں یا بائیں ہاتھ کی کسی اور انگلی سے اشارہ نہیں کیا جائے گا۔

اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ تشہد میں جب غیر اللہ کی نفی کرنے والے الفاظ "لا الہ" کہے تو شہادت کی انگلی کو اٹھایا جائے، اور جب "الا اللّٰہ" کہا جائے تو انگلی جھکا لی جائے اور نماز ختم ہونے تک ایسا ہی رہنے دیا جائے گویا کہ شہادت کی انگلی اٹھانا غیر اللہ کی الوہیت سے انکار کرنا اور اس کا جھکا لینا اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرنا ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالىٰ: وقرن فى بيوتكن وقال صلى الله عليه وسلم صلاتها فى قعربيتها افضل من صلاتها فى صحن دارها وصلاتها فى صحن دارها افضل من صلاتها فى مسجد ها وبيوتهن خيرلهن ولانه لا يؤمن الفتنة من خروجهن، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. وقيد الاشتراک لان محاذاة المصلية لمصل ليس فى صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما فى فتح القدير، البحر: ۱/۳۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲) وفى الشرنبلالية عن البرهان: الصحيح انه يشير بمسبحته وحدها، يرفعها عند النفى ويضعها عند الاثبات، الدر مع الرد: ۱/۵۰۹، (قوله بمسبحته وحدها فيكره ان يشير بالمسبحتين كما فى الفتح، وغيره، شامى: ۱/۵۰۹، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها ط: سعيد كراچى. الحنفية قالو: يشير بالسبابة من يده اليمنىٰ فقط، بحيث لو كانت مقطوعة او عليلة لم يشر بغير ها من اصابع اليمنىٰ، ولا اليسرى عند انتهائه من التشهد، بحيث يرفع سبابته عند نفى الالوهية عما سوى الله تعالىٰ بقوله: "لااله الاالله" ويضعها عند اثبات الالوهية لله وحده بقوله: "الا الله" فيكون الرفع اشارة الى النفى، والوضع الى الاثبات. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۶۵، الاشارة بالاصبع السبابة فى التشهد وكيفية السلام، ط: دار الفكر بيروت.

شیشے میں عکس نظر آئے

اگر نمازی کے سامنے الماری، کھڑکی یا دیوار میں شیشے لگے ہوئے ہیں اور اس میں نمازی کا عکس نظر آتا ہے تو نماز ہو جائے گی، کراہت بھی نہیں ہوگی، ہاں اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور یکسوئی میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایسا شیشہ لگانا مکروہ ہوگا۔(۱)

شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا

اگر جماعت کی نماز میں کوئی شیعہ درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو سنیوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن آئندہ کے لئے اس شیعہ سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے شیعہ مذہب سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے۔(۲)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا

شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، ان کے کفریہ عقائد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو دونوں کے نماز کے احکام میں اتنا اختلاف ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ

---

(۱)(تتمہ) بقی فی المکروھات اشیاء اخر ذکرھا فی المنیة ونور الایضاح وغیرھما منھا الصلاۃ بحضرۃ ما یشغل البال ویخل بالخشوع کزینة ولھو ولعب، ولذلک کرھت بحضرۃ طعام تمیل الیه نفسه وسیاتی فی کتاب الحج قبیل باب القران یکرہ للمصلی جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه شامی: ۱/۶۵۴، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروہ وخلاف الاولیٰ، ط:سعید کراچی۔

(۲) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۶۲، الباب الخامس فی الامامة، (باب الجماعة) ط:مکتبه امدادیه ملتان۔

نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں، اس لئے اہل سنت والجماعت والے اپنا امام اور اپنی مسجد الگ بنائیں۔(۱)

---

(۱) وقیده فی المحیط والخلاصة والمجتبیٰ وغیرها بان لا تکون بدعته تکفره ، فان کانت تکفره ، فالصلاة خلفه لا تجوز الخ؛ البحر : ۱/۳۴۹، باب الامامة، قوله وکره امامة العبد والاعرابی والفاسق الخ، ط: سعید کراچی، قال فی المرغینانی : تجوز الصلاة خلف صاحب هوی وبدعة، ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة ومن یقول بخلق القرآن ، هندیة: ۱/۸۴، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ،ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

ص

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آجائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو نماز کے دوران بھولی ہوئی نماز یاد آجائے، اور وقت میں قضا نماز ادا کر کے وقتی نماز ادا کرنے کی گنجائش بھی ہے تو اس صورت میں جو فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ فاسد ہو جائے گی، اور اس وقت پہلے بھولی ہوئی نماز کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز کو ادا کرے، اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں ترتیب ختم ہو جائے گی اور جو فرض نماز پڑھ رہا ہے وہ صحیح ہو جائے گی اور بھولی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔(۱)

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آگئی

اگر صاحب ترتیب کو نماز کے دوران قضا نماز یاد آگئی، اور وقت کے اندر اندر قضا نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز توڑ کر پہلے قضا نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، اور اگر وقت اتنا مختصر ہے کہ وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں پہلے وقتی نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد قضا نماز پڑھے۔(۲)

(۱،۲) ثم ضيق الوقت يعتبر عند الشروع حتىٰ لو شرع فى الوقتية مع تذكر الفائتة واطال القراءة حتى ضاق الوقت لا تجوز صلاته الا ان يقطعها ويشرع فيها ، ولو شرع ناسيا والمسئلة بحالها ثم تذكرها عند ضيق الوقت جازت صلاته ولا يلزمه القطع، هندية: ۱/ ۱۲۲، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ،ط: رشيدية كوئته. شامى: ۲/ ۶۶ باب قضاء الفوائت ،ط: سعيد كراچى. ولا يظهر حكم الترتيب عند النسيان ما دام ناسا واذا تذكر يلزمه هندية: ۱/ ۱۲۳، ايضا، شامى: ۲/ ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط:سعيد كراچى. لو سقط للنسيان والضيق ثم تذكر واتسع الوقت يعود اتفاقا الدر مع الرد: ۲/ ۷۰، باب قضاء الفوائت ،ط: سعيد كراچى.

اور اگر آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد قضا نماز یاد آ گئی اور وقت میں قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔

صاحبینؒ

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو ایک ہی لفظ میں "صاحبین" کہتے ہیں، متقدمین کی اصطلاح میں شاگرد کو "صاحب" کہتے ہیں اور "صاحبین" کے معنیٰ دو شاگرد ہیں، اور یہ دونوں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں اس لئے ان دونوں کو "صاحبین" کہتے ہیں۔ (۲)

صبح صادق

☆......صبح صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں یعنی شمالاً جنوباً دکھائی دیتی ہے، اور جلدی جلدی دائیں بائیں بلکہ تمام آسمان پر پھیل جاتی

---

(۱)...... انهم اتفقوا في المسائل الاثنى عشرية على انه لو تذكر فائتة وهو يصلي، فان كان قبل القعود قدر التشهد بطلت اتفاقا، وان كان بعده قبل السلام بطلت عنده لا عندهما، شامي: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت،(قوله فليحرر)ط: سعيد كراچي البحر: ۲/۸۸، باب قضاء الفوائت، قبل قوله فلو صلى فرضا ذاكرا فائتة،الخ.ط: سعيد كراچي.

(۲) والصاحبان: في عرفنا الامام ابو يوسف والامام محمد رحمهما الله تعالىٰ سميا بذالك لانهما تلميذان للامام الاعظم رحمه الله تعالىٰ ،مجموعة قواعد الفقة، التعريفات الفقهية، ص: ۳۴۵،ط:مير محمد كتب خانه كراچي.

ہے، اور زمین پر روشنی ہوتی ہے۔ (۱)

☆......صبح صادق شروع ہونے کا اعتبار ہے یا اس کے پھیل جانے کا اعتبار ہے اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، دوسرے قول میں وسعت زیادہ ہے، اکثر علمائے کرام اس طرف مائل ہیں، اور پہلے قول میں احتیاط زیادہ ہے، سحری کھانے میں اس کا اعتبار کرنا زیادہ مناسب ہے، اور عشاء کی نماز کے بارے میں پہلے قول پر عمل کرے، اور فجر کی نماز میں دوسرے قول کا اعتبار کرے۔ (۲)

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ

ہمارے ملک میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ (۳)

---

(۱) (من) اول (طلوع) الفجر الثانی) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (الی) قبيل (طلوع ذكاء) الدرمع الرد: ۱/ ۳۵۹،(قوله هو البياض الخ) لحديث مسلم والترمذی واللفظ له: " لا يمنعكم من سحوركم اذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير فی الافق: ای الذی ينتشر ضوء ه فی اطراف السماء لا الكاذب وهو المستطيل الذی يبدو طويلا فی السماء كذنب السرحان ای الذئب ثم يعقبه ظلمة، شامی: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب فی تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد.

(۲)(قوله لانه لا خلاف فی طرفيه ای الطرفين الآتيين قال فی الحلية نعم فی كون العبرة باول طلوعه او استطارته او انتشاره اختلاف المشايخ كما فی شرح الزاهدی عن المحيط. وفی خزانة الفتاوی عن شرح السرخسی علی الكافی وذكر فيها ان الاول احوط والثانی اوسع قال فی البحر: والظاهر الاخير لتعريفهم الفجر الصادق به كما يأتی، ورده فی النهر بان الظاهر الاول، لما فی حديث جبريل الذی هو اصل الباب" ثم صلی بی الفجر" يعنی فی اليوم الاول" حين بزق وحرم الطعام علی الصائم" وبزق بمعنی بزغ، وهو اول طلوعه الخ ،شامی: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال. ط: سعيد كراچی.

(۳) عمدة الفقه: ۲/ ۲۶، كتاب الصلوٰة، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے،"فائدة" قبل باب الاذان، ط: ادارہ مجددیہ ،ناظم آباد، کراچی.

صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا

صبح صادق کے بعد فرض نماز سے پہلے دو رکعت فجر کی سنت یا قضاء نماز کے علاوہ کوئی نفل یا سنت پڑھنا درست نہیں، اور فجر کی فرض نماز کے بعد بھی اشراق کے وقت تک فجر کی سنت یا کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

صبح کاذب

''صبح کاذب'' اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں شرقاً غرباً لمبائی میں ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے افق سیاہ ہوتا ہے، اس کے تھوڑی دیر بعد وہ سفیدی تاریک ہو جاتی ہے، اور اس کے نیچے سے صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

صبح کاذب کا اعتبار نہیں ہے، اور اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) (وكذا) الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر، سوى سنته يشغل الوقت به تقديرا، حتىٰ لو نوى تطوعا كا ن سنة الفجر بلا تعيين، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۵، (قوله لشغل الوقت به) اى بالفجر اى بصلاته، ففي العبارة استخدام اى لأن المراد بالفجر الزمن لا الصلاة ثم هذا علة لقوله وكره الخ. شامى: ۱/ ۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ،ط: سعيد كراچى. (وهما) اى الوقتان المذكوران (ما بعد طلوع الفجر الى ترتفع الشمس فانه يكره فى هذا الوقت النوافل كلها (الا سنية الفجر)لما روى مسلم عن حفصة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلى الا ركعتين حفيفتين ، وفى ابى داود والترمذى واللفظ له عن ابن عمر عنه عليه السلام لا صلاة بعد الفجر الا سجدتين، حلبى كبير، ص:۲۳۸ ـ ۲۳۹، الشرط الخامس ،ط: سهيل اكيدمى لاهور.

(۲)فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير فى الافق : اى الذى ينتشر ضوءه فى اطراف السماء لاالكاذب وهو المستطيل الذى يبدو طويلا فى السماء كذنب السرجان اى الذئب ثم يعقبه ظلمة، شامى: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلوٰة، مطلب فى تعبده عليه الصلاة، والسلام قبل البعثة ،ط: سعيد كراچى.

صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں

نماز کی صحت کی شرائط مفقود ہو جانے کے بعد کسی رکن کا ادا کرنا، یا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار اسی حالت میں رہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

صحت کی قضاء بیماری میں کرنا

مریض اپنی صحت کی حالت میں قضاء شدہ نماز کو اپنے مرض میں جس طرح پڑھنے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح ادا کرسکتا ہے، مثلاً صحت کی حالت میں نماز قضا ہوئی تھی ،اب اگر بیماری کی حالت میں کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے گا، تو عذر کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

(۱) وفي الشريعة ما يتوقف عليه وجود الشئي ولا يكون داخلا فيه ، البحر : ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط:سعيد كراچي. شروط الصلاة، للصلاة شروط تتوقف عليهاصحتها .فلا تصح الا بها. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/۱۷۶ . شروط الصلاة.ط :دارالفكر.

الحنفيه قسموا شروط الصلوة الى قسمين: شروط وجوب ،و شروط صحة .... و اما شروط الصحة فهي ستة :طهارة البدن من الحدث والحبث وطهارة الثوب من الخبث، وطهارة المكان من الخبث، وستر العورة ،والنية،واستقبال القبلة .كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۸ ، شروط الصلاة،ط:دارالفكر(ويمنع)حتى انعقادها (كشف ربع عضو)قدر اداء ركن بلا صنعه .الدر مع الرد: ۱/۴۰۸ (قوله حتى انعقادها) اى ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها ، والحاصل أنه يمنع الصلاة في الابتداء ويرفعها في البقاء (قوله قدراداء ركن)أى بسنته منية قال شارحها وذالك قدر ثلاث تسبيحات الخ.....شامي : ۱/۴۰۸ باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد :ط: سعيد كراچي.

(۲) وان قضىٰ في المرض فوائت الصحة قضاها كما قدر قاعدا او مؤمنا كذا في السراجية هندية: ۱/۱۳۸ ، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر،ط: رشيديه كوئٹه.

”صدق اللہ ورسولہ“ کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز کے اندر امام سے کسی آیت کو سن کر ” صدق اللّٰہ ورسولہ “ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے قصداً جواب میں کہا، اور قصداً جواب میں کچھ کہنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

صف اول

”صف اول“ وہ ہے جو امام کے قریب ہو، موذن اقامت کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس کے ساتھ نمازیوں کی جو صف ہے وہ صف اول ہی شمار ہوگی۔(۲)

صف اول میں جگہ خالی ہے

جماعت کی نماز ہو رہی ہے اور لوگ نیت باندھ چکے ہیں، اگر بعد میں آنے والا آدمی پہلی صف میں جگہ خالی دیکھے، تو وہ شخص صفوں کے کناروں سے جا کر خالی جگہ پر کھڑا

---

(۱) [فروع] سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله أو النبي ﷺ فصلى عليه ، أو قراءة الامام فقال صدق الله ورسوله،تفسد ان قصد جوابه .الدر مع الرد : ۱/ ۶۲۱ (قوله تفسد ان قصد جوابه) ذكر في البحر: أنه لوقال مثل ما قال المؤذن ،ان اراد جوابه تفسد وكذالو لم تكن له نية لان الظاهر أنه اراد به الاجابة الخ شامى: ۱/ ۶۲۱ باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام ،ط :سعيد، هندية: ۱/ ۹۹ الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: رشيديه .

(۲) ويؤخذ من تعريف الصف الاول بما هو خلف الامام أى لا خلف مقتد آخر “شامى : ۱/ ۵۷۰، الصلاة ،باب .الامامة .مطلب فى الكلام على الصف الاول ،ط:سعيد كراچى.

ہو سکتا ہے۔(۱)

صف اول میں جگہ نہیں ملی

اگر پہلی صف میں جگہ نہیں ملی اور دوسری صف میں کوئی نہیں تو انتظار کرے تا کہ دوسرا نمازی آجائے، جب دوسرا نمازی آجائے تو اس کے ساتھ مل کر دوسری صف بنائے، اور اگر کوئی نمازی نہیں آیا تو پہلی صف سے ایسے آدمی کو پیچھے دوسری صف میں کھینچ لے جو مسئلہ جانتا ہو، اور اگر مسئلہ جاننے والا کوئی شخص نظر نہ آئے تو تنہا امام کے پیچھے اور صف کے بیچ میں کھڑا ہو جائے، نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو وجد فرجةفی الاول لا الثانی لہ خرق الثانی لتقصیر هم وفی الحدیث"من سد فرجةغفرلہ "وصح خیارکم الینکم مناکب فی الصلاة'وبهذا یعلم جهل من یستمسک عند دخول داخل بجنبه فی الصف یظن انه ریاء کما بسطه فی البحر الدر مع الرد : ۱/۵۷۰، (قوله لتقصیر هم) یفید ان الکلام فیما اذا شرعوا وفی القنیة :قام فی اخر صف و بینه و بین الصفوف مواضع خالیة فللداخل ان یمر بین یدیه لیصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا یاثم المار بین یدیه ،دل علیه مافی الفردوس عن ابن عباس عنه صلی الله علیه وسلم :من نظر الی فرجة فی صف فلیسدها بنفسه فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبته فانه لا حرمة له ای فلیتخط المار علی رقبته من لم یسد الفرجة. شامی : ۱/۵۷۰، باب الامامة مطلب فی الکلام علی الصف الاول. ط :سعید کراچی. البحر : ۱/۳۵۳۔۳۵۴، باب الامامة. ط. سعید. و : ۱/۶۱۹ ،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ومتی استوی جانباه یقوم عن یمین الامام أن امکنه ،وان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتی یجئ اخر فیقفان خلفه،وان لم یجی حتی رکع الامام یختار أعلم الناس بهذه المسئلة فیجذ به ویقفان خلفه ولولم یجد عالما یقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة ،ولو وقف منفردا بغیر عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد "شامی : ۱/۵۶۸، باب الامامة،ط:سعید کراچی.

وفیه ایضا : کتاب الصلاة ،باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها ،:۱/۶۴۷ :ط: سعید کراچی.
البحر الرائق : ۱/۶۱۷ .. کتاب الصلاة ،باب الامامة،ط:رشیدیة کوئٹه.

صف اول میں زبردستی گھس جانا

جب نمازی مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے تو شروع ہی سے پہلی صف میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آگے کی صفوں میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے بیٹھنا اور بعد میں دھکّے بازی کر کے زبردستی پہلی صف میں گھس جانا نمازیوں کو تکلیف پہچانا ہے اور یہ حرکت نازیبا اور سخت مکروہ ہے۔(۱)

صفائی ستھرائی کا راز

☆...... بادشاہوں کے دربار میں شامل ہونے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر پاکیزہ جگہ میں کھڑا ہونا یا بیٹھنا ضروری ہے، گندے کپڑے اور گندی جگہ میں رہنے والے کو بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی، جیسے لباس کی صفائی اور مکان کی ستھرائی دنیا کے بادشاہوں کو پسند ہے، ایسے ہی ساری کائنات کے خالق، بادشاہوں کے بادشاہ، مالک الملک، پاک ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھی پاکیزگی اور لباس کی صفائی ستھرائی، مکان اور دل کی نظافت اور پاکیزگی مدنظر ہے، کیونکہ وہ پاک ہے اور پاکی کو چاہتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے اس کو نفرت اور کراہت ہے، اس لئے نماز میں مکان کی پاکی اور لباس کی ستھرائی ضروری اور لازمی شرائط میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "**وثیابک فطهر والرجز فاهجر**" اپنے لباس کو پاک کر اور گندگی سے کنارہ کر۔

---

(۱): الافضل أن يقف في الصف الاخر اذا خاف ايذاء أحد، قال عليه الصلاة والسلام: "من ترك الصف الاول مخافة أن يوذى مسلما أضعف له أجر الصف الاول" شامی: ۱/۵۶۹: الصلاة، باب الامامة، قبيل مطلب في جواز الايثار بالقرب، ط: سعيد كراچی.

☆......ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے شیطان کو مناسبت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے شیطان کے ساتھ مناسبت رکھنے والی تمام چیزوں سے مکمل طور پر دور رہنا ضروری ہے، ورنہ دل نماز میں مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ (۱)(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع اختصار ص ۵۴)

صف ثانی کہاں سے بنائیں

اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف امام کے پیچھے سے شروع کرنی چاہئیے۔(۲)

---

(۱): كُلّنا نعلم ان الانسان اذا قذر الثياب والاعضاء اشمأزت منه النفوس ،وتحولت عنه القلوب والعيون، وكذالك اذاأراد احد ان يقابل ملكا أو أميرا فلا بد من أن يلبس احسن الثياب وانظفها ويزيل ماعلى جسمه من الاوساخ والأدران وما فى حكم هذا حتى لا يراه فى حالة تبغضه اليه، واذا كان الامر كذالك مع المخلوقين بعضهم لبعض فكيف يكون حال من يقف بين يدى رب الارباب وملك الملوك ؟ ان الشارع الحكيم فرض الوضوء والغسل لأجل ان يكون الانسان خاليا من الاقذار والاوساخ عند أداء الفريضة وان هناك حكمة اخرى وهى ان الملئكة فى اوقات الصلاة تكره ان ترى المصلى وسخ الثياب كريه الرائحة. حكمة التشريع وفلسفته: ١/ ٩٠ حكمة الطهارة فى العبادات، ط:انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل .وفيه ايضا :أن الصلاة خدمة الرب وتعظيمه جل جلاله ،وعم نواله،وخدمة الرب وتعظيمه بكل الممكن فرض ، ومعلوم أن القيام بين يدى الله ببدن طاهر وثوب طاهر على مكان طاهر ابلغ فى التعظيم واكمل فى الخدمة من القيام ببدن نجس وثوب نجس على مكان نجس كما فى خدمة الملوك فى الشاهد. ١/ ٩٣.

(۲):قال عليه الصلوٰة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل " ومتىٰ استوىٰ جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد فى الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجيئى آخر فيقفان خلفه، وان لم يجئى حتىٰ ركع الامام يختار اعلم الناس بهذا المسئلة فيجذبه ويقفان خلفه ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد. شامى: ١/ ٥٦٨، باب الامامة ، قبيل مطلب فى كراهة قيام الامام فى غير المحراب ، ط: سعيد كراچى.

صف سے پیچھے ہوجانا

بعض جگہ طلبہ اور اساتذہ جماعت کی نماز میں ایک صف میں شریک رہتے ہیں جب امام سلام پھرتا ہے، تو جو طالب علم اپنے استاذ کے پاس ہوتا ہے وہ ادباً پیچھے کھسک کر بیٹھتا ہے، یہ جائز ہے، اسی طرح استاذ کے برابر میں بیٹھے رہنا بھی درست ہے۔ (۱)

صف سیدھی کرنے کا طریقہ

صف سیدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام نمازی ٹخنے اور ایڑھیاں پیچھے سے برابر کر کے کھڑے ہو جائیں صف سیدھی ہو جائے گی آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی

---

(۱) وفی حاشیة الاشباہ للحموی عن المضمر عن النصاب : وان سبق احد الی الصف الاول فدخل رجل اکبر منه سنا، او اھل علم ینبغی ان یتاخر ویقدمه تعظیما له، آه فھذا یفید جواز الایثار بالقرب بلا کراھة خلافا للشافعیة، اقول : وینبغی تقیید المسألة بمااذاعارض تلک القربة بما ھو افضل منھا کاحترام اھل العلم والاشیاخ" شامی: ۱/ ۵۶۹ الصلوة :باب الامامة ،مطلب فی جواز الایثار بالقرب ،ط:سعید.

(قوله وقیل یستحب کسر الصفوف) لیزول الا شتباه عن الداخل المعاین للکل فی الصلاة البعید عن الامام ،وذکره فی البدائع والذخیرةعن محمد، ونص فی المحیط علی انه السنة کما فی الحلیة وھذامعنی قوله فی المنیة:والاحسن أن یتطوع فی مکان اخر .قال فی الحلیة واحسن من ذلک کله ان یتطوع فی منزله ان لم یخف مانعا .شامی: ۱/ ۵۳۱، باب الامامة مطلب فیما لو زاد علی العدد الوارد فی التسبیح عقب الصلاة:ط:سعید،وحق الاستاذ علی التلمیذ واحد علی السواء.وھو لایفتح الکلام قبله .ولا یجلس مکانه وان غاب ،ولا یرد علیه کلامه ،ولا یتقدم علیه فی مشیه.شامی :۶/ ۷۵۶ کتاب الخنثی ،مسائل شتی:ط:سعید.

ضرورت نہیں ہے۔(۱)

صف سیدھی ہو جائے گی

☆......اگر جماعت کی نماز میں ٹخنہ ٹخنے کی سیدھ میں اور مونڈھا مونڈھے کی سیدھ میں ہو تو اس سے صف سیدھی ہو جائے گی۔

☆......ٹخنے اور ایڑھیاں برابر کر کے کھڑے ہوں، آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی ضرورت نہیں ہے(۲)

صف کا خلا کیسے پر کیا جائے

☆......اگر کوئی شخص کسی صف سے وضو ٹوٹنے کی وجہ سے لوگوں کو چیرتا ہوا نکل گیا، تو پچھلی صف والوں پر واجب ہے کہ از خود آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بعد میں آنے والا شخص صف کے سامنے سے گذر کر یہاں کھڑا ہو، اگر صف کے سامنے سے گذرنے کی جگہ نہ ہو تو صف چیر کر یہاں آئے اور خلا پُر کرے۔(۳)

☆......صف کا خلا پُر کرنے کے لئے نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے۔(۴)

صف کی ترتیب

اگر امام کے ساتھ مرد، بچے، عورتیں اور مخنث سب جمع ہیں تو صف بنانے کی ترتیب یہ ہے کہ آگے مردوں کی صف بنے، پھر ان کے پیچھے بچوں کی صف بنے، پھر ان

---

(۱):ویسووا منا کبهم الخ..... الدر مع الرد: ١/٥٦٨ باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط:سعيد. وان تفاوتت الاقد ام صغرا و كبرا فالعبرة بالساق والكعب. البحر. ١/٣٥٣ باب الامامة قوله ويقف الواحد عن يمينه. ط: سعيد

(۲):ایضا.

(۳):''صف اول میں جگہ خالی ہے'' کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴):أیضا.

کے پیچھے مخنثوں کی صف بنے، پھر ان کے بعد عورتوں کی صف بنے۔(۱)

صف کی چوڑائی کم ہو

اگر مصلے یا صف کی چوڑائی اتنی کم ہے کہ اس پر سجدہ نہیں ہوسکتا، تو جس طرح چاہیں کریں خواہ پیر مصلے اور صف پر ہوں اور سجدہ فرش پر ہو، یا پیر نیچے ہو اور سجدہ صف پر ہو، دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ فرش کا پاک ہونا ضروری ہے، تاکہ سجدہ یا پیر ناپاک جگہ پر نہ ہو۔(۲)

صف کے باہر نیت نہ باندھے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز کے لیے ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں ہے اور سب سے پچھلی صف میں کوئی جگہ خالی ہے، تو صف میں کھڑے ہو کر نیت باندھے، صف کے باہر اکیلے کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، خواہ اس میں رکعت جاتی رہے، صف سے باہر کھڑا ہو کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے، اور اگر پچھلی صف میں جگہ نہیں بلکہ کسی اور صف میں جگہ خالی ہے تب بھی صف میں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، صف سے باہر اکیلا کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، ہاں اگر صفوں میں جگہ خالی نہیں تو صف کے پیچھے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے۔(۳)

---

(۱): (ویصف)..... (الرجال)..... (ثم الصبیان)..... (ثم الخناثی ثم النساء):..... در المختار مع الدر: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة. ط: سعید، البحر الرائق: ۱/ ٦۱٦ـ ٦۱۷، ط: رشیدیه، و ۱/ ۳۵۳. ط: سعید. فتح القدیر: ۱/ ۳۱۱، ط: رشیدیه. هندیة، ۱/ ۸۸ـ ۸۹ رشیدیه، الباب الخامس، فی الامامة، الفصل الخامس: فی مقام الامام والمأموم.

(۲): "ولا بأس بالصلاة علی الطنافس واللبود وسائر الفرش اذا کان المفروش رقیقا وعلی الارض وعلی ما أنبته الارض أفضل" حلبی کبیر ۳٦۰. کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة. ط: سهیل اکیڈمی، لاهور.

(۳): الحنفیة ـــ قالوا: اذا جاء الی الصلاة أحد فوجد الامام راکعا، فان کان فی الصف الاخیر فرجة فلا یکبر للاحرام خارج الصف، بل یحرم فیه، ولو فاته الرکعة، ویکره له ان یحرم خارج الصف، اما اذا لم یکن فی الصف الاخیر فرجة، فان کان فی غیره من الصفوف الاخری فرج لا یکبر خارجها ایضا، وان لم یکن بها فرج کبر خلف الصفوف الخ..... کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة. ۱/ ۴۳۳: کتاب الصلاة، کیف یقف المأموم مع امامه، ط: دار الفکر.

صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے

☆......صف اول میں بھی دائیں بائیں اور امام کے برابر پیچھے کھڑے ہونے کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے، جو شخص امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس پر رحمت زیادہ نازل ہوتی ہے اور اس کو ثواب زیاہ ملتا ہے، پھر اس کے بعد دسرے درجے میں امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے، پھر اس کے بعد تیسرے درجے میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیاد ہے۔(۱)

☆......اگر امام کے پیچھے صف میں جگہ نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر دوسرے نمازیوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اس لئے ایسی صورت میں جہاں جگہ مل جائے وہیں کھڑا ہو جائے۔(۲)

☆......صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب بائیں جانب کھڑے ہونے سے زیادہ ہے تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہو تو بائیں طرف ہونا ضروری ہے تاکہ صف کا دونوں جانب کا توازن برابر ہو اور یہ سنت ہے۔(۳)

صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

''پاؤں پھیلا کر بیٹھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) روی فی الأخبار ان اللّٰہ تعالی اذا انزل الرحمة علی الجماعة ینزلها اولاعلی الامام ثم تتجاوزعنه الی من بحذائه فی الصف الاول ؛ثم الی المیامن ،ثم الی المیاسر ،ثم الی الصف الثانی وروی عنه علیه السلام انه قال یکتب للذی خلف الامام بحذائه مائة صلاة وللذی فی الجانب الایمن خمسة وسبعون صلاة وللذی فی الجانب الایسر خمسون صلوة؛ وللذی فی سائر الصفوف خمسه وعشرون صلوة. البحر الرائق ،باب الامامة ص ۶۱۹ ط،رشیدیة ،وص: ۳۵۴ ط،سعید. شامی: ۱/ ۵۶۹، باب الامامة مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب ،ط: سعید.

(۲)(تنبیه) قال فی المعراج: الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیه الصلاة والسلام "من ترک الصف الاول مخافة ان یوذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول"، وبه اخذا ابو حنیفةومحمد ، وفی کراهة ترک الصف الاول مع امکانه خلاف اه ای لو ترکه مع عدم خوف الایذاء وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف ، شامی: ۱/ ۵۶۹ ،باب الامامة،مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب،ط:سعید کراچی.

(۳)انظر الحاشیة رقم : ۱ السابق، ورقم ۱ اللاحق علی الصفحة الآتیة.

صف میں جگہ نہ ہو

اگر ''صف'' میں جگہ نہیں تو امام کے رکوع کرنے تک انتظار کرے، اگر کوئی آجائے تو اس کے ساتھ امام کی سیدھ میں صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے، اور اگر کوئی نہ آئے تو تنہا ہی امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ (۱)

صف میں خالی جگہ نہ ہو

جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہئے، درمیان میں خالی جگہ چھوڑنا درست نہیں، اگر درمیان میں خالی جگہ ہے تو اس کو پُر کرنا لازم ہے۔ (۲)

صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا

جماعت کی نماز میں امام کے سلام کے بعد بعض مقتدی صف سے آگے پیچھے ذرا سرک کر قبلہ رو بیٹھ کر تسبیح پوری کر کے امام کے ساتھ دعا میں شرکت کر کے فارغ ہو جاتے ہیں، یہ جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۳)

---

(۱) ومتي استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه، وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجيء آخر فيقفان خلفه...... ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا، شامي: ۵۶۸/۱، باب الامامة قبيل مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط:سعيد كراچي.وفيه ايضا : كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، : ۶۴۷/۱، ط:سعيد كراچي. البحر الرائق ،كتاب الصلاة، باب الامامة : ۶۱۷/۱، ط:رشيديه كوئٹه.وينبغي ان يكملوا ما يلي الامام من الصفوف ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا واذا استوىٰ جانبا الامام فانه يقوم الجائي عن يمينه وان ترجح اليمين، فانه يقوم عن يساره، وان وجد في الصف فرجة سدها والا فينتظر حتىٰ يجئي آخر الخ،البحر : ۳۵۳/۱، باب الامامة، قوله: ويصف الرجال ثم الصبيان، الخ،ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابن عمر انه صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الصفوف ، وحاذوا بين المناكبوسدوا الخلل ولينوا بأيديكم اخوانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله...... وجد في الصف الاول فرجة دون الثاني فله ان يصلي في الصف الاول،ويخرق الثاني، لانه لا حرمة له لتقصيرهم حيث لم يسدوا الصف الاول ،البحر الرائق : ۶۱۹/۱ ، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط:رشيديه كوئٹه. وص: ۳۵۳/۱-۳۵۴، ط: سعيد كراچي.

(۳) ''صف سے پیچھے ہو جانا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

صفوں کو برابر کرنے کی وجہ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا قریب قریب واجب ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے، اور اس سے قوم میں وحدت پیدا ہوتی ہے، پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم سب کے پاؤں بھی برابر ہوں اور صف سیدھی ہو، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا کہ پوری دنیا کے تمام انسان ایک ہی انسان کے حکم میں ہے ایک کی عادت اطوار دوسرے میں سرایت کر سکیں، اور آپس میں وہ امتیاز جس میں خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے باقی نہ رہے۔ (احکام اسلام ص ۶۸)(۱)

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے مگر سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا، اس لئے صفوں کو متصل کرنا چاہئے اور

---

(۱): وأیضا فمراد اللہ من نصب ھذہ الامة أن تکون کلمة اللہ ھی العلیا و أن لا یکون فی الارض دین أعلی من الاسلام ولا یتصور ذالک الا بأن یکون سنتھم أن یجتمع خاصتھم وعامتھم وحاضرھم وبادیھم وصغرھم وکبیر ھم لما ھو أعظم شعائرہ وأشھر طاعاتہ، فلھذہ المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع المجمعة والجماعات، والترغیب فیھا وتغلیظ النھی عن ترکھا. (حجة اللہ البالغة، صلاة الجماعة: ۲/ ۲۵ ط: صدیقیة) فمنھا الاجتماع ووجود المسلمین فی صف واحد وراء امام واحد............ وھناک حکمة أخری وھی: ان صلاة الجماعة من شأنھا ان تجمع المسلمین ولو لم تکن بینھم معرفة، فاذا ما اجتمع المسلمون فی صف واحد وراء الامام ویستقبلون القبلة التی فی استقبالھا معنی الوحدة والاتحاد حصل بینھم التعارف والتوادد والتآخی وما ھو سبب فی تآلف القلوب، ذلک التالف الذی علیہ سعادة الحیاة الحقیقیة. حکمة التشریع وفلسفتہ. ۱/ ۱۳۱-۱۳۲: حکمة صلاة الجماعة. ط: انصاری کتب خانہ بازار کتاب فروشی کابل الفتوحات المکیة. ۱/ ۴۵۱. فصل بل وصل فی الصفوف وصل فیمن صلی خلف الصف وحدہ. ط: دار صادر بیروت۔ وأما حکمة مشروعیتھا فقد ذکر فی ذالک وجوہ: احدھا قیام نظام الالفة بین المصلین لھذہ الحکمة شرعت المساجد فی المحال لتحصیل التعاھد باللقاء فی اوقات الصلوات بین الجیران، ثانیھا دفع حصر النفس ان تشتغل بھذہ العبادة وحدھا الخ. البحر ۱/ ۳۴۶ باب الامامة. ط: سعید.

درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہئیے۔(۱)

صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ

لوگوں کو چاہئیے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے صفوں میں کھڑے ہوں تو جم کر کھڑے ہوں ،اور خالی جگہ کو پُر کریں ،اور ان کے مونڈھے صفوں میں برابر اور ایک دوسرے سے ملے رہیں۔(۲)

صلوٰۃ

''صلوٰۃ'' کے معنیٰ دعا کے ہیں ،اور شریعت کی اصطلاح میں ''صلوٰۃ'' اس خاص عبادت کا نام ہے جو ارکان وشرائط کے ساتھ چند مخصوص اقوال وافعال کی صورت میں ادا کی جاتی ہے ،جس کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے ،فارسی ،اردو اور بنگلہ زبان میں اس کو نماز کہتے ہیں۔(۳)

صلوٰۃ الاوابین

☆……عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کی جاتی ہے ان کو ''صلوٰۃ الاوابین'' کہتے ہیں ،یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں ،اور بہتر یہ

---

(۱). كقيامه فى صف خلف صف فيه فرجة. الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۰. (قوله كقيامه فى صف) هل الكراهة فيه تنزيهية او تحريمية و يرشد الى الثانى قوله عليه الصلاة و السلام و من قطعه قطعه الله :(رد المختار ۱/ ۵۷۰) باب الامامة مطلب فى الكلام على الصف الاول ط:سعيد و ان وجد فى الصف الاول فرجة دون الصف الثانى يخرق الصف الثانى هندية ۱/ ۸۹. الباب الخامس فى الامامة ؛الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم؛ط،رشيديه ،البحر الرائق : ۱/ ۳۵۳،.: ۱/ ۶۱۸ـ ۶۱۹ . باب الامامة .ط. رشيديه كوئته.

(۲) قال:واذا قاموا فى الصفوف تراصوا وسووا بين مناكبهم؛ لقوله عليه الصلاة والسلام "تراصوا والصقوا المناكب بالمناكب (المحيط البرهانى ۲/ ۲۰۲ كتاب الصلاة ،الفصل السابع، فى بيان مقام الامام والمأموم ،ط:ادارة القران ،وينبغى أن يأمرهم بأن يتراصوا ويسد والخلل ويسووامناكبهم (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۶۸) كتاب الصلاة.باب الامامة ،ط:سعيد البحر الرائق ۶۱۸ـ۶۱۹ ط رشيديه و ۱/ ۳۵۳ ط سعيد سنن ابى داود ۱/ ۱۰۶ كتاب الصلاة،باب تسوية الصفوف .ط:رحمانيه.

(۳)هى لغة الدعاء وشرعا الافعال المخصوصة من القيام والقراءة والركوع والسجود ،(البحر الرائق: ۱/ ۴۲۳ كتاب الصلاة ،ط ،رشيديه ۱/ ۲۴۴ .ط:سعيد .وهى فى اللغةعبارة عن الدعاء وفى الشرع عبارة عن الاركان المعهودة والافعال المخصوصة،(العناية شرح الهداية) ۱/ ۱۸۱.

ہے کہ مغرب کی دو سنت موکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہے تو سنت موکدہ کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں تب بھی انشاء اللہ اوابین کی نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔(۱)

☆......حدیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔(۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ''جس شخص نے مغرب کے بعد بیس

=ط: دارالکتب العلمیہ، تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ ۱/۲۱۳ ط سعید، مظاهر حق ۱/۱۰۵.
معنى الصلاة في اللغة: الدعاء بخير، قال تعالى: ''وصل عليهم'' أى ادع لهم، وانزل رحمتک عليهم، ومعناها في اصطلاح الفقهاء: اقوال وافعال مفتتحة بالتكبير، مختتمة بالتسليم بشرائط مخصوصة، وهذاالتعريف يشمل كل صلاة مفتتحة بتكبيرة الاحرام ومختتمة بالسلام. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۱۷۵ تعريف الصلاة. ط: دار الفكر.

(۱): قال رحمه الله. والسّت بعد المغرب لما روى عن ابن عمر أنه عليه الصلاة والسلام قال: '' من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالى '' فانه كان للأوبين غفورا'' تبيين الحقائق ۱/۴۳۰ باب الوتر والنوافل، ط: سعيد، هندية ۱/۱۱۲ الباب التاسع في النوافل ط: رشيدية، بدائع الصنائع: ۱/۶۳۸. كتا ب الصلوة، فصل في صلوة المسنو نة، ط، دار احيا ء التراث العربى، ۱/۲۸۵، ط: سعيد (و ست بعد المغر ب) ليكتب من الاوابين (بتسليمة) او ثنتين او ثلاث والاو ل اد وم واشق، وهل تحسب المو كد قمن المستحب و يو دى الكل بتسليمة واحدة، اختا ر الكما ل، الد ر مع الر د ۲/۱۳ (قو له و هل تحسب المو كد) اى فى الار بع بعد الظهر وبعد العشا ء و الست بعدالمغر ب (قو له اختا ر الكما ل) نعم اذكر الكما ل فى فتح القد ير انه و قع اختلا ف بين اهل عصر ه فى ان الا ر بع المستحبة هل هى ا ر بع مستقلة غير ر كعتى الراتبة اوار بع بهما؟ و على الثا نى هل تو د ى معهما بتسليمة و احد ة اولا فقا ل جما عة لا، و اختا ر هو انه اذ ا صلى ار بعا بتسليمة اوتسليمتين وقع عن السنة و المند و ب، وحقق ذالک بما لا مزيد عليه و اقر ه فى شر ح المنيه والبحر وا لنهر شامى ۲/۱۴ با ب الو تر و النوافل، مطلب فى السنن و النوافل، ط: سعيد.

(۲) عن ابى هر يرة قال قال ر سو ل الله صلى الله عليه و سلم من صلى بعد المغر ب ست ر كعا ت لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبا دة ثنتى عشرة سنه (جا مع الترمذى ۱/۹۸، ابواب الصلوة، باب ما جاء فى فضل التطو ع ست ر كعات بعد المغر ب ابن ماجه ص/۸۱، باب ما جاء فى الست الر كعات بعد المغر ب ط: قديمى.

رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا''۔(۱)

علمائے کرام اور بزرگان دین اس نماز کو بڑے اہتمام سے پڑھتے تھے، ہم سب کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائیں، آمین۔

☆......اوابین کی نماز مستحب ہے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح

☆......''صلوٰۃ التسبیح'' کی نماز مستحب ہے،(۳) اور اس کا ایک خاص طریقہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھایا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ اس نماز کو پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے پرانے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی استطاعت نہیں تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک مرتبہ

---

(۱) عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی اللہ له بیتا فی الجنة، ترمذی: ۱/۹۸، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، ط: قدیمی کراچی. ،سنن ابن ماجه، ص: ۹۸، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة بین المغرب والعشاء، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب)... واما الستة بعد المغرب فلما روی ابن عمر رضی اللہ عنهما انه صلی اللہ علیه وسلم قال من صلی بعد المغرب ست رکعات کتب من الاوابین وتلا قوله تعالیٰ: انه کان للاوابین غفورا، البحر: ۲/۵۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، بدائع الصنائع: ۱/۲۸۵، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: سعید کراچی.

(۳) ونص علی استحبابها من الشافعیة ابو حامد والمحاملی والجوینی وابنه امام الحرمین والغزالی القاضی حسین والبغوی والمستولی وزاهر بن احمد السرخسی والرویانی وغیرهم ومن الحنفیة صاحب القنیة وصاحب الحاوی القدسی وصاحب الحلیة وصاحب البحر وغیرهم (معارف السنن ۱/۲۸۶، باب ماجاء فی صلاة التسبیح ط؛ دار التصنیف بنوری تاون.

پڑھ لیا کریں ورنہ تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ (ترمذی)(۱)

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر تمہارے گناہ "عالج" کی ریت کے برابر ہوں تب بھی اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے"۔

"عالج" ایک جگہ کا نام ہے جو ریتیلے علاقے میں واقع تھی جہاں ریت بہت ہوتی تھی۔(۲)

☆......بزرگان دین اور اولیاء کرام اس نماز کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عظیم محدث روزانہ ظہر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان یہ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی داودؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانا چاہے وہ "صلوٰۃ التسبیح" کا اہتمام کرے۔

حضرت ابوعثمان خیریؒ فرماتے ہیں کہ "مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے میں نے صلوۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا۔

☆......بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہو جانے کے بعد پھر

(۱)عن ابی رافع قال قال رسول لله صلی الله علیه وسلم للعباس یاعم الااصلک الااحبوک الاانفعک قال بلی یارسول الله قال یاعم! صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة فاذا انقضت القراء ة فقل: الله أكبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشر مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلهاعشرثم ارفع رأسک فقلها عشر ا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع رأسک فقلها عشرا ثم اسجد، فقلها عشرا ثم ارفع رأسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فذالک خمس و سبعون فی کل رکعة وهی ثلاث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها الله لک قال یا رسول الله ومن یستطیع أن یقولهافی یوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلهافی جمعةفا ن لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة ،جامع الترمذی ۱/۱۰۹ ابواب الوتر ،باب ماجاء فی صلوة التسبیح :ط:قدیمی، ردالمختار ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل ،مطلب فی صلاة التسبیح :ط:سعید سنن ابی داود ص۹۹ .ط:قدیمی، باب ما جاء فی صلاةالتسبیح ،ط: قدیمی کراچی.

(۲) عالج ....واسم موضع به رمل کثیر ،معارف السنن ،باب ماجاء فی صلاة التسبیح: ۴/۲۹۳، ط: دار التصنیف بنوری تاون.

بھی اگر کوئی شخص اس نماز کو نہ پڑھے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کی کوئی عزت نہیں کرتا۔(۱)

☆......حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت بھی آپ کو یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں، الھکم التکاثر، والعصر، قل یا أیھاالکفرون، اور "قل ھو اللہ احد". (۲)

☆......نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے پڑھے، باقی تمام ارکان عام نمازوں کی طرح ہیں، البتہ اس نماز کے دوران ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" اگر اس کے ساتھ "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" بھی ملالے تو اور بھی اچھا ہے۔(۳)

طریقہ یہ ہے:

ا......نیت: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللہ اکبر" پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور حسب معمول ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت

(۱) قال البیھقی کان عبد اللہ ابن المبارک یصلیھا وتداولھا الصالحون بعضھم عن بعض....... فکان یصلیھا بالظھر بین الا ذان والاقامة وقال عبد العزیز بن ابی داود. وھو اقد م من ابن المبارک من أرادالجنة فعلیه بصلا ۃ التسبیح وقال ابو عثمان الحیری الزاھد :مارأیت للشدائد والغموم مثل صلا ۃ التسبیح ....وقال بعض المحققین: بعظیم فضلھا لا یترکھا الا متھاون بالدین معارف السنن ج۴/ ۲۸۶ ،باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح ط: دار التصنیف بنوری تاون، رد المحتار ج۲ ص/ ۲۷، کتاب الصلا ۃ،باب الو تر والنوافل ... مطلب فی صلاۃالتسبیح ط :سعید کراچی.

(۲)قیل لا بن عباس :ھل تعلم لھذہ الصلوۃ سورۃ قال التکاثر والعصروالکافرون والاخلاص .رد المختار : ۲/ ۲۷، کتاب الصلا ۃ . باب الوتر والنوافل ط :سعید. معارف السنن : ۴/ ۲۹۱ ، باب ماجاء فی صلا ۃ التسبیح ط :دار التصنیف بنوری تا ون ،ھندیة ۱/ ۱۱۳ کتاب الصلا ۃ، الباب التاسع فی النوافل،ط :رشیدیة.

(۳)وھی اربع بتسلیمة او تسلیمتین ،یقول فیھا ثلثمائة مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وفی روایة زیادۃ " ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" یقول ذلک فی کل رکعة خمسة و سبعین مرۃ، رد المحتار: ۲/ ۲۷، باب الوتر والنوافل ،مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط: سعید

پڑھے،(۱) پھر مذکورہ بالا تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر رکوع میں جائے۔

۲......رکوع میں جانے کے بعد حسب معمول تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیح پڑھے اس کے بعد رکوع سے اٹھے۔

۳......رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے حسب معمول "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے اور کھڑا ہو کر "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہے پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۴......پھر "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور پہلے حسب معمول "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھے۔

۵......سجدے سے اٹھ کر بیٹھے، اور بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے۔

۶......دوسرے سجدے میں جا کر حسب معمول پہلے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے، پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۷......پھر اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی گئیں اسی طرح

= کراچی. هندية: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) ....سالت عبد الله بن المبارک عن الصلوة التي يسبح فيها قال يكبر ثم يقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غيرک ثم يقول خمس عشرة مرة "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر" ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمٰن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشراً ثم يرفع راسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشراً ثم يرفع راسه ويقولها عشراً ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلي اربع ركعات على هذ فذلک خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشراً فان صلى ليلا فاحب الى ان يسلم في كل ركعتين وان صلى نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم، ترمذي: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ماجاء في صلاة التسبيح، ط: قديمي.

باقی تین رکعتیں بھی پڑھ لے۔ یوں چار رکعتوں میں کل تین سو تسبیحات ہو جائیں گی، دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدے میں یہ تسبیحات التحیات پڑھنے کے بعد پڑھے۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع اور قومے میں اور دونوں سجدوں اور ان کے درمیان میں دس دس دفعہ اسی تسبیح کو پڑھے۔

☆...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک اور طریقہ بھی ثابت ہے۔

وہ طریقہ یہ ہے کہ ''نیت باندھنے کے بعد ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، اور دوسری سورت کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اسی تسبیحات کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے تک دس دس مرتبہ پڑھتا رہے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر بھی دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر اس کے بعد " اللہ اکبر " کہہ کر سیدھے کھڑے ہو جائے''۔ دوسری اور چوتھی رکعات میں التحیات کے بعد اسی تسبیح کو دس دفعہ پڑھے۔(۱)

---

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلیٰ یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب و سورۃ، فاذا انقضت القراء ۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشراً ثم ارفع رأسک فقلها عشراً ثم اسجد فقلها عشراً ثم ارفع رأسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشراً ثم ارفع رأسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس و سبعون فی کل رکعۃ وھی ثلاث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک، ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، ط: قدیمی، شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط: سعید کراچی. حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی قال ابو وھب قال سالت عبداللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحن اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فان صلی لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نھارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم، جامع الترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح، ط: قدیمی.

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں طریقوں سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہئے، کبھی پہلے طریقے سے کبھی دوسرے طریقے سے۔ (۱)

☆...... چونکہ صلوٰۃ التسبیح میں تسبیحات ایک خاص عدد کے لحاظ سے پڑھی جاتی ہیں اس لئے تسبیحوں کو گننے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر گنتی کی طرف خیال رہے گا تو خشوع وخضوع میں خلل آئے گا، اس لئے اگر تسبیحات کی تعداد خود بخود یاد رہتی ہے تو انگلیوں پر نہ گنے لیکن اگر کسی کو بھول ہو جاتی ہے تو انگلیوں پر گننا جائز ہے۔ (۲)

اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تسبیح ایک دفعہ پڑھ لے تو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے پھر دوسری کو، اسی طرح تیسری کو چوتھی اور پانچویں کو، جب چھٹا عدد پورا ہو جائے تو دوسرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں یکے بعد دیگرے اسی طرح دبائے، اس طرح پورے دس عدد ہو جائیں گے اور اگر پندرہ مرتبہ پڑھنا ہے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں ڈھیلی کرکے پھر دبا دے، پندرہ عدد پورے ہو جائیں گے، انگلیوں کے پوروں پر نہ گننا چاہیئے۔

☆...... اگر کوئی شخص صرف اپنے خیال میں عدد یاد رکھ سکے، بشرطیکہ پورا خیال

---

(۱) فبعد الثناء خمسة عشر، ثم بعد القراءة وفی رکوعه، والرفع منه، وکل من السجدتین، وفی الجلسة بینهما عشرا عشرا بعد تسبیح الرکوع والسجود، وهذه الکیفیة هی التی رواها الترمذی فی جامعه عن عبد الله ابن المبارک احد اصحاب ابی حنیفة الذی شارکه فی العلم والزهد والورع وعلیها اقتصر فی القنیة. وقال انها المختار من الروایتین والروایة الثانیة: ان یقتصر فی القیام علی خمسة عشر مرة بعد القراءة؛ والعشرة الباقیة یاتی بها بعد الرفع من السجدة الثانیة؛ واقتصر علیها فی الحاوی القدسی والحلیة والبحر. وحدیثها اشهر؛ لکن قال فی شرح المنیة؛ ان الصفة التی ذکرها ابن المبارک هی التی ذکرها فی مختصر القدوری وهی الموافقة لمذهبنا لعدم الاحتیاج فیها الی جلسة الاستراحة اذهی مکروهة عندنا: قلت: ولعله اختارها فی القنیة لهذا؛ لکن علمت ان ثبوت حدیثها یثبتها وان کان فیها ذلک فالذی ینبغی فعل هذه مرة وهذه مرة شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح: ط سعید کراچی.

(۲) وفی القنیة لا یعد التسبیحات بالاصابع ان قدر أن یحفظ بالقلب والا یغمز الاصابع. ردالمختار: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح، ط: سعید تبیین الحقائق ۱/۴۱۵، باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها: ط: سعید، البحر ۲/۵۱ کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه: و ۲/۲۹ (قوله وعد الای والتسبیح) ط: سعید کراچی.

اسی طرف نہ ہو جائے تو اور بھی بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضاء کر لے، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر پوری ہو جائیں گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ رکوع کی بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضاء نہ کرے بلکہ سجدے میں جا کر قضاء کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں قضا کرے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے

☆......اگر صلوٰۃ التسبیح کی نماز میں کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضا کر لے، بشرطیکہ یہ دوسرا مقام ایسا نہ ہو جس میں دوگنی تسبیحیں پڑھنے سے اس کے بڑھ جانے کا خوف ہو، اور اس کا بڑھ جانا پہلے مقام سے منع ہو، مثلاً قومے کو کسی رکوع سے بڑھا دینا منع ہے، اس لئے رکوع میں بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضا نہ کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں جا کر قضا کرے۔(۳)

(۱) ومراعاة سنة التسبيح ممكنة أيضاً بأن يحفظ بقلبه ويضم الانامل في موضعها، لأن المكروه هو العد بالأصابع وبسبحة يمسكها بيده دون الغمز بها والحفظ بقلبه، تبيين الحقائق: ۱/۵ ۱ ۴ باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد، البحر الرائق، كتاب الصلاة. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/ ۵۱ ط رشيدية: و ۲/ ۲۹ ط سعيد شامي ۲/ ۲۸ مطلب في صلاة التسبيح، ط سعيد.

(۲) قلت: واستفيد انه ليس له الرجوع الى المحل الذى سها فيه وهو ظاهر؛ وينبغي كما قال بعض الشافعية ان يأتي بما ترك فيما يليه ان كان غير قصير فتسبيح الاعتدال يأتي به في السجود؛ اما تسبيح الركوع فيأتي به في السجود ايضا لا في الاعتدال لانه قصير؛ قلت: وكذا تسبيح السجدة الاولى يأتي به في الثانية لا في الجلسة لان تطويلها غير مشروع عندنا (رد المحتار ج ۲ ص/ ۲۷ باب الوتر والنوافل؛ مطلب في صلاة التسبيح ط: سعيد

(۳) ايضاً.

☆......اگر صلوۃ التسبیح پوری پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ تسبیحات تین سو سے کم پڑھی گئی ہیں، تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا، کیونکہ واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تسبیحات واجب نہیں بلکہ سنت ہیں، اور سنت ترک ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس صورت میں یہ نفل نماز ہو جائے گی اس سے صلوۃ التسبیح کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت

صلوٰۃ التسبیح نفلی نماز ہے، اس کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہذا یہ نماز تنہا پڑھنی چاہئے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے

صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر کہنا ثابت نہیں۔(۳)

---

(۱) وقیل لابن المبارک ان سها فی هذه الصلاة هل یسبح فی سجد تی السهو عشرا عشرا قال لا انما هی ثلثمائة تسبیحة انتهی (حلبی کبیر ص/ ۴۳۲؛صلا ۃ التسبیح ط: سهیل اکیڈمی) ترمذی ج ا ص/ ۱۰۱ ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح ط: قدیمی کراچی؛رد المحتار ج۲ ص/ ۲۷؛باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاۃالتسبیح ط سعید کراچی.

(۲) واعلم ان النفل بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه ؛حلبی کبیر ص ۴۳۲؛تتمات من النوافل ط:سهیل اکیڈمی، الدر المختار مع رد المحتار : ۱/ ۵۵۲، باب الامامة ط:سعید، البحر الرائق ۱/ ۶۰۴؛باب الامامة ط: رشیدیة(ولایصلی الوتر و)لا(التطوع بجماعة خارج رمضان) أی یکره ذالک علی سبیل التداعی؛ بان یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر الدر مع الرد: ۲/ ۴۸، : ۲/ ۴۹، قبیل باب ادراک الفریضة ؛ط: سعید کراچی.(قوله اربعةبواحد) اما اقتداء واحد بواحد أواثنین بواحد فلا یکره وثلاثة بواحد فیه خلاف بحر عن الکافی وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلةالجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه، تامل شامی ۲/ ۴۹قبیل باب ادراک الفریضة ط:سعید کراچی.

(۳) احسن الفتاوی : ۳/ ۴۹۱، باب الوتر والنوافل ؛ط:سعید .

ض

''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا

نماز میں ''ض'' کو قصداً ''ظ'' پڑھنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، بلکہ محیط برہانی میں ہے کہ ہمیشہ جان بوجھ کر ''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا کفر ہے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ''ض'' کو اس کے مخرج سے نکالنے کی کوشش کے باوجود وہ ''ظاء'' یا ''دال'' کی مشابہت کے ساتھ ادا ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

''ضالین'' کو ''دالین'' پڑھنا

''ض'' کو اس کے مخرج سے پڑھنا چاہئے، جو شخص ''ضاد'' کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرنے پر قادر ہے، اگر وہ ''ضاد'' کی جگہ ''دال'' پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱) ان يكون مع مخالفة في المعنى، نحو ان يأتي بالظاء مكان الصاد أو الضادمكان الظاء. فالقياس ان تفسد صلاته ؛وهو قول عامة المشائخ رحمهم الله تعالىٰ؛ واستحسن بعض مشايخنا رحمهم الله وقالوا بعدم الفساد للضرورة في حق العامة خصوصا للعجم (المحيط البرهاني ج۲ ص/ ۲۶۱: كتاب الصلاة الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن ط: ادارة القرآن)فتاوى قاضيخان: ۱/ ۱۴۱-۱۴۳ . فصل في القراءة في القرآن ط :رشيديه .تاتارخانية : ۱/ ۴۶۵، نوع اخر في زلة القارى ؛الفصل الاول في ذكر حرف مكان حرف ط: ادارة القران . وفي المحيط سئل الامام الفضلي عمن يقرأ الظاء المعجمة مكان الضاد المعجمة .اويقرأ اصحاب الجنة مكان اصحاب النار اوعلى العكس فقال لايجوز امامته ولو تعمد يكفر قلت اما كون تعمده كفرا فلا كلام فيه اذا لم يكن فيه لغتان ففي ضنين الخلاف، شرح فقه الاكبر: ۱/ ۱۶۷، فصل ؛في القراءة والصلاة ط :قديمي كتب خانه كراچي .

(۲) الا ما يشق تمييزه كالضاد والظاء فاكثرهم لم يفسدها الدر مع الرد : ۱/ ۶۳۳، (قوله الا مايشق الخ) قال في الخانية والخلاصة :الاصل فيما اذا ذكر حرفا مكان حرف وغير المعنى ان امكن الفصل بينهما بلامشقة تفسد والايمكن الابمشقة كالظاء مع الضاد المعجمتين والصاد مع السين المهملتين والطاء مع التاء قال اكثرهم : لاتفسد .آه، وفي خزانة الاكمل قال القاضي ابو عاصم: ان تعمد ذلك تفسد؛ وان جرى على لسانه او لا يعرف التميز لاتفسد رهو

اور جو شخص ''ضاد'' کو اس کے مخرج سے صحیح طور پر ادا کرنے پر قادر نہیں وہ جس طرح بھی ادا کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی۔(۱)

=المختار .حلية :وفي البزازية : وهو اعدل الاقاويل ؛وهو المختار ؛شامي : ١/ ٦٣٣، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذا قرأ تعالى جد ؛بدون الف لا تفسد ط:سعيد كراچی.

(١) وان ذكر حرفامكان حرف وغير المعنى ،فان أمكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد تفسدصلاته عند الكل وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين، والطاء مع التاء، اختلف المشايخ فيه قال اكثرهم لا تفسد صلاته...... ولو قرأ الظالين بالظاء أو بالذال،لاتفسد صلاته ولو قرأ الد الين بالدال تفسد صلاته (فتاوى قاضيخان: ١/ ١٤١ـ ١٤٣ فصل في القراءة في القرآن الخ،رشيديه)، تاتارخانية: ١/ ٤٦٥،نوع آخر في زلة القارى،الفصل الاول في ذكرحرف مكان حرف ،ط:ادارةالقران، شامي: ١/ ٦٣٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذاقرأتعالى جد بدون الف لا تفسد، ط:سعيد كراچی حلبی كبير ص ٤٧٦ فصل في بيان احكام زلة القارى،ط: سهيل اكيڈمی.

ط

طاقت کے موافق نماز ادا کرنا

جس قدر طاقت ہے اسی کے موافق نماز ادا کرنا ضروری ہے، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز ادا کرنا صحیح ہے۔ (۱)

طریقہ علاج

علامہ اقبال میڈیکل کالج/سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ علاج نفسیاتی و دماغی امراض میں ایک مطالعاتی پروگرام بنایا گیا یہ تجرباتی پروگرام تقریباً آٹھ نو ماہ (جنوری 1985 تا ستمبر 1985) تک جاری رہا۔

مریضوں کو ملی جلی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا پہلی جماعت کو ''علاج بالتہجد'' جماعت'' (مطالعاتی پروگرام) قرار دیا گیا اور دوسری کو ''جزوی محرومی خواب جماعت'' (نگران جماعت) کا نام دیا گیا، مریضوں کی کل تعداد چونسٹھ (۶۴) تھی اور دونوں جماعتوں کے ارکان کو عمر، جنس، تعلیم اور معاشرتی رتبے کی مناسبت سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا، ہر جماعت میں مریضوں کی مجموعی تعداد (۳۲) تھی جن میں بیس (۲۰) مرد اور بارہ (۱۲) عورتیں شامل تھیں۔

یہ ڈپریشن کے ایسے دقت طلب مریض تھے جو عرصہ دراز تک مختلف دوائیاں بغیر کسی استفادہ کے استعمال کر چکے تھے، تجربے کے دوران تمام دوائیاں بند کر دی گئیں، دونوں گروپوں کے لئے سحر خیزی (۲ تا ۴ بجے) لازمی قرار دی گئی۔

مطالعاتی جماعت کو مصروفیت کے طور پر ذکر، عبادت، تلاوت، تہجد اور مندرجہ

---

(۱) ''باب صلاة المريض'' تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد ومؤميا ان تعذر وجعل سجوده اخفض ولا يرفع الى وجهه شيأ يسجد عليه فان فعل وهو يخفض رأسه صح والا لا وان تعذر القعود اومأ مستلقيا أو على جنبه والأخرت، كنز. البحر: ۱۱۲/۲ـ ۱۱۵/۲ ط: سعيد، شامي: ۹۵/۲ـ ۱۰۱، باب صلاة المريض، ط: سعيد. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية. بدائع: ۱۰۶/۱ ـ ۱۰۷ فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد.

ذیل قرآنی آیات کا سوسو دفعہ ورد کرنے کی ہدایت کی گئی۔

۱......اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

۲......وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ

مریضوں کو ہدایت کی گئی کہ اس دوران نرم دلی کے ساتھ ان اذکار پر توجہ مرکوز کریں اور دلی آمادگی اور پوری سنجیدگی کے ساتھ خدا کی قربت کو محسوس کرنے کی کوشش کریں، نگران جماعت یا کنٹرول گروپ کے لئے بھی دو گھنٹے کے لئے جاگتے رہنا ضروری تھا اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ یہ وقت فارغ بیٹھنے کی بجائے گھر کے چھوٹے موٹے کام یا پڑھائی جیسی مصروفیات میں صرف کریں۔

دوران علاج مریضوں کو جانچ قبل از علاج کیفیت کے ساتھ موازنے کے طور پر کی گئی۔ یہ جانچ ہفتے میں دو بار ہوتی رہی اور علاج شروع ہونے کے چار ہفتے بعد مریضوں کو HAMILTON DEPRESSION RATING SCALE پر موضوعی اور مصروفی دونوں سطحوں پر جانچا گیا۔ حتمی رپورٹ کی بنیاد معالجین (دماغی ونفسیاتی) کے مریض کے ساتھ انٹرویو اور مریض کے ڈپیریشن کی شدت کی پیائش کی گئی۔ حتمی نتائج میں یہ نوٹ کیا گیا کہ مطالعاتی جماعت کے ڈپیریشن میں نگران جماعت کی نسبت واضح کمی ہوئی۔ حتمی نتائج کی تفصیل وتوضیح یہ ہے۔

(نتائج Results)

چار ہفتے علاج کے بعد	صحت یاب	غیر متاثر	کل
مطالعاتی جماعت	۲۵	۷	۳۲
نگران جماعت	۵	۲۷	۳۲
کل	۳۰	۳۴	۶۴

آیئے مطالعاتی جماعت پر ایک نظر ڈالیں۔ ۳۲ مریضوں میں ۲۵ یعنی ۷۸ فیصد

(۱۵مرد اور ۱۰عورتوں) نے اپنی بیماری سے نجات حاصل کی جبکہ ۷مریض یعنی ۲۱.۹فیصد (۵مرد اور ۲عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ برآمد نہ کر سکے۔

دوسری طرف نگران جماعت میں ۳۲ میں سے صرف ۵ مرض سے نجات حاصل کر سکے جبکہ ۲۷ مریض (۸۴.۳ فیصد) (۱۶مرد اور ۱۱عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ دکھانے میں ناکام رہے۔ یہ نتائج (اعداد وشمار) اہم ہونے کے ساتھ ساتھ زیر بحث مفروضے Hypothesis کو بھی ثابت کرتے ہیں، یعنی مطالعاتی جماعت جس کے ارکان دلجمعی سے ذکر الٰہی، تہجد اور تلاوت آیات کرتے رہے مثبت نتائج دکھانے میں کامیاب رہے۔ نگران جماعت کے نگران جو صرف جاگتے رہے اور صرف گھریلو کام کاج میں مصروف رہے بہتر نتائج نہ دکھا سکے۔

صلوٰۃ تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی باور کروا رہی ہے۔

ومن الليل فتهجد به نافلة لک

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کر (جو) آپ کے حق میں زائد چیز ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۷۹)

یہ مریضوں کے لئے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کراتی ہے اور اس پر عمل بحیثیت "علاج برائے مژگان" بشرطیکہ دلجمعی، لگن اور عقیدت اور محبت سے کیا جائے تو یقیناً خوش آئند ہوگا اور بیماری کے مضر اثرات کم کرتے کرتے زندگی پر خوشگوار اثر مرتب کرے گا۔ کیونکہ یہ حضرات ذکر الٰہی سے اندرونی چین اور اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم کی دوسری آیت سرچشمہ صحت کی رہنمائی کرتی ہے:

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمومنين

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفاء

اور رحمت ہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۸۲)

یہاں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ مسلمانوں کا ایمان بلکہ یقین ہے کہ مصیبت من جانب اللہ ہی ہے اور جب ہم سچے دل اور خلوص نیت سے غلطیوں کا اعتراف کرکے معافی کے طالب ہونگے اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں گے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مغفرت بھی کرائے گی اور اپنی رحمت سے ہماری مشکلات اور مصائب کو دور بھی کردے گا۔

علاج بالتہجد ایک نفسیاتی طریقہ علاج ہے جس کی تعلیمات قرآن سے ماخوذ ہیں اور بحیثیت تقابل یہ مغربی طریقہ علاج کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ایک مسلمان کا یہ یقین کامل ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کا ایک ادنیٰ غلام ہے اور زندگی اور موت صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اسے زندگی کے گوناگوں ہنگاموں میں بہت سے مسائل سے یکسر نجات دے دیتا ہے۔

یہ مذہبی طریقہ علاج جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آیات قرآنی سے مستعار لیا گیا ہے واقعتاً بہت سی دوسری نفسیاتی اور غیر نفسیاتی تکالیف کا منہ توڑ جواب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی بیماری لا علاج نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی سے ثابت ہے: لکل داء دواء

اللہ تعالیٰ نے مریض کے لئے شفا عطا فرمائی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا یعنی سرطان اور ایڈز وغیرہ لیکن مندرجہ بالا حدیث کے آئینے میں یہ بات سو فیصد وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ بیماریاں بھی لا علاج نہیں لہذا نفسیاتی بیماریوں کا بہترین علاج سکون قلب میں مضمر ہے جو ذکر الٰہی اور نماز کے ذریعے ممکن ہے تاکہ روحانی اور نفسیاتی صفائی و پاکیزگی کا موجب بنے۔ درحقیقت ہم کسی بھی

بیماری کی احتیاط اور روک تھام کے لئے اسلام کے صراط مستقیم پر ثابت قدم رہ کر سرخرو ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ آیات قرآنی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ اشراق، ڈاکٹر شریف چوہدری)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳-۵۷)

طلوع آفتاب

سورج طلوع ہونے کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر نماز کے دوران سورج طلوع ہو جائے تو اس نماز کو وہیں ختم کردے، اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائے تو اس نماز کو قضاء پڑھے، (۱) اور جب وقت تنگ ہو جائے تو اپنی نماز تنہا پڑھے، جماعت کا انتظار نہ کرے تا کہ نماز قضاء نہ ہو۔ (۲)

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ

"مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ

طلوع، غروب اور زوال کے اوقات میں کفار سورج کی پرستش کرتے ہیں اس

(۱) ثلاثة أوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التى لزمت فى الذمة قبل دخولها) أى الاوقات المكروهة اولها (عند طلوع الشمس الى أن ترتفع) وتبيض قدر رمح أورمحين..... واذا اشرقت الشمس وهوفى صلاة الفجر (بطلت).... الخ حاشيه الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۵-۱۸۶ فصل فى الاوقات المكروهة ط: قديمى. ولو طلعت الشمس والمصلى فى خلال أى أثناء صلاة الفجر تفسد صلاةالفجر لعروض النقصان على ما وجب بالسبب الكامل" شرائط الصلاة حلبى كبير ص ۲۴۶. الشرط الخامس، ط: سهيل ص ۲۱۶، ط: نعمانيه، كوئٹه، وكذافى البحر الرائق. كتاب الصلاة: ۱/ ۲۴۹-۲۵۰، ط: سعيد.

(۲) عن ابى ذر قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم: يا اباذر امراء يكونون بعدى يميتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها... الحديث. وفى رواية عن على بن ابى طالب ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له: يا على ثلاث لاتؤخرها: الصلاة اذا انت. الحديث، اخرج الترمذى الاول فى باب ماجاء فى تعجيل الصلاة اذا اخرها الامام والثانى فى باب ماجاء فى الوقت الاول من الفضل: ۱/ ۴۳؛ ط: قديمى كراچى.

لئے ان اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے تا کہ کافر ں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔(۱)

طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گذرنا

کعبۃ اللہ کے طواف کرنے والوں کے لئے طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گذرنا جائز ہے، اسی طرح مقام ابراہیم کے پیچھے نمازی کے آگے سے گذرنا جائز ہے،

(۱) ثلاثة اوقات من تلك الخمسة يكره فيها الفرض والتطوع .... ولقول عليه السلام : ان الشمس تطلع بين قر ني الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذاستوت قارنها فاذا زالت فارقها واذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى عن الصلاة فى تلك الساعات رواه مالك فى الموطا كتاب القران باب النهى عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر ؛ص/ ۲۰۱ـ۲۰۲. ط:نورمحمد كراتشى) والنسائى (كتاب المواقيت .الساعات التى نهى عن الصلاة فيها : ج ا ص/ ۹۵ .ط:قديمى) وهذا يفيد ان المنع بسبب ما اتصل با لوقت من استلزا م فعل الار كا ن فى التشبه بعبادة الكفار ......اه،حلبى كبير، ص: ۲۳۶ ـ ۲۳۷ .الاوقات المكروهة ط:سهيل ص:۲۰۷ ،ط:نعمانية كو ئته و كذا فى البحر: ۱/ ۲۴۹ . كتاب الصلاة : ط؛سعيد. الصحيح الذى عليه المحققون انه لانقصان فى ذالك الجزء نفسه بل فى الاداء فيه لما فيه من التشبه بعبدة الشمس. شامى: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت: ط سعيد. ورد ان المشركين كانوا يودو ن لمعبوداتهم الصلاة فى هذه الاوقات التى تكره فيها الصلاة،فالشارع الحكيم اراد ان يودب نفوسنا ويزيدفى كمالها بعدم تشبهها باهل الشرك فى عباداتهم،حتى يكره للانسان ان يصلى وامامه صورة مجسمة فرارا من الفتنة والتشبه بالوثنين.....روى عن النبى صلى الله عليه وسلم،نهى عن الصلاة عند طلوع الشمس،وقال انها تطلع بين قرنى الشطان يز ينها فى عين من يعبد ها حتى يسجد لها فاذا ارتفعت فارقها؛ فاذا كانت عند قائم الظهير ة قا رنها ؛فاذا غربت فارقها فلا تصلو افى هذه الاوقات فالنبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة فى هذه الاوقات من غير فصل، فهو على العموم والاطلاق ؛ونبه على معنى النهى وهو طلوع الشمس بين قرنى الشيطان وذلك لان عبد ة الشمس يعبدون الشمس و يسجدو ن لها عند الطلو ع تحية لها،وعند الزوال لاستتمام علوهاوعند الغروب وداعا فيجئ الشيطان فيجعل الشمس بين قر نيه ليقع سجودهم نحوا لشمس له، فنهى النبى صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فى هذه الاوقات لئلا يقع التشبه بعبدة الشمس وهذا المعنى يعم المصلين اجمعين اه بد ائع بتصرف، حكمة التشر يع و فلسفته: ۱/ ۱۳۰ـ۱۳۱ . الحكمةفى ان الصلاة تكر ه فى بعض الاوقات ط: انصارى كتب خانه بازا ر كتاب فرو شى كابل؛ وا نظر؛ الفتوحات المكية ج ا ص/ ۳۹۷ فصل بل وصل فى الاوقات المنهى عن الصلاة فيها ط: دار صادر بيروت فيه من العجائبات، مشكوٰة: ۱/ ۹۴ باب اوقات النهى،الفصل الاول،ط: قديمى كتب خانه كر اچى.

اور مطاف میں نماز پڑھنے والوں کے لئے سترہ رکھنا ضروری نہیں۔(۱)

طوال مفصل

"طوال مفصل" لمبی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ "سورۂ حجرات" سے "سورۂ بروج" تک ہیں اور یہ سورتیں فجر اور ظہر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے اگر مقتدیوں کو گرانی نہ ہو۔(۲)

☆......فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں میں سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا بہتر ہے، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، اگر سفر یا ضرورت کی حالت ہے یا وقت کی تنگی ہے تو جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱)[تنبیہ]: ذکر فی حاشیة المدنی لا یمنع المار داخل الکعبة و خلف المقام وحاشیةالمطاف؛ لما روی احمد و ابو داود عن المطلب بن ابی وداعة انه رأی النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم و الناس یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة وهو محمول علی الطائفین فیما یظهر؛ لان الطواف صلاة؛ فصار کمن بین یدیه صفوف من المصلین.....رد المحتار: ۱/ ۶۳۵، ۶۳۶، کتاب الصلاة؛ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط:سعید: الحنفیة. قالوا :یجوز لمن یطوف با لبیت ان یمر بین یدی المصلی و کذالک یجوز المرور بین یدی المصلی داخل الکعبة، وخلف مقام ابراهیم علیه السلام وان لم یکن بین المصلی والمار سترة. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/ ۲۷۳. حکم المرور بین یدی المصلی ؛ط: دار الفکر.

(۲.۳) سننها حالة الاضطرار فی السفر وهو ان ید خله خوف أوعجلة فی سیره أن یقرأ بفاتحة الکتاب وأی سورة شاء وحالة الاضطرار فی الحضر وهو ضیق الوقت أو الخوف علی نفس أو مال أن یقرأ قدر مالا یفوته الوقت اوالا من کذافی الزاهدی .... واستحسنوا فی الحضر طوال المفصل فی الفجروالظهر... وطوال المفصل من الحجرات الی البروج ... ولایثقل علی القوم ولکن یخفف بعد أن یکون علی التمام والاستحباب. هندیة: ۱/ ۷۷-۷۸. کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع ط: رشیدیه کذا فی الرد: ۱/ ۵۳۹-۵۴۱. فصل فی القراءة ط:سعید. وفیه: (قوله فی الفجروالظهر) قال فی النهر: هذا مخالف لما فی منیة المصلی من أن الظهر کالعصر لکن الاکثر علی ما علیه المصنف و کذا فی حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۶۲-۳۶۳. فصل فی بیان سننها ط:قدیمی کراچی.

طہارت باقی نہ رہے

اگر نماز کے دوران طہارت باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) البتہ بعض صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی ہے جن کو ہم دوسری جگہ پر ذکر کریں گے۔

---

(۱)...... وهی ستة (طهارة بدنه) أی جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه وقدمه لانه اغلظ (و خبث) مانع كذلک (وثوبه) الخ الدر مع الرد ۱/ ۴۰۲. باب شروط الصلاة، ط سعيد كراچی. فتجتمع فی الطهارة والستروا لاستقبال، فإنها من حيث اشتراط وجودها فی ابتداء الصلاة شرط انعقاد ومن حيث اشتراط دوامها ايضا شرط دوام ومن حيث اشتراط وجودها فی حالة البقاء شرط بقاء الخ شامی: ۱/ ۴۰۱. باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچی.

ظ

ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

''فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کا مستحب وقت

☆......ظہر کی نماز گرمی کے موسم میں گرمی کی تیزی کم ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے اور تاخیر کی حد یہ ہے کہ ایک مثل سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے، اور سردی کے موسم میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، اور یہ تاخیر اور جلدی کا حکم اکیلے نماز پڑھنے والے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے سب کے لئے یکساں ہے، لیکن اگر کہیں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت پر ہوتی ہے تو مستحب وقت کے لئے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......موسم ربیع سردی کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں، اور بعض

---

(۱) (قولہ وظھر الصیف) أی ندب تاخیرہ لروایة البخاری کان اذا اشتد البرد بکر بالصلاة واذا اشتدالحرّ ابرد بالصلاة...... وحدہ أن یصلی قبل المثل أطلقه فأفاد أنه لا فرق بین أن یصلی بجماعة أولا و بین أن یکون فی بلاد حارة أو لا وبین ان یکون فی شدة الحرأول...... (قوله وتعجیل ظهر الشتاء) وندب تعجیل ظهر الشتاء...... و الذی یظهر أن الربیع ملحق بالشتاء فی هذا الحکم والخریف ملحق با لصیف فیه البحر: ۱/۲۴۷-۲۴۸، کتاب الصلاة. ط: سعید (قوله والمستحب تعجیل ظهر شتاء یلحق به الربیع) قاله فی البحر بحثا وقال لم أره وتعقبه فی الامداد بما فی مجمع الروایات من انه کذلک فی الربیع و الخریف یعجل بها اذازالت الشمس...... شامی: ۱/۳۶۹، کتاب الصلاة ط: سعید حلبی کبیر ص: ۲۰۴-۲۰۶. کتاب الصلاة، الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانیة کوئته.

کے نزدیک خریف اور ربیع دونوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

ظہر کا وقت

۱......ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے سوا دوگنا نہ ہو جائے ظہر کا وقت باقی رہتا ہے، مگر احتیاط اور بہتر یہ ہے کہ ایک مثل کے اندر اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جائے، اور دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔(۳)

۲...... جمعہ کی نماز کا وقت بھی ظہر کا وقت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں کے موسم میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے، اور سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) أيضاً.

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيىء...... قالوا: الاحتياط أن يصلى الظهر قبل صيرورة الظل مثله و يصلى العصر حين يصير مثليه ليكون الصلاتان فى وقتيهمابيقين. هندية، ۱/۵۱ كتاب الصلاة الباب الاول فى المواقيت، الفصل الأول. ط: رشيديه؛ بدائع الصنائع: ۱/۱۲۲ كتاب الصلاة فصل فى شرائط الاركان ومنها الوقت. ط: سعيد و كذافى رد المحتار: ۱/۳۵۹. كتاب الصلاة ط: سعيد حلبى كبير، ص: ۱۹۹. كتاب الصلاة؛ الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانيه كوئٹه.

(۴) وأما الوقت فمن شرائط الجمعة وهو وقت الظهر حتى لا يجوز تقديمه على زوال الشمس...... الخ بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸. كتاب الصلاة؛ فصل فى بيان شرائط الجمعة ط: سعيد حلبى كبير ص: ۴۷۷. فصل فى صلاة الجمعة، الشرط الثالث ط؛ نعمانيه كوئٹه. ص: ۵۵۴. ط: سهيل نیز پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ دیکھیں۔

۳......اصلی سایہ کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ جب دو مثل ہو جاتا ہے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

اگر کسی امام نے ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی ہے، تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کی آخری رکعتوں میں اگر چہ قرأت واجب نہیں ہے لیکن اگر قراءت کرے گا تو آہستہ کرنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف کرنے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

عصر کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

ظہر کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کی سنت

☆......ظہر کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے اور فرض نماز

(۱) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيىء.هندية: ۱/ ۵۱. كتاب الصلاة الباب الاول فى المواقيت .الفصل الاول :ط:رشيدية رد المحتار: ۱/ ۳۵۹. كتاب الصلاة ط:سعيدحلبى كبير ص: ۱۹۹. كتاب الصلاة الشرط الخامس؛ ط:نعمانية كو ئته و ص:۲۲۷. ط:سهيل اكيڈمى.

(۲،۳) والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر به وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخريان من العشاء، الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۶۹، كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچى. وفيه ايضا من باب سجود السهو :(قوله والجهر فيما يخافت فيه للامام)...... والجهر فيما يخافت لكل مصل وعكسه للامام، رد المحتار: ۲/ ۸۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو،ط:سعيدكراچى، حلبى كبير ص: ۳۹۵، فصل فى سجود السهو، ط: نعمانية كوئته. وص ۴۵۷:ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

کے بعد دو رکعت پڑھنا سنت موکدہ ہے (۱)۔

☆...... اگر کسی وجہ سے فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا نہیں کر سکا اور پہلے فرض نماز پڑھ لی، جیسا کہ جماعت کے وقت کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں فرض نماز پڑھنے کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر چار رکعت سنت موکدہ کو بھی پڑھ لے، باقی فرض کے بعد کی دو سنت موکدہ سے پہلے چار رکعت سنت کو پڑھے یا دو رکعت سنت موکدہ پڑھنے کے بعد پھر چار رکعت سنت موکدہ کو پڑھے دونوں کا اختیار ہے، سہولت کے مطابق پڑھ سکتا ہے، تقدیم وتاخیر سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور اگر ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت داخل ہو گیا تو اس وقت یا بعد میں کبھی بھی اس سنت کی قضاء نہیں ہوگی۔ (۲)

☆...... اگر ظہر کی نماز قضاء ہوگئی تو بعد میں صرف ظہر کی فرض نماز کی قضاء کرے

---

(۱) وسن مؤكدا (اربع قبل الظهر .... بتسليمة) فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة...... (وركعتين قبل الصبح وبعد الظهر، الدر مع الرد: ۲/ ۱۲ـ۱۳ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

وتحته فى الشامية لما عن عائشة رضى الله عنها، كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين، الحديث رواه، مسلم: ۱/ ۲۵۲، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. وابوداود: ۱/۱۸۵، ابواب التطوع وركعاة السنة، ط: حقانيه كراچى، هندية: ۱/ ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بان شرع فى صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على انه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح هكذا فى المحيط، وفى الحقائق: يقدم الركعتين عندهما وقال محمدؒ: يقدم الاربع وعليه الفتوى كذا فى السراج الوهاج" هندية: ۱/ ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل: ط: رشيديه. ردالمختار: ۲/ ۵۸ـ۵۹: باب ادراك الفريضة ط: سعيد، حلبى كبير ص: ۳۹۹. فصل فى النوافل، قبيل تراويح: ط: سهيل (قوله وبه يفتى) اقول: وعليه المتون، لكن رجح فى الفتح تقديم الركعتين، قال فى الامداد: وفى الفتاوى العتابى أنه المختار، وفى المبسوط شيخ الاسلام أنه الاصح لحديث عائشة "أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين وهو قول أبى حنيفةؒ، وكذا فى الجامع قاضى خان الخ. والحديث قال الترمذى حسن غريب شامى: ۲/ ۵۹، باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچى.

سنت کی قضاء نہ کرے کیونکہ وقت گذر جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی اور سنت کی قضاء درست نہیں۔(۱)

ظہر کی سنت رہ گئی

اگر ظہر کے وقت مسجد میں آنے کے بعد دیکھا کہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی، اور یہ شخص جماعت میں شامل ہوگیا، اور سنت نہیں پڑھ سکا، تو فرض نماز کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، یہ صورت زیادہ بہتر ہے تاکہ بعد والی سنت بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹے، اور اگر کسی نے فرض نماز کے بعد پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ لی تب بھی درست ہو جائے گی۔(۲)

واضح رہے کہ ظہر کی سنت فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی عادت بنانا گناہ ہے، اس لئے سنت کے مطابق سنت مؤکدہ کو فرض نماز سے پہلے ادا کرنے کی کوشش کرے، اور نماز کے لئے تیاری اس طرح کرے کہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد تکبیر اولیٰ کے ساتھ

---

(۱) والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتى الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال ثم يسقط هكذا فى المحيط السرخسى" هندية ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل ط: رشيدية حلبى كبير ص: ۳۴۴-۳۴۵ فصل فى النوافل، ط نعمانية ص: ۳۹۷، ط سهيل، شامى: ۲/۵۸، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش، (قوله فى وقته) ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن حضر وكان الامام فى صلاة الفرض اقتدى به ولا يشغل عنه بالمسجد...... الا فى الفجر...... وقضى السنة التى قبل الظهر فى الصحيح فى وقته قبل صلاة شفعه...... وفى فتاوى العتابى: المختار تقديم الثنتين على الاربع، وفى مبسوط شيخ الاسلام، وهو الأصح لحديث عائشة رضى الله عنها أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين" مراقى الفلاح، ص ۴۵۱-۴۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: قديمى والاولى تقديم الركعتين لأن الاربع فاتت عن الموضع المسنون فلا تفوت الركعتان أيضا عن موضعهما قصدا بلا ضرورة" فتح القدير، باب ادراک الفريضة: ۱/۴۱۵، ط: داراحياء التراث العربى. شامى ۲/۵۸-۵۹، باب ادراک الفريضة: ط: سعيد كراچى.

جماعت پڑھ سکے۔(۱)

(نوٹ) فجر اور عصر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع ہے،(۲) ظہر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے، اس لئے اگر ظہر کے وقت نماز سے پہلے والی سنت رہ گئی تو فرض کے بعد پڑھ لیا کرے۔(۳)

ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد پابندی سے چار رکعتیں پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔(۴)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،(۵) یعنی یہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتی ہے، اور اس قبولیت کی وجہ سے اس نمازی پر رحمت کے انوار نازل ہوتے ہیں۔

(۱) وفی القنية :اختلف فی آکد السنن بعد سنة الفجر ،فقيل الاربع قبل الظهر والركعتان بعده والركعتان المغرب كلها سواء والاصح ان الاربع قبل الظهر آكد الخ. وهكذا صححه فی العناية والنهايه لأن فيها وعيدا معروفا .قال عليه الصلاة والسلام : من ترك أربعا قبل الظهر لم تنله شفاعتی البحر الرائق : ۲/ ۴۹ .باب الوتر والنوافل ط:سعيد كراچی.

(۲) (وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد (وكل ماكان واجبا)لالعينه بل (لغيره).... بعد صلاة فجر وصلاة عصر الدرمع الرد : ۱/ ۳۷۴ـ ۳۷۵ .كتاب الصلاة : ط:سعيد ؛الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۱۸۸ ــ ۱۸۹ .فصل فی الاوقات المكروهة ط:قديمی هندية : ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة الباب الاول فی المواقيت الفصل الثالث فی بيان الاوقات التی لاتجوز فيه الصلاة وتكره فيها ط حقانيه پشاور.

(۳) پچھلے صفحہ ۱۰ میں حاشیہ نمبر (۱) اور صفحہ ۱۱ میں (۱) اور (۲) ملاحظہ کیجئے۔

(۴) عن ام حبيبة قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم يقول :من حافظ علی أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله علی النار رواه الترمذی فی الصلاة باب ما جاء فی الركعتين بعد الظهر ۱/ ۹۸ ط: قديمی كراچی.

(۵) عن ابی ايوب عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء أخرجه ابو داود فی ابواب التطوع وركعات السنة باب الاربع قبل الظهر وبعدها: ۱/ ۱۸۷ .حقانيه ملتان. و ۱/ ۱۸۰ ط: ميرمحمد.

ظہر کی سنت کی قضاء

اگر ظہر کے فرض سے پہلے کی چار رکعت سنت موکدہ فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی تو فرض نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کی فرض نماز کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی ہے اور وقت کی سنت نماز وقت کے اندر پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

ظہر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بأن شرع فى صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على أنه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح ،هكذا فى المحيط ''هندية: ۱/۱۱۲ ،كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل :ط؛رشيدية، ردالمختار: ۲/۵۸-۵۹ باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچى.

ع

عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء

اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرکے نماز پڑھانے والے عاجز امام کی اقتداء میں رکوع اور سجدہ کرکے نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۱)

عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں

وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مساجد میں جمع ہوتے ہیں، انہیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ باہم دینی اعتبار سے بھائی بھائی ہیں لہٰذا بڑوں پر لازم ہے کہ چھوٹوں پر رحم کریں، اور چھوٹوں پر لازم ہے کہ بڑوں کی عزت کریں، جو امیر ہیں وہ غریبوں کی حاجت روائی کریں، اور جو قوی ہیں وہ کمزوروں کی مدد کریں، اور صحت مند تندرست آدمی بیماروں کی تیمارداری کریں، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل ہو:

المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان اللّٰه فی حاجته، ومن فرج عن مسلم کربة من کرب الدنیا فرج اللّٰه عنه کربة من کربات یو م القیامة ومن ستر مسلماستره اللّٰه یوم القیامة.(۲)

عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت

قرب وجوار کے لوگوں کا ہر روز پانچ مرتبہ ایک جگہ میں جمع ہونا اور پھر شانہ سے

---

(۱)(قوله وغیر مؤم بمؤم) أی فسد اقتداء من یقدر علی الرکوع والسجود بمن لا یقدر علیهما بالعذر بقوة حال المقتدی، قید به؛ لأن اقتداء المؤمی بالمؤمی صحیح للمماثلة. البحر ۱/۳۶۰ باب الامامة، ط: سعید. ولا قادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوی علی الضعیف. شامی: ۱/۵۷۹ باب الامامة. ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۱۲، فصل فی الامامة ط: سهیل. وص: ۴۴۴، ط: نعمانیة.

(۲) فالمؤمنون الذین یجتمعون لعبادةرب واحد لا ینبغی لهم ان ینسوأنهم اخوة یجب أن یرحم کبیرهم صغیرهم ویوقر صغیرهم کبیرهم، ویواسی غنیهم فقیرهم، ویعین قویهم ضعیفهم، ویعود

شانہ جوڑ کر اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک ہی سچے معبود کے سامنے کھڑا ہونا قومی اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہے، پھر ساتویں دن جمعہ کو آس پاس کے چھوٹے قریوں اور بستیوں کے لوگ غسل کر کے صاف ستھرا ہو کر ایک بڑی مسجد میں اکٹھے ہوا کریں، اور ایک عالم قوم کی دینی اور اخروی ضرورت پر موقع کی مناسبت سے حمد ونعت کے بعد دلنشین انداز میں تقریر کرے۔

اور عیدین میں سال میں دو مرتبہ شہر کے دور دراز علاقے سے ایک بڑے میدان میں جمع ہو جائیں، اور بڑی جماعت بن کر دنیا کو اسلام کے سورج کی چمک دمک دکھایا کریں۔

اور ساری دنیا کی بچھڑی ہوئی متفرق امتیں عمر بھر میں ایک مرتبہ اس پاک زمین میں جمع ہو جائیں، جہاں سے سب سے پہلے توحید کا نور چمکا، اور پوری دنیا کو ہدایت کے نور سے منور کیا، اور وہاں مٹی اور پتھر کی نہیں بلکہ رب الارباب سب کے معبود رب العالمین جس نے عرب کی مقدس زمین سے توحید کا عظیم الشان واعظ، بے نظیر ہادی نکالا، اس کی حمد وثناء کریں، اسی طرح مختلف جماعتیں ہر سال اللہ کے گھر بیت اللہ کو دیکھ کر ایک نیا جوش اور تازہ ایمان دل میں پیدا کیا کریں۔(۱)

=صحيحهم مريضهم ،عملا بقول الرسول ﷺ "المسلم أخو المسلم الخ......" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ١٧٥/١ قبيل "تعريف الصلاة" ط:دار الفكر . والحديث مذكور في المشكاة ص: ٤٢٢، كتاب الآداب ،باب الشفقة والرحمة على الخلق ،الفصل الأول ،ط:قديمي كراچي.

(١) ففي الاجتماع لاداء الصلاة بصفوف متراصة متساوية، تعارف بين الناس يقرب بين القلوب المتنافرة، ويزيل منها الضغائن والاحقاد، وذلك من أجل عوامل الوحدة التي امر الله تعالى بها في كتابه العزيز فقال "واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا" وفي الاجتماع لاداء الصلاة تذكير بالاخوة التي قال عنها "انما المؤمنون اخوة" الخ...... كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١٧٥/١ ، قبيل "تعريف الصلاة" ط:دار الفكر ،بيروت. اعلم أنه لا شئ انفع من

عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا

امام صاحب سے عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ عداوت جماعت ترک کرنے کا عذر نہیں۔(۱)

عذاب سے نجات ملتی ہے

حضرت دانیال علیہ السلام اپنے زمانہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعریف کررہے تھے، اور یہ فرمارہے تھے کہ وہ امت ایسی نماز پڑھے گی کہ نوح علیہ السلام کی قوم ایسی نماز پڑھ لیتی تو ہرگز طوفان میں غرق نہ ہوتی، اور اگر ہود علیہ السلام کی قوم ایسی

=غائلة الرسوم من أن يجعل شئ من الطاعات رسما فاشيايودى على رؤوس الخامل والنبيه ويستوى فيه الحاضر والباد ويجرى فيه التفاخر والتباهي حتى تدخل فى الارتفاقات الضرورية التى لا يمكن لهم ان يتركوها ولا ان يهملوها لتصير موبداً لعبادة الله والسنة تدعوا الى الحق، ويكون الذى يخاف منه الضرر هو الذى يجلبهم الى الحق ولا شىء من الطاعات أتم شأنا ولا اعظم برهانا من الصلاة فوجب اشاعتها فيما بينهم والاجتماع لها وموافقة الناس فيها، وايضا فالملة تجمع ناسا علماء يقتدى بهم...... فلا جتماع المسلمين راغبين فى الله راجين راهبين منه مسلمين وجوههم اليه. خاصية عجيبة فى نزول البركات وتدلى الرحمة كمابينا فى الاستسقاء، والحج، وايضا فمراد الله من نصب هذه الامةان تكون كلمةالله هى العليا وأن لا يكون فى الارض دين أعلى من الاسلام ولايتصور ذلک الابأن يكون سنتهم ان يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لماهو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهذه المعانى انصرفت العناية التشريعية الى شرع الجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهى عن تركها، والاشاعة اشاعتان: اشاعة فى الحى. واشاعةفى المدينة، والاشاعة فى الحى تتيسرفى كل وقت صلاة، والاشاعة فى المدينة لا تتيسر الاغب طائفة من الزمان كالاسبوع، أما الا ولى فهى الجماعة الخ، حجة الله البالغة ۲/ ۲۵، الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى. و: ۲/ ۶۲-۶۳، ط: قديمى كراچى.

(۱) "الثانى فى الاعذار التى تبيح التخلف عن الجماعة فمنها المرض الذى يبيح التيمم وكونه مقطوع اليد والرجل من خلاف او مفلوجا أو مستخفيا من سلطان أو غريم وهو معسر ولا يستطيع المشى...... ومنها المطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة...... حلبى كبير، ص: ۵۰۹. كتاب الصلاة، فصل فى الامامة ط: سهيل. وص: ۴۳۹، "الثانى"، ط: نعمانية كوئٹه. هندية: ۱/ ۸۳. كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الاول فى الجماعة ط: رشيدية كوئٹه.

نماز پڑھ لیتی تو کبھی بھی آندھی کے طوفان میں گرفتار ہو کر ہلاک نہ ہوتی۔(۱)

حضرت دانیال علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ ہلاک شدہ قومیں ایمان نہیں لائی تھیں، لیکن اگر وہ ظاہری طور پر بھی نماز پڑھ لیتیں تو دنیا میں ہلاک نہ ہوتیں، کیونکہ نمازوں کی خاص تاثیر یہ ہے کہ جو شخص اس کا پابند ہوگا، اگر چہ کافر کیوں نہ ہو، اس قسم کے دنیاوی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ البتہ آخرت میں اس قسم کی نماز اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (روح البیان)

عذر دور ہو گیا

''معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عرفات

☆......عرفات میں مسجد نمرہ میں حکومت کی جانب سے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں جو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے درمیان نفل اور سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور بعد میں بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے۔(۲)

☆......اور اگر عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا نہیں کی بلکہ اپنے اپنے خیمے میں ادا کر رہے ہیں اس صورت میں ظہر کی نماز اذان،

(۱) وروی سعید عن قتادة أن دانیال علیه السلام نعت أمة محمد ﷺ فقال: یصلون صلاة لوصلاها قوم نوح ما أغرقوا، ولوصلاها قوم عاد ماأرسلت علیهم الریح العقیم، ولوصلاها قوم ثمود ماأخذتهم الصیحة، ثم قال قتادة: علیکم بالصلاة فإنها خلق للمؤمنین حسن، تنبیه الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین، ص: ۱۵۶، ۳۱۔ باب الصلوات الخمس، رقم: ۳۸۰.

(۲) ویکره التنفل بین الجمعین فی جمع عرفة ولوبسنة الظهر، مراقی الفلاح، ص: ۱۹۰، کتاب الصلاة، فصل فی الاوقات المکروهة، ط: قدیمی. وکره نفل قصدا ... بعد صلاة فجر وصلاة عصر ولوالمجموعة بعرفة.... وبین صلاتی الجمع بعرفة، الدر مع الرد: ۱/۳۷۵، ۳۷۸ ط: سعید.

اقامت، سنت اور نوافل کے ساتھ ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ عصر کے وقت میں پڑھیں، اور اس صورت میں عصر سے پہلے سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے۔(۱)

عشاء سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، نماز پڑھ کر سونا چاہیئے، لیکن اگر کوئی شخص مرض یا سفر کی وجہ سے بہت تھکا ماندہ ہو یا کوئی اور ضرورت لاحق ہو، اور کسی کو کہدے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا یا الارم لگا کر رکھا ہے تو اس کو سونا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

عشاء کا وقت

۱......عشاء کا وقت شفق کی سپیدی غائب ہو جانے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور جب تک صبح صادق نہیں ہوتی باقی رہتا ہے۔(۳)

۲......عشاء کی نماز ایک تہائی رات گذر جانے کے بعد آدھی رات ہونے سے پہلے پہلے پڑھنا مستحب ہے، اور آدھی رات گذر جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ

=(قوله ثم صلى بعدالزوال الظهر والعصر بأذان وأقامتين بشرط الامام والاحرام...وأشار بذكر العصر بعد الظهر الى انه لايصلى سنةالظهر البعدية وهو الصحيح كمافى التصحيح فبا لاولى ان لا يتنفل بينهما فلو فعل كره، البحر: ۲/۳۳۶. كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد.
(۱)أيضاً.

(۲) عن ابى برزة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة فى كتبهم ،البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة ، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰،ط:قديمى .قال الطحاوى: انما كره النوم قبلها لمن خشى عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها وأما من وكل نفسه الى من يوقظه فيباح له النوم ، شامى : ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة،ط:سعيد.

(۳)ووقت العشاء والوتر من غروب الشفق الى الصبح كذا فى الكافى ،هندية: ۱/۵۱،الباب الاول فى المواقيت،ط:رشيدية (و) ابتداء وقت صلاة (العشاء والوتر منه)أى من غروب الشفق على الاختلاف الذى تقدم (الى) قبيل طلوع (الصبح) الصادق لاجماع السلف، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۱۷۸، كتاب الصلاة، ط: قديمى. رد المحتار: ۱/۳۶۱. كتاب الصلاة ،ط: سعيد.

ہے۔(۱)

۳......جس رات آسمان میں بادل ہوں اس رات عشاء کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عشاء کا وقت نہ ملے

قطب شمالی میں ایک ملک صقالیہ کا ایک نہایت ٹھنڈا شہر ہے جو شمال کے انتہاء میں ہے وہاں چھوٹی راتوں والے دنوں میں ۲۳ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، اور تقریباً ایک گھنٹہ کے لئے سورج غروب ہوتا ہے، اور شفق غائب ہونے سے پہلے یا شفق غروب ہوتے ہی فوراً فجر طلوع ہو جاتی ہے، اس لئے یہاں کے لوگوں کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا نہیں، ایسے لوگ اندازہ کر کے عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت سے پڑھ لیں یعنی سورج غروب ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں جتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کا وقت ہوتا تھا اتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز پڑھ لیں یا قریب کے شہروں پر جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اس پر قیاس کر کے عشاء کی نماز پڑھ لیں۔(۳)

عشاء کا وقت نہیں ملتا

لندن جیسے علاقے میں ۲۲ مئی سے ۲۱ جولائی تک ان دو ماہ کی راتیں صرف

---

(۱)وتأخير صلاة العشاء الى ما قبل ثلث الليل مستحب .... وتاخيرها الى ما بعده أى بعد ثلث الليل الى نصف الليل مباح...وتأخيرها الى ما بعده أى بعد نصف الليل الى طلوع الفجر مكروه اذا كان بغير بعذر. حلبى كبير، ص:۲۰۵، ۲۰۶، الشرط الخامس، ط:نعمانية كوئٹه وص:۲۳۴. ط: سهيل.

(۲) (و) يستحب تعجيله: أى العشاء فى وقت الغيم فى ظاهر الرواية لما فى التأخير من تقليل الجماعة لمظنة المطر و الظلمة . مراقى الفلاح، ص:۱۸۴، كتاب الصلاة ط: قديمى. حلبى كبير، ص:۲۰۶، الشرط الخامس الوقت ط: نعمانية وص:۲۳۵. ط: سهيل.

(۳)(وفاقد وقتهما) كبلغار ؛فان فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق فى اربعينية الشتاء (مكلف بهمافيقدرلهما)ولا ينوى القضاء لفقدوقت الاداء،به افتى البرهان الكبير. واختاره الكمال الخ، الدرمع الرد: ۱/ ۳۶۲،۳۶۳، كتاب الصلاة ،مطلب فى فاقد وقت العشاء كاهل بلغار،ط: سعيد.

ساڑھے چار گھنٹے کی ہوتی ہیں، ان راتوں میں شفق غروب نہیں ہوتا، اس لئے ان کو عشاء کا وقت نہیں ملتا، لیکن اس کے باوجود وہاں کے رہنے والوں پر عشاء کی نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے، ان کو ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنا فرض ہے جیسا کہ دجال والی حدیث میں وارد ہے کہ ایک دن سال کے برابر ہوگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس وقت نماز کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس دن میں سال بھر کی نمازیں پانچوں وقت کا اندازہ کر کے پڑھو" یعنی ہر (۲۴) گھنٹے میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو۔ (۱)

اور وقت کا اندازہ کر کے پڑھنے کی چند صورتیں ہیں:

۱...... جب ایسے علاقے میں عشاء کا وقت ملتا تھا اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی تھی، مغرب کے بعد اتنے فاصلہ پر عشاء کی نماز پڑھی جائے۔

۲...... یا گرد ونواح میں جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اور عشاء کی نماز اس کے

(۱) ولا یرتاب متأمل فی ثبوت الفرق بین عدم محل الفرض وبین عدم سببه الجعلی الذی جعل علامة علی الوجوب الخفی الثابت فی نفس الامر وجواز تعدد المعرفات للشیء فانتفاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدلیل علی الشیء لایستلزم انتفائه، لجواز دلیل اخر وقد وجدوهو ما تواطأت علیه اخبار الاسراء من فرض الله تعالی الصلوات خمسا بعد ما أمر أو لاً بخمسین ثم استقر الامر علی الخمس شرعا عاما لأهل الآفاق لا تفصیل بین قطر وقطر وما روی أنه صلی الله علیه وسلم ذکر الدجال قلنا : ما لبثه فی الارض ؟ قال: اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم ،قلنا:یا رسول الله!فذلک الیوم الذی کسنة أتکفینا فیه صلاة یوم ؟ قال :لا اقدروا له، رواه مسلم،شامی: ۱/ ۳۶۲،۳۶۳، کتاب الصلاة،مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار،ط: سعید.وفیه ایضا: (قوله حدیث الدجال).........قال الرملی فی شرح المنهاج:ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدة .آه.ح . قال فی امداد الفتاح قلت: وکذلک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج و العدة وآجال البیع والسلم والاجارة وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة ونحن نقول بمثله اذا اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات. شامی: ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاة قبیل مطلب فی طلوع الشمس مغربها ط: سعید.

وقت پر ادا ہوتی ہے، تو یہاں بھی اس حساب سے پڑھی جائے مثلاً گردونواح میں مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت ہوتا ہے تو مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

۳...... یا صبح صادق ہونے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت (۱) سے پڑھے، پھر فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھے، کیونکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جس کو عشاء کا وقت نہ ملے اس پر بھی عشاء اور وتر کی نماز فرض ہے، وہ ان دونوں نمازوں کو اندازہ کر کے پڑھے۔

۴...... اگر آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عشاء پڑھ نہ سکا تو آفتاب طلوع ہونے کے بعد پہلے عشاء اور وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔ اور یہ اذان اور اقامت سے جماعت کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں باقی وتر کی جماعت صرف رمضان میں کریں، غیر رمضان میں نہ کریں۔

عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

اگر کسی امام نے عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی ہے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ عشاء کی آخری رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب نہیں، تاہم اگر کوئی امام قرأت پڑھے گا تو آہستہ پڑھنا واجب ہے، جب واجب کے خلاف کیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) عشاء اور وتر قضاء کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ ادا کی نیت سے پڑھے کیونکہ قضاء وہ ہے جس کا وقت ملے اور فوت ہو جائے، یہاں تو عشاء کا وقت ہی نہیں تو پھر قضاء کا مسئلہ ہی نہیں۔

اور مغرب کی آخری رکعت کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہیں ملائی اور رکوع کرلیا تو آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر امام نہیں ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے یا نہیں

''وتر کی جماعت میں شامل ہونا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی جماعت ہوگئی اور تراویح شروع ہوگئی

☆.....اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ عشاء کی نماز ہوگئی، اور تراویح کی نماز شروع ہوگئی، تو وہ پہلے خود عشاء کی فرض اور سنت پڑھ لے، پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہوجائے، اگر تراویح کی دو رکعت بھی امام کے ساتھ مل گئی تو وتر کی نماز

(۱) ویجب الاسرار...فیما بعد أولی العشائین الثالثة من المغرب وهی والرابعة من العشاء مراقی الفلاح، ص: ۲۵۳. فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی ولو جهر الامام فیما یخافت أو خافت فیما یجهر قدر ما تجوز به الصلاة یجب سجود السهو علیه. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵. فصل فی سجود السهو، ط: سهیل. و ص: ۳۹۵. ط: نعمانیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۴۶۹. کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة ط: سعید، وباب سجود السهو: ۲/ ۸۱. ط: سعید.

(۲) ومن قرأ فی العشاء فی الاولیین السورة ولم یقرأ بفاتحة الکتاب لم یعد فی الاخریین وان قرأ الفاتحة ولم یزد علیها قرأ فی الاخریین الفاتحة والسورة وجهر، هکذا فی الهدایة، وتحتها فی العنایة: وکذا السورة معها حتی لو ترک احداهما ساهیا کان علیه سجود السهو قضاها فی الشفع الثانی أو لم یقض "باب صفة الصلاة" فصل فی القراءة، العنایة: ۱/ ۲۸۶ - ۲۸۷، ط: داراحیاء التراث العربی. هندیة: ۱/ ۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۴، ۲۵۵، کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۵. باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید.

بھی امام کے ساتھ پڑھ لے، پھر اس کے بعد درمیان میں تراویح کی جو رکعتیں رہ گئی ہیں وہ پڑھے۔(۱)

☆......اور اگر عشاء کی نماز پڑھتے پڑھتے تراویح ختم ہوگئی اور امام نے وتر کی نماز شروع کردی، یا امام کے ساتھ دو رکعت تراویح بھی نہیں ملی تو اس صورت میں امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ نماز خود ہی ترتیب سے پڑھ لے۔(۲)

---

(۱)والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده ...... واذا فاتته ترويحة أوترويحتان فلو اشتغل بها يفوته الوتر بالجماعة يشتغل بالوتر ثم يصلي مافاته من التراويح. هندية: ۱/۱۱۷، كتاب الصلاة، فصل في التراويح ،ط:رشيدية. الدرالمختارمع الرد: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل. ط:سعيد. حلبي كبير،ص: ۳۵۰،كتاب الصلاة،فصل في النوافل،صلاة التراويح، ط:نعمانية كوئته. و ص: ۴۰۴ ،ط:سهيل (ولو تركوا الجماعةفي الفرض لم يصلوا التراويح جماعة)لانهاتبع فمصليه وحده يصليهامعه (ولولم يصلها)أى التراويح (بالامام) اوصلاهامع غيره (له أن يصلي الوترمعه)بقي لو تركهاالكل هل يصلون الوتر بجماعة ؟ فليراجع الدر مع الرد: ۲/۴۸،(قوله لأنهاتبع)أى لان جماعتها تبع لجماعة الفرض فا نها لم تقم الا بجماعة الفرض فلو اقيمت بجماعة وحدها كانت مخالفة للوارد فيها فلم تكن مشروعة ، اما لو صليت بجماعة الفرض وكان رجل قد صلى الفرض وحده فله ان يصليها مع ذلك الامام ؛لان جماعتهم مشروعة فله الدخول فيها معهم لعدم المحذور ،هذا ما ظهر لي في وجهه ،وبه ظهر ان التعليل المذكور لا يشمل المصلي وحده فظهر صحة التفريع بقوله فمصليه وحده الخ فا فهم (قوله بقي الخ) الذى يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلا في ذاته لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت با لاثر تابعة للتراويح على أنهم اختلفوا في افضلية صلا تها با لجماعة بعد الترا ويح .شامي: ۲/۴۸.باب الوتر والنوافل،مبحث صلاة التراويح،ط: سعيد. صلى العشاء وحده فله ان يصلي التراويح مع الامام ،ولو تر كوا الجماعة في الفرض ليس لهم ان يصلوا التراويح بجماعة واذا صلى معه شيئا من التراويح او لم يدرك شيئا ،منها او صلاها مع غيره له ان يصلي الوتر معه الخ. هندية : ۱/۱۱۷ . فصل في التراويح ط: رشيدية.

(۲)اذا لم يصل الفرض مع الامام فعن عين الائمة الكرابيسي أنه لايتبعه في التراويح ولا في الوتر وكذا اذا لم يتابعه في التراويح لا يتابعه في الوتر، حلبي كبير،ص: ۴۱۰، فصل في التراويح، تنبيه، ط:سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار : ۲/۴۸.كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد، انظر الحاشية السابقة ايضاً.

عشاء کی سنت

عشاء کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے، اور فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہیں۔(۱)

عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا

آدھی رات گذرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا درست ہے، مگر عذر کے بغیر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۲)

عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہو گیا

اگر کسی نے عشاء کی فرض سنت اور وتر کی نماز ادا کر لی، پھر اس کے بعد عشاء کی جماعت میں شامل ہو گیا، تو جماعت میں شامل ہو کر جو نماز ادا کی ہے وہ نفل ہو جائے گی، اور

---

(۱) وسن موكدا ....ركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء ....ويستحب أربع قبل العصر ،وقبل العشاء وبعدها بتسليمة. الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۱۲-۱۳ ،باب الوتر والنوافل ، ط:سعيد. وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها،هندية: ۱/ ۱۱۲ ،الباب التاسع فى النوافل،ط: رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳۶ ،كتاب الصلاة، فصل فى الصلاة المسنونة. ط:رشيدية كوئٹه. و: ۱/ ۲۸۴،ط:سعيد.

(۲) وتأخيرها الى ما بعده اى بعد نصف الليل الى طلوع الفجر مكروه اذا كان بغير عذر" حلبى كبير، ص: ۲۳۵ ،الشرط الخامس الوقت، ط:سهيل. و ۲۰۶ ، ط:نعمانية كوئٹه. ومثله فى الطحطاوى على مراقى الفلاح ،ص: ۱۸۴ ، كتاب الصلاة،ط:قديمى. ردالمختار: ۱/ ۳۶۸، كتاب الصلاة، ط:سعيد.

اس کا ثواب ملے گا، اور جو سنت اور وتر پڑھ لی ہے، اس کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

عشاء کی نماز سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے عشاء اور فجر کی نماز پر اثر پڑ سکتا ہے۔ (۲)

عشاء کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تو تراویح کا کیا ہوگا

اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو

---

(۱) ..... (ثم اقتدى) بالامام (متنفلا ،ويدرک) بذلک (فضيلة الجماعة) الدر مع الرد: ۵۳/۲، (قوله ثم اقتدى متنفلاً) اى ان شاء، وهو افضل واورد ان التنفل بجماعة مكروه خارج رمضان، واجيب بنعم اذا كان الامام والقوم متطوعين، اما اذا ادى الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين " اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة "اى نافلة (قوله ويدرک بذلک فضيلة الجماعة) الظاهر ان المراد انه يحصل بذلک الاقتداء فضيلة الجماعة التى هى المضاعفة بخمس أوسبع وعشرين درجة فما لو كان صلى الفريضة مقتديا لان هذه جماعة مشروعة ايضا اما لاستدراک ما فات او لئلا يصير مخالفا للجماعة ولكن الظاهر ان هذه المضاعفة مضاعفة ثواب النفل لا الفرض ،شامى: ۵۳/۲، باب ادراک الفريضة ، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة،ط: سعيد كراچى.

(۲) عن ابى برزة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة فى كتبهم ،البخارى. فى كتاب مواقيت الصلاة، باب مايكره من النوم قبل العشاء: ۸۰/۱، ط:قديمى كراچى. قال الطحاوى: انما كره النوم قبلها لمن خشى عليه فوت وقتها او فوت الجماعة فيها ، واما من وكل لنفسه من يوقظه فى وقتها فيباح له النوم، الطحطاوى على المراقى،ص: ۱۸۴ ، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. رد المحتار: ۳۶۸/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کے بعد قصے کہانی سننا

☆......عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے کیونکہ تاخیر سے سونے کی وجہ سے صبح کی نماز یا جماعت فوت ہو جاتی ہے،اور تہجد پڑھنا بھی نصیب نہیں ہوتا ہے،البتہ ضروری باتیں،اور قرآن مجید کی تلاوت،حدیث شریف، ذکر، دینی مسائل اور نیک لوگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہر آدمی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ سونے سے پہلے دن کا اعمال نامہ عبادت پر ختم ہو، اسی طرح فجر کی نماز سے پہلے اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ کرنا مکروہ ہے تاکہ اعمال نامہ کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۲)

---

(۱) والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لأنهاتبع للعشاء. هندية: ۱/۱۱۵، فصل فى التراويح، ط: رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، كتاب الصلاة، فصل فى مقدار التراويح: ط: رشيدية. و: ۱/۲۸۸، ط: سعيد، حلبى كبير، ص: ۳۵۰، فصل فى النوافل، صلاة التراويح، ط، نعمانية كوئته و ص: ۴۰۳، ط: سهيل.

(۲) عن أبى برزة أن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها، رواه الستة فى كتبهم. البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰، ط: قديمى. قال الزيلعى: وانما كره الحديث بعدها لانه ربما يؤدى الى اللغو أو الى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به، واذا كان لحاجة مهمة فلا بأس، وكذاقراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقة والحديث مع الضيف آه.... والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بالعبادة، كما جعل ابتداء ها بها ليمحى مابينهما من الزلات، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر...... الخ شامى: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها. ط: سعيد.

☆......عشاء کے بعد بھی ڈرامہ اور فلم وغیرہ دیکھنا ناجائز اور حرام ہے ایسے لوگوں کا نامۂ اعمال گناہوں پر ختم ہوتا ہے، اور یہ بہت ہی بڑے نقصان کی بات ہے، اگر ایسی حالت میں موت آ جائے گی تو کیا حال ہوگا۔؟!(۱)

عشاء کے بعد گپ شپ لگانا

عشاء کی نماز کے بعد گپ شپ لگانا اور غیر ضروری گفتگو کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے تہجد پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اور فجر کی جماعت نکل جاتی ہے۔(۲)

عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

-وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدى الى سهر يفوت به والصبح ،وربما يوقع فى كلام لغو ،فلا ينبغى اليقظة به أو لانه يفوت به قيام الليل لمن له به عادة، طحطاوى على المراقى. ص: ۱۸۴. كتاب الصلاة،ط: قديمى.

(۱)انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] اشرنا الى ان علة استحباب التأخير فى العشاء هى قطع السمر المنهى عنه وهو الكلام بعدها، قال فى البرهان: ويكره النوم قبلها والحديث بعدها لنهى النبى صلى الله عليه وسلم عنهما الا حديثا فى خير ،لقوله صلى الله عليه وسلم " لا سمر بعد الصلاه" يعنى العشاء الاخيرة" إلا لاحد رجلين: مصل او مسافر"وفى رواية " او عرس...... وقال الزيلعى : وانما كره الحديث بعدها لانه ربما يؤدى الى اللغو او الى تفويت الصبح او قيام الليل لمن له عادة به، واذا كان لحاجة مهمة فلا باس ، وكذا قرأة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف " آه. والمعنى فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتداء ها بها ليمحى ما بينهما من الزلات ، ولذاكره الكلام قبل صلاة الفجر وتمامه فى الامداد...... شامى: ۱/ ۳۶۸. كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها ، تحت (قوله اما اليه فمباح) ط: سعيد كراچى وانظر الى الحاشية السابقة ايضاً.

عشق کی نماز

''نمازِ عشق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کا وقت

ا......عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔(۱)

۲......عصر کا مستحب وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج میں زردی نہ آجائے اور اس کی روشنی ایسی کم ہو جائے کہ نظر اس پر ٹھہرنے لگے، اس کے بعد مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔(۲)

۳......عصر کی نماز ہر زمانہ میں خواہ گرمی ہو یا سردی دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے مگر اتنی دیر کرنا کہ سورج کی ٹکیہ سُرخ ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے مکروہ ہے اور دیر کر کے پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ مستحب وقت کے دو حصے

---

(۱) وفی الدر المختار: (ووقت الظهر من زواله) ای میل ذکاء عن کبد السماء (الی بلوغ الظل مثلیه)......... (ووقت العصر منه الی) قبیل (الغروب) وفی الشامية: (قوله منه) ای من بلوغ الظل مثليه على رواية المتن، شامی: ۱/۳۵۹-۳۶۰، کتاب الصلاة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعید کراچی. کتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۸۳، کتاب الصلاة، وقت العصر، ط: دار الفکر، بیروت، (قوله والعصر منه الی الغروب) ای وقت العصر من بلوغ الظل مثليه سوى الفئى الى غروب الشمس الخ، البحر: ۱/۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۵۱، الباب الاول فی المواقيت وما يتصل بها......الفصل الاول فی اوقات الصلاة، ط: رشيدية.

(۲) انظر الى الحاشية التالية.

کئے جائیں اور دوسرے حصے کے شروع میں ادا کریں۔(۱)

۴......جس دن آسمان میں بادل ہوں اس دن عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے موجودہ زمانہ میں چونکہ گھڑی کی وجہ سے صحیح وقت کا علم ہوتا ہے لہٰذا جلدی پڑھنا ضروری نہیں بلکہ متعینہ وقت پر پڑھنا درست ہے۔(۲)

(۱) والمستحب) للرجل......(و) تاخیر (عصر) صیفا وشتاء توسعة للنوافل (ما لم یتغیر ذکاء) بأن لا تحار العین فیها فی الاصح............(و) اخر العصر الی اصفرار ذکاء............(کره). الدر المختار،(قوله توسعة للنوافل) ای لکراهتها بعد صلاة العصر،وقال الامام الطحاوی بعد ذکره ما روی فی التاخیر والتعجیل لم نجد فی هذه الآثار مما صحت الاما یدل علی تاخیر العصر ولم نجد ما یدل منها علی التعجیل الا ما عارضه غیره فاستحببنا التاخیر، ولو خلینا النظر لکان تعجیل الصلوات کلها افضل ولکن اتباع ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما تواترت به الاخبار اولی ،وقد روی عن اصحابه ما یدل علیه ثم ساق ذلک وتمامه فی الحلیة(قوله فی الاصح) صححه فی الهدایة وغیرها ، وفی الظهیریة ان امکنه اطالة النظر فقد تغیرت وعلیه الفتویٰ. وفی النصاب وغیره : وبه نأخذ، وهو قول ائمتنا الثلاثة ومشایخ بلخ وغیرهم کذا فی الفتاویٰ الصوفیة، وفیها وینبغی ان لا یؤخر تاخیراً لا یمکن المسبوق قضاء ما فاته، آه، وقیل حد التغیر ان یبقی للغروب اقل من رمح، وقیل ان یتغیر الشعاع علی الحیطان کما فی الجوهرة، ابن عبد الرزاق ، شامی: ۱/۳۶۷-۳۶۸، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها ،ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۵۲، الفصل الثالث، فی بیان الاوقات التی لا تجوز فیها الصلاة وتکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه. (قوله والعصر مالم تتغیر) .... واراد بالتغیر ان تکون الشمس بحال لا تحار فیها العیون علی الصحیح، فان تاخیرها الیه مکروه لا الفعل لانه ما مور بها منهی عن ترکها فلا یکون الفعل مکروها. البحر: ۱/۲۴۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) (ویستحب تأخیر صلاة العصر صیفا و شتاء ...... ویستحب تعجیله ای العصر فی یوم الغیم مع تیقن دخولها خشیة الوقت المکروه) وفی الخلاصة من آخر الایمان ان کان عندهم حساب یعرفون به الشتاء والصیف فهو علی حسابهم. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۱۸۲-۱۸۳ ، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

عصر کی ایک رکعت ملی قعدہ کا کیا حکم ہے

اگر کسی کو عصر کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ کر "التحیات" پڑھنا لازم ہوگا، اور پھر دو رکعت پڑھ کر آخر میں بیٹھ کر نماز کو مکمل کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے گا، پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے گا۔ (۱)

عصر کی سنت

عصر کے وقت کوئی سنت مؤکدہ نہیں، ہاں عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہے۔ (۲)

عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا

ایک دفعہ عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ اسی وقت عصر کی نماز تنہا یا جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ نفل نماز ہوگی، اور عصر کی فرض نماز پڑھنے

---

(۱) ولو ادرک مع الامام رکعة فی ذوات الاربع فقام الی القضاء قضی رکعة یقرأفیها بفاتحة الکتاب وسورة ویتشهد، ثم یقوم فیقضی رکعة اخریٰ یقرأ فیها بفاتحة الکتاب وسورة. بدائع الصنائع: ۱/۵۶۷، کیفیة قضاء الصلوات، حکم المسبوق، ط: رشیدیة و: ۱/۲۴۹، ط: سعید کراچی. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها، مفتاح السعادة (فیما یقضیه) ای بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهد فمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی.

(۲) ویستحب اربع قبل العصر، وقبل العشاء وبعدها بتسلیمة وان شاء رکعتین، الدر مع الرد: ۲/۱۳، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۶۳۶، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: رشیدیه کوئٹه، : ۱/۲۸۴، ط: سعید، هندیة: ۱/۱۱۲، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة.

کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

عصر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز میں سورج غروب ہوگیا

اگر عصر کی نماز کے دوران سورج غروب ہوگیا تو اس دن کی عصر کی نماز صحیح ہوجائے گی، مگر جان بوجھ کر اتنی تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، اس لئے قصداً اتنی تاخیر نہ کرے۔

اور اگر سابقہ فوت شدہ نماز ادا کرتے وقت سورج غروب ہوگیا تو وہ نماز باطل ہوجائے گی، بعد میں دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا صلى منفردا، ثم اعاد صلاته مع امام جماعة جاز له ذلك، وكانت صلاته الثانية نفلا، وانما تجوز اذا كان امامه يصلي فرضا لا نفلا لان صلاة النافلة خلف الفرض غير مكروهة، وانما المكروه صلاة نفل خلف نفل اذا كانت الجماعة اكثر من ثلاثة كما تقدم فان صلوا جماعة ثم اعادوا الصلاة ثانيا بجماعتهم كره ان كانوا اكثر من ثلاثة والا فلا يكره اذا اعادوها بغير اذان فان اعادوها باذان كرهت مطلقا ومتى علم ان صلاة الثانية تكون نفلا اعطيت حكم الصلاة النافلة في الاوقات المكروهة فلا تجوز اعادة صلاة العصر، لان النفل ممنوع بعد العصر، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۳۵۔ ۳۳۶، اعادة صلاة الجماعة، مباحث الامام في الصلاة، ط: دار الفكر، هندية: ۱/ ۱۲۰، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيديه كوئته.

(۲) والتاخير الى التغير مكروه تحريما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "تلك صلاة المنافقين ثلاثا يجلس احدكم حتىٰ لو اصفرت الشمس وكانت بين قرني الشيطان ينقر كنقر الديك لا يذكر الله الا قليلا، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمي وفيه ايضا في الاوقات المكروهة، ص: ۱۸۶۔۱۸۷، ط: قديمي. ويصح اداء ما وجب فيها اى الاوقات الثلاثة لكن مع الكراهة...... كما صح عصر اليوم بادائه عند الغروب لبقاء سببه وهو الجزء المتصل به الاداء من الوقت مع الكراهة للتاخير المنهي عنه لا لذات الوقت بخلاف عصر مضى للزومه كاملا بخروج وقته فلا يودى في ناقص، شامي: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي.

عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

"چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

عضو خاص پر کپڑا باندھنا

پیشاب کا قطرہ نکلنے کے خوف سے عضو خاص پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری صورت اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔(۱)

عضو کھل گیا

مرد اور عورت کے جسم کے وہ اعضاء (۲) جن کو نماز میں کپڑے سے چھپانا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز کے اندر تین مرتبہ "**سبحان اللّٰہ**" کہنے کی مقدار تک کھلا رہے گا تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر کھولتے ہی فوراً ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں، نماز بدستور برقرار رہے گی۔(۳)

---

(۱)اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة، ولو لا القطنة يخرج منه البول فلا بأس به، ولا ينتقض وضوءه حتىٰ يظهر البول على القطنة ، كذا فى فتاوىٰ قاضيخان،.، هندية: ۱/۱۰، الفصل الخامس فى نواقض الوضوء ،ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/۱۴۸، اركان الوضوء اربعة، مطلب فى ندب مراعاة الخلاف ، اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/۳۰، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد، و: ۱/۶۰، ط: رشيدية كوئٹه. [فروع] يستحب للرجل ان يحتشى ان رابه الشيطان ،ويجب ان كان لا ينقطع الا به اقدر ما يصلى ،الدر مع الرد: ۱/۱۵۰، قبل مطلب فى ابحاث الغسل ، ط:سعيد كراچى.

(۲)اعضاء: جسم کے حصے کو کہتے ہیں۔

(۳)وان انكشف عضوهو عورة فى الصلاة، فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا يفسد ص ،...... وان ادى معه اى مع الانكشاف ركنا كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما اى زمن يؤدى فيه ركنا بسنة وذلك مقدار ثلاث تسبيحات فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابى يوسف خلافا لمحمد، حلبى كبير،ص: ۱۸۹ ، كتاب الصلاة، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: نعمانية كوئٹه،وص: ۲۱۵، ط:سهيل. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۲۳۷، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى وفى حاشية الطحطاوى عليه: " وهذا مذهب الثانى وهو المختار كما فى الدر، هندية: : ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الاول فى الطهارة و ستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة، الخ، مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

عکس نظر آتا ہے

بعض مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نمازی کو اپنا عکس نظر آتا ہے، اگر اس سے نمازی کی توجہ منتشر ہو تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔ (۱)

عمامہ

☆......عمامہ کی بڑی فضلیت ہے، عمامہ پہن کر نماز پڑھنے سے عام نماز میں پچیس اور جمعہ کی نماز میں ستر گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (۲)

---

(۱) [تتمه] بقي في المكروهات اشياء اخر ذكرها في المنية ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة، بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب ولذلك كرهت بحضرة طعام تميل اليه نفسه، وسيأتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نعله خلفه لشغل قلبه، شامي: ۱/۶۵۴، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولیٰ ،ط: سعيد كراچي. (قوله لانه يلهي المصلي) اى فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة، انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية فافهم، شامي: ۱/۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب كلمة لا بأس دليل على ان المستحب غيره لأن البأس الشدة، ط: سعيد كراچي.

(تنبیہ): شیشے میں دکھائی دینے والی صورتیں تصویر نہیں بلکہ سایہ کی طرح عکس ہیں اور یہ حرام نہیں ہے، محمد انعام الحق۔

(۲) عن جابر رفعه: ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة، مسند الفردوس للديلمي، وروى ابن عساكر عن ابن عمر مرفوعا صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة، فهذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقا، الخ، مرقاة المفاتيح: ۸/۲۵۰، كتاب اللباس، الفصل الثاني حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبه امداديه ملتان،المدخل: ۱/۱۲۵ والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب ازار و قميص و عمامة، حلبي كبير ،مكروهات الصلاة، ص: ۳۰۳، ط: نعمانية كوئٹه.

☆......اور عمامہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن ثواب کم ملتا ہے۔(۱)

☆......اگر نماز پڑھتے ہوئے عمامہ گر جائے، تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر اس کو پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔(۲)

عمامہ کا پیچ

عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

عمر کا تعین

ورزشی نظام میں ہر عمر کے لئے علیحدہ ورزشیں ہیں بڑوں کے لئے علیحدہ چھوٹوں

---

(۱)قال الامام المحقق فی الهدی : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس العمامة فوق القلنسوة ویلبس القلنسوة بغیر عمامة، ویلبس العمامة بغیر قلنسوة وکان اذا اعتم ارخی طرف عمامته بین کتفیه کما فی حدیث عمر و بن حریث،غذاء الالباب، :۲/ ۲۴۶، للشیخ محمد السفارینی ، مطبوعه موسسة قرطبة، مرقاة المفاتیح:۸/ ۲۵۰ ، کتاب اللباس ، الفصل الثانی، حکم العمامة والقلنسوة، ط: مکتبه امدادیه ملتان ولا بأس بلبس القلانس ، الدر مع الرد: ۶/ ۷۵۵، (قوله وصح انه علیه الصلاة والسلام لبسها) کذا فی بعض النسخ ، ومثله فی الدر المنتقیٰ: ای لبس القلانس ، وقد عزاه المصنف والزیلعی الی الذخیرة، وفی بعض النسخ: وصح انه حرم لبسها ای قلانس الحریر والذهب تأمل، شامی:۶/ ۷۵۵، مسائل شتیٰ قبل کتاب الفرائض، ط: سعید کراچی ،وشامی :۴/ ۲۰۸ ،ط:سعید.

(۲)ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتکویر او عمل کثیر، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۴۱ ، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر ،ص :۳۵۶، مکروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، و ص: ۳۰۹، ط: نعمانیه کوئٹه.

(۳) ویکره ان یسجد علی کور عمامته کذا فی الذخیرة. هندیة: ۱/ ۱۰۸ ، کتاب الصلاة، الباب السابع ، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره فیها ،ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۳۰۵، مکروهات الصلاة، ط: نعمانیه کوئٹه. ص: ۳۵۱، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

کے لئے علیحدہ حتی کہ عورتوں اور مردوں کے لئے ورزشی نظام منفرد ہیں۔لیکن نماز ایک ایسی ورزش ہے جو ہر عمر اور ہر جنس کے لئے یکساں موزوں اور فائدہ مند ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۰)

عمل قلیل

''عمل قلیل'' وہ فعل ہے جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ فعل نہ سمجھے۔(۱)

عمل کثیر

۱......عمل کثیر :یعنی نماز میں وہ کام جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ کام سمجھے خواہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے یا ایک ہاتھ سے،خواہ دیکھنے والا اس فعل یا کام کے کرنے والے کو نماز میں سمجھے یا نہ سمجھے اگر خود نماز پڑھنے والا اس کو زیادہ سمجھتا ہے تو وہ عمل کثیر ہے۔(۲)

۲......''عمل کثیر'' کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ عمل کثیر وہ فعل ہے جس کے کرنے میں دونوں ہاتھوں کی ضرورت پڑے جیسے عمامہ کا باندھنا یا دونوں ہاتھ سے ٹوپی پہننا۔(۳)

(۱، ۲) و الثانی ان یفوض الی رأی المبتلی بہ وھو المصلی فان استکثرہ کان کثیرا و ان استقلہ کان قلیلاً وھذا اقرب الاقوال الی رأی ابی حنیفۃ رحمہ اللہ، ھندیۃ: ۱/۱۰۳، کتاب الصلاۃ، الباب السابع ،الفصل الاول ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ،رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. ولکن ھذا غیر مضبوط ، وتفویض مثلہ الی رأی العوام مما لا ینبغی، حلبی کبیر، ص: ۲۸۲، مفسدات الصلاۃ، ط: نعمانیۃ،وص: : ۴۴۲، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۳)واختلفوا فی القلۃ والکثرۃ قال بعضھم : کل ما یقام بالیدین فھو کثیر وما یقام بید واحدۃ فھو یسیر ،ما لم یتکرر، قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/۱۲۸، فصل فیما یفسد الصلاۃ ،ط: رشیدیہ کوئٹہ. ما یقام بالیدین عادۃ کثیر وان فعلہ بید وحدۃ کالتعمم ولبس القمیص وشد السراویل ...... الخ، ھندیۃ: ۱/۱۰۳، کتاب الصلاۃ، الباب السابع الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ. رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا،ط: سعید کراچی. وفیہ ایضا: وضعفہ فی البحر بانہ قاصر عن افادۃ ما لا یعمل بالید کالمضغ والتقبیل.

۳...... ''عمل کثیر'' کی ایک تعریف یہ ہے کہ دیکھنے والے نمازی کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۱)

ان تینوں تعریفوں میں سے تیسری تعریف کے مطابق فتویٰ دینا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

☆...... ''عمل کثیر'' سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، ہاں اگر عمل کثیر کے افعال نماز کی جنس میں سے ہیں، یا نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً کسی نمازی نے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لئے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ رکوع اور سجدہ وغیرہ نماز کی جنس سے ہیں۔

اسی طرح اگر نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً نماز کی حالت میں کسی نمازی کا وضو ٹوٹ گیا، اور وہ وضو کرنے کے لئے چلا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اگر چہ چلنا، پھرنا، وضو کرنا عمل کثیر ہے، مگر چونکہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر عورت نے نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ درست کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر مرد نے رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے شلوار، پائے جامہ یا قمیص درست کیا ہے، تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے

(۱، ۲) الثالث انه لو نظر اليه ناظر من بعيد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وان شك فليس بمفسد وهذا هو الاصح، هندية: ۱/ ۱۰۳، الصلاة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹه، وفي الرد: صححه في البدائع، وتابعه الزيلعي والولوالجي، وفي المحيط: انه الاحسن، وقال الصدر الشهيد انه الصواب وفي الخانية، والخلاصة، انه اختيار العامة، وقال المحيط وغيره: رواه الثلجي عن اصحابنا حلية، شامي: ۱/ ۶۲۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

لئے ہے۔(۱)

عورت اذان نہیں دے سکتی

عورت اذان نہیں دے سکتی، لہٰذا اذان دینے کی ضرورت ہو تو مرد حضرات اذان دیا کریں۔(۲)

عورت اعتکاف کہاں کرے

☆......عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ گھر کی کسی خاص جگہ میں اعتکاف کرے اور گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں تو اعتکاف کے لئے گھر میں کسی جگہ کو مقرر

(۱)ویفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها ،الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۴، (قوله لیس من اعمالها) احتراز عما لو زاد رکوعا او سجودا مثلا فانه عمل کثیر غیر مفسد لکونه منها غیر انه یرفض ، لان هذا سبیل ما دون الرکعة،قلت : والظاهر الاستغناء عن هذا القید علی تعریف العمل الکثیر بما ذکره المصنف تامل ،(قوله ولا لاصلاحها) خرج به الوضوء والمشی لسبق الحدث فانهما لا یفسدانها ، الخ، شامی: ۱/ ۶۲۴ ، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب ، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره اذان جنب واقامته ...... واذان امرأة ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان ، ط: سعید کراچی. " وکره اذان المرأة فیعادندبا ، کذا فی الکافی،هندیة: ۱/ ۵۴، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیه کوئٹه. واما الذی یرجع الی صفات الموذن فانواع ایضا (منها) ان یکون رجلا، فیکره اذان المرأة باتفاق الروایات لانها ان رفعت صوتها فقد ارتکبت معصیة، وان خفضت فقد ترکت سنة الجهر ولان اذان النساء لم یکن فی السلف فکان من المحدثات وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم کل محدثة بدعة، ولو اذنت للقوم اجزأهم حتیٰ لا تعاد لحصول المقصود وهو الاعلام ،وروی عن ابی حنیفة انه یستحب الاعادة، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۰ ، فصل فی بیان سنن الاذان ، ط: سعید کراچی. ، وص: ۱/ ۳۷۲، ط: رشیدیه کوئٹه، ومن هذا لم یجز ان توذن المرأة. شامی: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، ،مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی.

کرلے۔(۱)

☆......اگر عورت رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے جاتی ہے اور وہ مکۃ المکرّمہ یامدینہ منورہ میں اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف نہ کرے بلکہ اپنی رہائش یاہوٹل میں جگہ مخصوص کرکے اعتکاف کرے۔(۲)

عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے

عورت اکیلی نماز پڑھے یا جماعت کے ساتھ دونوں صورتوں میں اقامت کے بغیر نماز پڑھے۔(۳)

عورت امام

عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے (لیکن مکروہ ہے)، بالغ اور نابالغ مردوں کی امام نہیں بن سکتی، اس لئے مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

(۱، ۲) والمرأة تعتكف فى مسجد بيتها إذا اعتكفت فى مسجد بيتها فتلك البقعة فى حقها كمسجد الجماعة فى حق الرجل...... ولو لم يكن فى بيتها مسجد تجعل موضعا منه مسجداً فتعتكف فيه، هندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع فى الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه.
رد المحتار: ۲/ ۴۴۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

(۳) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذا ن واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة، هندية: ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثانى فى الاذان، الفصل الاول فى صفته و احوال المؤذن، ط: رشيديه كوئٹه، وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ليس على النساء اذان ولا اقامة، ولانه ليس عليهن الجماعة، فلا يكون عليهن الاذان والاقامة الخ، بدائع: ۱/ ۱۵۲، فصل فى بيان محل وجوب الاذان، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۷۲، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا فى الهداية، ويكره امامة المرأة للنساء فى الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا فى صلاة الجنازة هكذا فى النهاية، فان فعلن وقفت الامام وسطهن وبقيامها

عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے

عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے، دن کی نماز ہو یا رات کی، عورتوں کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

جب بچی کی عمر سات سال ہو جاتی ہے تو والدین کے لئے بچی کو وضو اور نماز کا طریقہ وغیرہ سکھانا لازم ہو جاتا ہے، اور سات سال کی عمر ہونے کے بعد بچی کو نماز کے لئے حکم دینا اور اس سے نماز پڑھوانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے، اگر ماں باپ یہ ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو گنہگار رہوں گے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۲)

=وسطهن لاتزول الكراهة...... الخ، هندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه. (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة(قوله ولا يصح اقتداء الخ)المراد بالمرأة الانثى الشامل للبالغة وغيرها............... اقول: والحاصل ان كلاً من الامام والمقتدى اما ذكر او انثى او خنثىٰ، وكل منهما اما بالغ او غيره فالذكر البالغ تصح امامته للكل ولا يصح اقتداؤه الا بمثله، والانثىٰ البالغة تصح امامتها للانثى مطلقافقط مع الكراهة...... واما غير البالغ، فان كان ذكراً تصح امامته لمثله من ذكر وانثىٰ وخنثىٰ، ويصح اقتداؤه بالذكر مطلقافقط، وان كا ن انثىٰ تصح امامتها لمثلها فقط ،الخ ،شامي: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل " مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده " ط: سعيد كراچی.

(۱)ولا تجهر في الجهرية بل لوقيل بالفسادبجهرهالامكن بناء على ان صوتهاعورة، ردالمحتار: ۱/۵۰۴، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. و شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچی.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ : مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها و هم ابناء عشر وفرقوا بينهم في المضاجع، ابو داود : ۱/۷۷ ـ ۷۸، كتاب الصلاة، باب متىٰ يؤمر الغلام بالصلاة، ط: حقانيه ملتان، (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبي ينبغي ان يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات، آه، اقول: وقد صرح في احكام الصغار بانه يؤمر بالغسل اذا جامع وباعادة ما صلاه بلا وضوء لا لو افسد الصوم لمشقته عليه ، شامي: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة ، ط: سعيد كراچی.

اور جس وقت عورت کے جوان ہونے کا وقت معلوم ہو اس وقت سے نماز فرض ہو جاتی ہے،(۱) اور اگر جوان ہونے کا وقت معلوم نہ ہو، اور اس کی کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو اس صورت میں پندرہ سال کی عمر میں جوان ہونے کا حکم دیا جائے گا اس وقت سے نماز ادا کرنا لازم ہوگا، اگر اس کے بعد نماز نہیں پڑھے گی اس کی قضاء لازم ہوگی۔

اور جوان ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماہواری کا سلسلہ جاری ہو یا احتلام ہو، یا حمل ٹھہر جائے، یا منی خارج ہو، یعنی کریم (Cream) نما مادہ خارج ہو۔(۲)

عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت سجدہ میں کیسے جائے

''سجدہ میں عورت کیسے جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت قرأت آہستہ کرے

عورتوں کو کسی وقت بھی نماز کی قرأت بلند آواز سے کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو

---

(۱) (هی فرض عين على كل مكلف ...... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثى او عبدا، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال) والاصل هو الانزال والجارية بالاحتلام والحيض والحبل) ولم يذكر الانزال صريحا لانه قلما يعلم منها (فان لم يوجد فيهما) شئ (فحتىٰ يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتىٰ) لقصر اعمار اهل زماننا. الدر مع الرد: ۶/ ۱۵۳، (قوله بالاحتلام) قال فى المعدن: الاحتلام جعل اسما لما يراه النائم من الجماع، فيحدث معه انزال المنى غالبا فغلب لفظ الاحتلام فى هذا دون غيره من انواع المنام لكثرة الاستعمال.......... (قوله والاصل هو الانزال) فان الاحتلام لا يعتبر الا معه، والاحبال لا يتاتى الا به، شامی: ۶/ ۱۵۳، كتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام، الخ، ط: سعيد كراچی، المنی: هو الماء الابيض الغليظ الدافق الذى يتكون منه الولد، ويذهب منه الشهوة، وينكسر بخروجه الذكر، قال النسفى هو النطفة، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۵۱۲، ط: مير محمد كتب خانه.

ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت کا سر

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا

وہ عورت جس کی طرف انسانی نفس مائل ہوتا ہے جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے یا اس کے آگے ہو اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار تک رہی یعنی مرد کی پنڈلیوں یا ٹخنوں کے برابر میں ہو تو مرد کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر عورت مرد کی پنڈلی اور ٹخنے کے پیچھے ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

(۱) ولا تجهر في الجهرية، بل لو قيل بالفساد بجهرها لامكن بناء على ان صوتها عورة، ردالمحتار: ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. و شامى: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچى.

(۲)" والحكم فى الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها...... كالحكم فى الساق فاى عضو من هذه الاعضاء انكشف ربعه قدر اداء ركن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابى يوسف، حلبى كبير، ص: ۲۱۳، الشرط الثالث، ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وص: ۱۸۷، ط: نعمانية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۴۰۵-۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچى.

(۳) و(يفسدها) محاذاة المشتهاة بساقها، و كعبها فى الاصح، ولو محرما له او زوجة اشتهيت، ...... فى اداء ركن عند محمد او قدره عند ابى يو سف فى صلاة ولو بالايماء مطلقة...... مشتركة تحريمة، باقتدائهما بامام أو اقتدائها به فى مكان متحد ...... بلا حائل ...... الخ، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ص: ۳۲۹، ۳۳۰، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى. رد المحتار: ۱/۵۷۲ - ۵۷۵، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط :سعيد كراچى. الحنفية قالوا: اذا صلت المرأة المشتهاة بجنب الرجل ا و أمامه وهى ما مومة، بطلت صلاتها ، بشروط تسعة، الاول: ان تكون المرأة مشتهاة ، فاذا كانت صغيرة لا تشتهى فانه لا يضر، الثانى: ان تحاذى المرأة رجلا من المصلين بساقها و كعبها ، فانه يصح، الثالث ان تحاذيه فى اداء ركن اوقدر ركن ، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، اذا صلت المرأة جنب الرجل او أمامه وهى مقتدية، ويعبر عن ذلك بالمحاذات ط: دار الفكر ،بيروت.

عورت کی اذان

عورت کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر عورت نے اذان دی تو اذان دوبارہ دینی چاہیئے، اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی، اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

عورت کی اقتدا

☆......عورت کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے، مرد کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

☆......بالغ عورت کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

عورت کی امامت

عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی، اگر کوئی مرد عورت کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو

---

(۱) ویکره اذان جنب .... و اذان امرأة .... ویعاد اذان جنب ندبا، وقیل وجوبا .... وکذا یعاد أذان امرأة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب، ط: سعید کراچی، وفی فتح القدیر: (قوله وکذالک المرأة تؤذن معناه یستحب ان یعاد لیقع علی وجه السنة) فحاصله انه یکره اذان جماعة ویعاد اذان الصبی الذی لا یعقل والمرأة........ لعدم الاعتماد علی اذان هؤلاء فلا یلتفت الیهم ...... الخ، باب الاذان: ۱/ ۲۲۰، ط: دا راحیاء التراث العربی، هندیة: ۱/ ۵۴، کتاب الصلاة، ، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی، بدائع: ۱/ ۱۵۰، فصل فی بیان سنن الاذان، ط: سعید کراچی.

(۲) امامة الرجل للمرأة جائزة اذا نوی الامام امامتها ولم یکن فی الخلوة ...... ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة، هندیة ۱/ ۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث ط: رشیدیة ردالمحتار: ۱/ ۵۷۷، کتاب الصلاة، باب الامامة: ط: سعید.

(۳) ولا یصح اقتداء البالغ بغیر البالغ فی الفرض وغیره هو الصحیح "حلبی کبیر، ص: ۵۱۶، فصل فی الامامة، الخامس فیمن لا یصح الاقتداء به فی حق البعض، ط: سهیل. و ص: ۴۴۴، ط: نعمانیه کوئٹه، ردالمحتار: ۱/ ۵۷۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید.

مرد کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور عورت عورت کی امامت کر سکتی ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے خواتین اکیلی اکیلی تنہا نماز پڑھیں، جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔(۱)

عورت مرد کی نماز میں فرق

''نماز میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں آجائے

اگر عاقل بالغ عورت جماعت کی نماز میں مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے اور دونوں ایک ہی نماز کے تحریمہ میں شریک ہوں، دونوں کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، اور عورت پاگل، حیض اور نفاس والی بھی نہ ہو، اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار میں مرد کے برابر میں ہو، دونوں ایک ہی امام کے مقتدی ہوں، اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو، یا عورت مقتدی ہو اور مرد نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، تو ایسی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، مرد پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱)"ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الافي صلاة الجنازة هكذافي النهاية،فان فعلن وقفت الامام وسطن وبقيامها وسطهن لا تزول الكراهة......" الخ هندية: ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث. ط: رشيدية، ردالمحتار: ۱/ ۵۶۷،باب الامامة ،ط:سعيد،بدائع الصنائع: ۱/ ۳۸۷، كتاب الصلاة،فصل في بيان من يصلح الامامة في الجملة،ط:رشيدية كوئته، و: ۱/ ۵۷،ط:سعيد.

(۲) "لو حاضت امرأة أو صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلا أو تقدمت عليه قدرركن وصلاتهما مطلقة مشتركة تحريمة واداء واتحد المكان والجهة بلا حائل ونويت امامتها فسدت صلاة الرجل "حلبي كبير،ص: ۵۲۱،فصل في الامامة، السادس في الموقف،ط:سهيل، وص: ۴۴۹، ط:نعمانية كوئته. هندية: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة ، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم. ط:رشيدية،رد المحتار: ۱/ ۵۷۲-۵۷۵، باب الامامة،ط:سعيد، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۹، ۳۳۰،باب مايفسد الصلاة ط: قديمي. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۲۹۶ مبطلات الصلاة ،ط :دار الفكر ''عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہوجانا'' کی تخریج کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو

☆......عورتیں جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ اس سے مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر عورتیں محرمات میں سے ہیں، تب بھی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر انفرادی نماز میں عورت مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔لیکن مکروہ ہوگی اس لئے عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو۔(۳)

عورت مقتدی ہے

اگر مقتدی عورت ہے تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو، خواہ عورت ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں دونوں صورتوں میں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔(۴)

(۱) انظر الی الحاشیۃالسابقۃ.

(۲) (ومحاذات المشتھاۃ...... ولو محرما لہ أو زوجۃ اشتھیت ولو ماضیا کعجوز شوھاء)أطلق فیھا فعمت الحر ۃو الامۃ والاجنبیۃ والزوجۃ والعجوز الشوھا ء "مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۳۲۹، کتاب الصلا ۃ، باب ما یفسد الصلا ۃ،ط:قدیمی.ردالمحتار ۱/ ۳۷۲، باب الامامۃ، ط: سعید.

(۳) الخامس کون الصلا ۃ مشترکۃ من حیث التحریمۃ بأن تبنی المرأۃ تحریمتھا علی تحریمۃ الرجل أو ینیا تحریمتھما علی تحریمۃ ثا لث فلا تفسد المحاذاۃ فیما اذا صلیا صلا ۃ واحدۃ منفردین أو مقتدیا أحد ھما باما م ولم یقتد بہ الآخر "حلبی کبیر،ص: ۵۲۲ ـ ۵۲۳.شروط المحاذات، ط:سھیل اکیڈمی. ردالمحتار: ۱/ ۵۷۳، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ،ط:سعید، وقید بالاشتراک لان محاذاۃالمصلیۃ لمصل لیس فی صلا تھا لا تفسد صلا تہ لکنہ مکروہ کما فی فتح القدیر البحر: ۱/ ۳۵۵ باب الامامۃ ،ط، سعید.

(۴) (قولہ ویقف الواحد عن یمینہ والاثنان خلفہ).... واحترز بہ عن المرأۃفانھا لا تکون الا خلفہ، البحر: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. وفی الطحطاوی علی المراقی: اما الواحدۃ فتتأخر الا اذا اقتدت بمثلھا ،حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ،ص: ۳۰۵،باب الامامۃ، فصل فی بیان الاحق بالامامۃ، وترتیب الصفوف ،ط: قدیمی کراچی.

عورت نمازی کے آگے سے گذری

اگر نمازی کے آگے سے عورت گذر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

عورتوں کا بیٹھنا

عورتوں کو پہلے اور دوسرے قعدے میں بائیں سرین (کولھے) کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینے چاہئیں، اس طرح کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔(۲)

عورتوں کا جماعت کے لئے جانا

موجودہ زمانہ میں بلکہ بہت پہلے سے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد اور عیدگاہ میں جانا مکروہ ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے ہی میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔(۳)

---

(۱) و اما الثالث وهو مرور المار في موضع سجود المصلي فانما لا يفسد ها عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة او حماراً او كلبا اوغيرها، البحر الرائق: ۲/۵، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۴، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وليس تورك المـرأة بأن تجلس على اليتها وتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلها من تحت وركها اليمنىٰ لانه استرلها، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۶۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ويكره حضور هن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتى به لفساد الزمان، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجدية.

عورتوں کا سجدہ

خواتین سجدے میں دونوں کہنیاں زمین پر بچھا کر رکھیں، اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا

عورتوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو، مخفی مقام پر چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضلیت اور زیادہ ثواب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک خاتون کمرہ میں نماز پڑھے یہ صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔(۲)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز

– کوئٹہ. البحر الرائق: ۱/۳۵۸، بب الامامة، ط: سعید کراچی. عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: صلوة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها، وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها، ابو داؤد: ۱/۹۱، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، ان عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت، لو ادرک رسول الله ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعه نساء بنی اسرائیل، ابو داود: ۱/۹۱، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد،(قوله ولا یحضرن الجماعات) لقوله تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الخ، البحر: ۱/۳۵۸،باب الامامة،ط:سعید کراچی.مسلم: ۱/۱۸۳،باب خروج النساء الی المساجد.

(۱)واما المرأة فانها تنخفض ای تتطا من وتتسفل فی السجود وتلزق بطنها بفخذیها وتضم ضبعیها، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۲۸۰، ط: نعمانیه کوئٹه، هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲)انظر الحاشیة السابقة رقم ۳ فی الصفحة الماضیة.

پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔(مسند الفردوس)(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی، کیونکہ خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا، نئے نئے احکام نازل ہو رہے تھے، وہ مقدس دور تھا اس کو ''خیر القرون'' کا دور فرمایا گیا، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا، اس کی شکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حالت دیکھتے جو حضرت عمرؓ نے دیکھی ہے تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔(۲)

ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے، اور یہ حکم عام ہے حرم شریف ہو یا مسجد نبوی ہو، پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو، سب کے لئے یہی حکم ہے، البتہ حرمین کا مسئلہ محبت کا اور جذباتی ہے اس لئے منع نہ کیا جائے۔

عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ

واشنگٹن کا ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ کس قدر تر و تازہ اور خوبصورت ہو جاتا ہے، تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اٹھائیں، اور کریموں سے ان کی جان چھوٹ جائے۔(خطبات فقیر: ۱/ ۲۰۰)

مزید ''سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) صلاۃ المراۃ وحدھا تفضل علی صلاتھا فی الجمع بخمس وعشرین درجۃ، کنز العمال: ۱۶/ ۳۱۶، رقم الحدیث[۴۵۱۸۷] فرع فی خروج النساء للصلاۃ، ط: موسسۃ الرسالۃ.

(۱) ان عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل، (ابو داود: ۱/ ۹۴، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، ط: مکتبہ رحمانیہ لاھور، نیز ''عورتوں کا جماعت کے لئے جانا'' کے عنوان تحت تخریج دیکھیں۔

عورتوں کی امامت کرنا

اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا کوئی محرم عورت نہ ہو، تو مرد کے لئے صرف اجنبی عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا ماں بہن یا بیوی جیسی محرم موجود ہے تو پھر امامت مکروہ نہیں۔ (۱)

عورتوں کی جماعت

☆......عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، عورتوں کو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے، تاہم اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں، مقتدی اور امام دونوں عورت ہیں تو امام عورت کو مقتدی عورتوں کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہیئے، آگے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں، خواہ مقتدی ایک ہو یا ایک سے زائد ہو ہر صورت میں امام عورت بیچ میں کھڑی ہوگی۔ (۲)

☆......تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ گھر میں پردہ کے ساتھ اکیلے میں نماز پڑھیں جماعت نہ کریں اس میں ثواب زیادہ ہے۔ (۳)

اور تنہا عورتوں کی جماعت سے مراد امام اور مقتدی دونوں عورت ہیں۔

عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

☆......موجودہ دور میں فتنہ فساد کی وجہ سے عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

---

(۱) تکره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا يكره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی۔

(۲، ۳) عنوان ''عورت کی امامت'' کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

اور جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔(۱)

☆......تاہم اگر عورت جماعت میں شریک ہوجائے تو مرد اور بچوں سے پچھلی صف میں کھڑی ہو۔(۲)

عورتوں میں مشہور ہے

عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، جب بھی نماز کا وقت ہوجائے عورتوں کے لئے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں

عورتوں کو فجر کی نماز جلدی یعنی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور باقی تمام

---

(۱) ویکره حضورهن الجماعةولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقا ولو عجوزا ليلا على المذهب المفتى به لفساد الزمان، الدرمع الرد: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة: ط: سعيد، مراقى الفلاح، ص: ۳۰۴، باب الامامة فصل فى بيان الاحق بالامامة ط، قديمى، هندية: ۱/ ۸۹، الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجديه، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵، كتاب الصلاة، صلاة الجماعة، فصل فى بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد. و: ۱/ ۳۸۵، فصل فى بيان من يصلح للامامة فى الجملة: ۱/ ۳۸۸ ط: رشيدية كوئته، بدائع: ۱/ ۲۷۵، فصل فى صلاة العيدين، فصل واما شرائط وجوبها، ط، سعيد.

(۲) " ويصف الرجال ...... ثم يصف الصبيان ...... ثم الخناثى...... ثم يصف النساء ان حضرن والا فهن ممنوعات عن حضور الجماعات، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۰۶ ـ ۳۰۸ باب الامامة، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى كراچى. رد المحتار: ۱/ ۵٦۸ ـ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۳) يستحب الاسفار وهو التاخير للاضاءة بالفجر ...... للرجال الا فى مزدلفة للحاج، فان التغليس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها كما هو فى حق النساء دائما لانه اقرب للستر وفى غير الفجر الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، مراقى الفلاح، ص: ۱۸۰ ـ ۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمى وتحته فى الطحطاوى: وقيل: الافضل لهن الانتظار فى كل الصلوات مطلقا كما فى النهر عن القنية، رد المحتار: ۱/ ۳٦٦، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. الافضل للمرأة فى الفجر الغلس وفى غيرها الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، البحر: ۱/ ۲۴۷، كتاب الصلاة، قوله وندب تاخير الفجر، ط: سعيد كراچى.

نمازیں مسجد میں جماعت ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں

عورتوں کے لئے فجر کی نماز ہمیشہ کے لئے اندھیرے یں پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عیدالاضحیٰ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو"عیدالاضحیٰ" کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں خوشی اور عید کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط، عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے، اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۳)

(۲،۱) پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر (۳) ملاحظہ کیجئے۔

(۳) وهي واجبة...... تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة كذا في الهداية ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة الا الخطبة كذا في الخلاصة فانها سنة بعد الصلاة، وتجوز الصلاة بدونها،هندية: ۱/۱۴۹ - ۱۵۰ كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئثه. سمي العيد بهذا الاسم لان لله تعالىٰ فيه عوائد الاحسان اى انواع الاحسان العائدة على عباده في كل عام منها الفطر بعد المنع عن الطعام وصدقة الفطر واتمام الحج بطواف الزيارة ولحوم الاضاحي وغير ذلك، ولان العادة فيه الفرح والسرور والنشاط والحبور غالبا بسبب ذلك. رد المحتار: ۲/۱۶۵، باب العيدين ط: سعيد كراچي. وكذا يجب الاستماع لسائرا لخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد. الدر مع الرد: ۲/۱۵۹، ط:سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۶۱۶، كتاب الصلاة، فصل في صلاة العيدين ط: رشيدية كوئثه.

عید الفطر

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ''عید الفطر'' کہتے ہیں ،اور یہ اسلام میں عید اور خوشی کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۱)

عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے

عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھانے کے بعد باندھ لے، ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھنا کسی سے ثابت نہیں۔(۲)

عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا

☆......عید کی نماز ایک ہی جگہ پر دو مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اگر دوسری جماعت کی

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) " قوله : ولذا يرسل يديه اى فى اثناء التكبيرات ويضعهما بعد الثالثة كما فى شرح المنية لان الوضع سنة قيام طويل فيه ذكر مسنون، رد المحتار: ۱۷۵/۲، باب العيدين ، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱۵۰/۱، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱۶۲/۲، باب العيدين ،ط: سعيد كراچى. تحت سرته(عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام فى ظاهر المذهب، وعندمحمد سنة القراء ة فيرسل حال الثناء وعندهما يعتمد فى كل قيام فيه ذكر مسنون كحالة الثناء والقنوت ، وصلاة الجنازة ويرسل بين تكبيرات العيدين اذ ليس فيه ذكر مسنون،مراقى الفلاح حاشية الطحطاوى،ص: ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب،ط:قديمى كراچى.

ضرورت ہو تو کسی اور جگہ پر اس کا انتظام کریں (۱) اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ہونا ضروری ہے، جس نے پہلی مرتبہ نماز ادا کرلی ہے اور بحیثیت امام نماز پڑھائی ہے وہ دوسری جماعت میں امام نہیں بن سکتا۔ (۲)

☆......اگر کوشش کے باوجود دوسری جماعت کے لئے دوسری جگہ میسر نہ ہوئی، اور نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسی جگہ پر دوسری جماعت کی اجازت ہوگی، مگر دوسری جماعت میں امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔ (۳)

عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

عیدین کی نماز کی تکبیروں میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ ہم نے تیری کبریائی، عظمت اور جلال کے سامنے اپنی بڑائی اور عظمت کو چھوڑ

---

(۱) وتجوز اقامة صــــلاة العيد فی موضعين ،هندية: ۱/ ۱۵۰، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين ،ط: رشيدية كوئٹه، تؤدی بمصر، فتاویٰ رحيميه :۶/ ۱۵۰، باب الجمعة والعيدين، ط: دار الاشاعت کراچی، ایک عید گاہ میں عید کی نماز دوبارہ پڑھنے سے نماز صحیح تو ہو جائے گی، مگر جن عوارض کی وجہ سے مسجد میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے وہ یہاں بھی ہیں، الخ، احسن الفتاویٰ: ۴/ ۱۳۵، باب الجمعة والعيدين، ط: سعيد كراچی. (ولا يصليها وحده ان فاتت مع الامام) ولو بالافساد اتفاقا فی الاصح كما فی تيمم البحر، وفيها يلغز :ای رجل أفسد صلاة واجبة عليه ولا قضاء (و) لو امكنه الذهاب الی امام آخر فعل لانها (تؤدی بمصر) واحد (بمواضع) كثيرة (اتفاقا) الدر مع الرد: ۲/ ۱۷۵، ۱۷۶، باب العيدين، مطلب امر الخليفة لا يبقیٰ بعد موته، ط: سعيد كراچی.

(۲)والامام لو صلاها مع الجماعة، وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت او لم يخرج، هندية: ۱/ ۱۵۱، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) فتاویٰ رحيميه :۶/ ۱۵۳، باب الجمعة، والعيدين، ط: دار الاشاعت كراچی.

دیا، ہر قسم کی بزرگی اور بلندیوں کا تو ہی مالک ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۱)(۱)

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ

عید کے دن لوگوں کو عید کی نماز پڑھنے کے لئے بلانے کی چیزیں کثرت سے موجود ہیں اور تکبیر وتحمید اور تہلیل جو کہ عید کے دن میں مشروع ہیں وہ بھی اسی غرض کے لئے ہیں تا کہ غافل لوگوں کو اطلاع ہو جائے ،اس لئے اذان اور اقامت کا حکم ساقط ہوا، کیونکہ اذان اور اقامت اعلان اور اطلاع کے لئے ہوتی ہیں، تا کہ غافل ہوشیار ہو جائیں، اور یہ بات عید کے دن میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ (فتوحات مکیہ......احکام اسلام ص ۸۱)(۲)

عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا

اگر غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے لئے جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا انتظام نہیں ہے تو کوئی حجرہ یا ہال کرایہ پر لے کر جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) اقول: السر فی ذلک ان رفع الیدین فعل تعظیمی ینبه النفس علی ترک الاشغال المنافية للصلاة ،والدخول فی حیز المناجاة، فشرع ابتداء کل فعل من التعظیمات الثلاث به لتنتبه النفس لثمرة ذلک الفعل مستأنفا ، وهو من الهیآت ، حجة الله البالغة، : ۲/ ۱۰، اذکار الصلاة، وهیآتها المندوب الیها ،ط: کتب خانه رشدیه دهلی، واما الرفع الایدی فیها ، فاشارة الی انه ما بایدینا شئی مما ینسب الینا من ذلک الخ الفتوحات المکیة : ۱/ ۵۱۹، وصل فی فصل التکبیر فی صلاة العیدین ،ط: دار صادر بیروت.

(۲) ولما توفرت الدواعی علی الخروج فی هذ الیوم الی المصلی من الصغیر والکبیر ، وما شرع من الذکر المستصحب للخارجین سقط حکم الاذان والاقامة لانهما للاعلام لینبه الغافلین والتهیؤ هنا حاصل، فحضور القلب مع الله یغنی عن اعلام الملک بلمته التی هی بمنزلة الاذان والاقامة للاسماع الخ،الفتوحات المکیة: ۱/ ۵۱۸ ،فصل فی فصل صلاة العیدین حکما واعتبارا، فصول ما اجمع علیه اکثر العلماء ،ط: دار صادر بیروت.

(۳) فتاوىٰ رحیمیه: ۶/ ۱۶۹ ، باب الجمعة والعیدین، نمازعید کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا، ط: دار الاشاعت کراچی.

عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ

چونکہ عید کے دن کھانے پینے، پہننے اور لہولعب میں مشغول ہوکر اللہ تعالیٰ کی بزرگی وجلال اور عظمت کو بھول جانے کا قوی اندیشہ تھا لہٰذا ایسے لوگوں کی تنبیہ کے لئے عیدین کی نماز میں زیادہ تکبیرات شامل کی گئی ہیں، تاکہ یہ بات ذہن میں رہے کہ ''اے خدا! تمام کبرو عظمت تیرا حق ہے، ہم سب ہیچ ہیں''۔ (فتوحات مکیہ، احکام اسلام ص ۸۱) (۱)

عید کی نماز میں سورج کا زوال ہوگیا

اگر عید کی نماز کے دوران سورج کا زوال ہوگیا، تو عید کی نماز باطل ہوجائے گی،

(۱) زيادة التكبير في صلاة العيدين على التكبير المعلوم في الصلوات تؤذن بامر زائد يعطيه اسم العيد فانه من العودة فيعاد التكبير لانها صلاة عيد فيعاد كبرياء الحق تعالى قبل القراء ة لتكون المناجاة عن تعظيم مقرر مؤكد ،لان التكرار تاكيد للتثبيت في نفس الموكد من اجله مراعاة لاسم العيد اذكان للاسماء حكم و مرتبة عظمىٰ فان بها شرف آدم على الملائكة فاسم العيد اعطى اعادة التكبير ، لان الحكم له في هذا الموطن وبعد القراء ة في مذهب من يراه لاجل الركوع في صلاة العيد وسبب ذلک ان العيد لما كان يوم فرح و زينة و سرور واستولت فيه النفوس على طلب حظوظها من النعيم ، وايدها الشرع في ذلک بتحريم الصوم فيه، وشرع لهم اللعب في هذا اليوم والزينة وفي هذا اليوم لعبت الاحابشة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف ينظر اليهم وعائشة رضى الله عنها خلفه صلى الله عليه وسلم ، وفي هذا اليوم دخل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مغنيتان فغنتا في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسمع ، ولما اراد ابو بكر الصديق رضى الله عنه حين دخل ان يغير عليهما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهما يا ابا بكر فانه يوم عيد فلما كان هذا اليوم يوم حظوظ النفوس شرع الله تضاعف التكبير في الصلاة ليتمكن من قلوب عباده ما ينبغي للحق من الكبرياء والعظمة لئلا تشغلهم حظوظ النفوس عن مراعاة حقه تعالىٰ بما يكون عليهم من اداء الفرائض في اثناء النهار اعنى صلاة الظهر والعصر وباقي الصلوات قال الله تعالىٰ "ولذكر الله اكبر" يعني في الحكم الخ الفتوحات المكية: ۱/ ۵۱۸ - ۵۱۹، وصل في فصل التكبير في صلاة العيدين، وصل في اعتبار هذ الفصل، ط: دار صادر بيروت.

اوراس کی قضاء بھی نہیں۔(۱)

عیدین

عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں، اس لئے خواتین عید کی نماز کے لئے عیدگاہ یا مسجد میں نہ جائیں اور گھر میں بھی عید کی نماز نہ پڑھیں۔(۲)

عیدین کا وقت

عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد جب پندرہ منٹ ہو جاتا ہے اور اشراق کا وقت ہو جاتا ہے تو شروع ہوتا ہے، اور سورج زوال ہونے تک باقی رہتا ہے،

(۱)(ویفسدها...... زوالها ای الشمس فی صلاة العیدین) لفوات شرطها وهو وقت الضحی، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۲۶ـ۳۲۸، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، ردالمحتار: ۱/۶۱۰، باب الاستخلاف، المسا ئل الاثناء عشریة، ط: سعید کراچی، وباب العیدین: ۲/۱۷۱ـ۱۷۲، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۶۰، باب العیدین، ط: سعید کراچی.

(۲)(قوله وشرط وجوبها) الاقامة والذکورة والصحة والحریة الخ)فلا تجب علی مسافر ولا علی امرأة.......... لان المسافر یحرج فی الحضور وکذا المریض والاعمیٰ والعبد مشغول بخدمة المولیٰ والمرأة بخدمة الزوج ، فعذروا دفعا للحرج والضرر ، البحر : ۲/۱۵۱، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی... ولذا لا تجب علی المرأة الخ، شامی: ۲/۱۵۴، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی. (تجب صلاتها) فی الأصح(علی من تجب علیه الجمعة بشرائطها) المتقدمة، الدر مع الرد: ۱/۱۶۶، باب العیدین، ط: سعید کراچی، والسادس (الجماعة) واقلها ثلاثة رجال ، الدر مع الرد: ۲/۱۵۱ (قوله واقلها ثلاثة رجال) .... واحترز بالرجال عن النساء والصبیان فان الجمعة لا تصح بهم وحدهم لعدم صلاحیتهم للامامة فیها بحال ، شامی: ۲/۱۵۱، باب الجمعة، مطلب فی قول الخطیب ، قال الله تعالیٰ: أعوذ بالله من الشیطان الرجیم ، ط: سعید کراچی. البحر : ۲/۱۵۰، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی. (ویکره حضور هن الجماعة) ولو لجمعة وعید ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا لیلا) علی المذهب المفتیٰ به لفساد الزمان الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة ، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی، ط: سعید کراچی.

عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عیدین کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عیدین کی نماز

اگر عیدین کی نماز میں سہو سجدہ لازم ہو تو سجدۂ سہو کرنا ضروری نہیں ہے اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

☆......عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) ووقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبله بل تكون نفلا محرما الى الزوال باسقاط الغاية، الدر المختار: وفى الرد: يندب تعجيل الاضحى لتعجيل الاضاحى وتاخير الفطر ليودى الفطرة كما فى البحر، باب العيدين: ۲/ ۱۷۱، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۰، باب العيدين، ط: سعيد كراچى. مراقى الفلاح، ص: ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمى كراچى.

(۲) السهو فى الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو فى العيدين والجمعة لئلا يقع الناس فى فتنة كذا فى المضمرات ناقلا عن المحيط، هنديه: ۱/ ۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، رد المحتار: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۳) ويكره التنفل قبل صلاة العيد فى المصلى اتفاقا وفى البيت عندعامتهم وهو الاصح لان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فصلى بهم العيد لم يصل قبلها ولا بعدها متفق عليه ويكره التنفل بعدها اى بعد صلاة العيد فى المصلى فقط فلا يكره فى البيت على اختيار الجمهور، مراقى الفلاح، وتحته فى الطحطاوى، سواء من تجب عليه صلاة العيد، وغيره حتىٰ يكره للنساء ان يصلين الضحىٰ يوم العيد قبل صلاة الامام، حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۵۳۱ - ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمى كراچى. رد المحتار: ۲/ ۱۶۷ - ۱۶۸، باب العيدين، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۰، باب صلاة العيدين، ط: سعيد كراچى.

☆......عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے عورتوں کے لئے بھی گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد عورتوں کے لئے گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا

عید کے دن عیدین کی نماز کے بعد مسجد اور عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

عیدین کے لئے جماعت شرط ہے

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے،(۳) جماعت کے بغیر اکیلے میں عید کی نماز پڑھنے سے عید کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اگر کسی کو عید کی نماز نہیں ملی تو اس کا متبادل نہیں ہے لہٰذا عید کی نماز میں سستی نہ کرے۔(۴)

عیدین میں تکبیر زائد کہنا

عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد

(۱، ۲) انظر الی الحاشية السابقة.

(۳) (قوله تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة) افاد ان جميع شرائط الجمعة وجوبا وصحة شرائط للعيد الا الخطبة، البحر الرائق: ۱۵۸/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱۵۰/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار: ۱۶۶/۲، باب العيدين ط: سعيد كراچی.

(۴) والامام لو صلاها مع الجماعة وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت او لم يخرج هكذا فی التبيين، هندية: ۱۵۲/۱ الباب السابع عشر فی صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار: ۱۷۵/۲، باب العيدين، ط:سعيد كراچی. وفی البحر: (قوله ولم تقض ان فاتت مع الامام) لان الصلاة، بهٰذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط لا تتم بالمنفرد فمراده نفی صلاته وحده، الخ، باب العيدين، : ۱۶۲/۲، ط: سعيد كراچی.

سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے مسلسل تین تکبیریں کہنا، اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہنا واجب ہے۔(۱)

عیدین میں جماعت شرط ہے

عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عیدین کی نماز پڑھنے سے عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوگی، عیدین کی نماز فوت ہونے کی صورت میں اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔(۲)

عیدین میں جہری قرأت کی وجہ

''جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ویصلی الامام رکعتین فیکبر تکبیرة الافتتاح ثم یستفتح ثم یکبر ثلاثا ثم یقرأ جهرا ثم یکبر تکبیرة الرکوع فاذا قام الی الثانیة قرأ ثم کبر ثلاثا ورکع بالرابعة فتکون التکبیرات الزوائد ستا ثلاثا فی الاولیٰ وثلاثا فی الاخری...... وتکبیرات العید واجبة. هندیة: ۱/۱۵۰، ۱۵۱، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۱۷۲ ـ ۱۷۴، کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید کراچی.

(۲) ''عیدین کے لئے جماعت شرط ہے'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

غ

غافل کی نماز

جو شخص نماز تو پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل اللہ سے غافل ہے، اور نفسانی خواہشات اور جسمانی لذات میں لگا ہوا ہو، اس کی نماز سے فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن اس سے اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔ (۱)

غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ

ہمارے ملک میں آفتاب غروب ہونے سے شفق ابیض غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتس منٹ تک ہوتا ہے۔ (۲)

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وينبغي ان يعرف الناس ان الغرض الحقيقي من الصلاة انما هو اشعار القلب بعظمة الاله الخالق حتىٰ يكون منه على وجل فيأتمر بامره م وينتهي عما نهاه عنه ،وفي ذلك الخير كله للنوع الا نساني لان من يفعل الصالحات ويجتنب السيئات لا يصدر عنه للناس الا المنفعة والخير اما الذى ياتي بالصلاة قلبه غافل عن ربه مشغول لشهواته النفسانية وملاذه الجسمانية ، فان صلاته وان اسقطت عنه الفرض عند بعض الائمة ، ولكنها في الحقيقة لم تثمر الثمرة المطلوبة منها انما الصلاة الكاملة هي التي قال الله في شانها " قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۲ـ ۱۷۳ ، كتاب الصلاة، حكمة مشروعتها، ط: دار الفكر بيروت.

(۲)[فائدة] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق على آفندى الداغستاني ان التفاوت بين الفجر ين و كذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج ، شامي: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلا ة،والسلام قبل البعثة،وص: ۱/ ۳۶۱،[تنبيه]مطلب في الصلاة، الوسطىٰ ، ط:سعيد كراچي. عمدة الفقه، ۱/ ۲۶ ، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے ط: ادارہ مجددیہ، کراچی۔

غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا

☆......غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مگر جان بوجھ کر مجبوری کے بغیر غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مالک سے اجازت حاصل کر لی جائے تا کہ کراہت ختم ہو جائے، اور ایسی صورت میں مالک کو بھی اجازت دیدینی چاہیئے کہ یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی جگہ پر مسجد بن گئی اور صدقہ جاریہ کا سبب بن گیا، اور موت کے بعد آرام سے رہنے کا سبب بن گیا۔(۱)

اور لوگوں کو چاہیئے کہ کسی کی شخصی زمین پر مسجد بنانے سے پہلے مالک سے اجازت لیں، اجازت کے بغیر کسی کی شخصی زمین پر مسجد ہرگز ہرگز نہ بنائیں ورنہ اجازت کے بغیر بنانے والا گنہگار ہوگا۔(۲)

☆......ہاں اگر حکومت کسی جگہ پر ضرورت کے مطابق مسجد نہیں بنائی اور وہاں کے لوگوں کے لئے مسجد کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں وہاں کے لوگوں کے لئے حکومت کی ایسی جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت ہوگی جو جگہ کسی منصوبہ میں داخل اور شامل

(۱، ۲)" وتكره في ارض الغير بلا رضاه واذا ابتلى بالصلاة في أرض الغير و ليست مزروعة أو الطريق ان كانت لمسلم صلى فيها وان كانت لكافر صلى في الطريق مراقي الفلاح وتحته في الطحطاوي: (قوله صلى فيها) لان الظاهر أنه يرضى بها لأنه ينال أجراً من غير اكتساب منه كتاب الصلاة فصل في المكروهات، ص: ۳۵۸ ط: قديمي. الصلاة في أرض مغصوبة جائزة ولكن يعاقب بظلمه فما كان بينه وبين الله تعالى يثاب وما كان بينه وبين العباد يعاقب كذا في مختار الفتوى. هندية: ۱/۱۰۹. كتاب الصلاة الباب السابع الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها ط: رشيديه وفي الواقعات: بنى مسجدا على سور المدينة لا ينبغي أن يصلى فيه لأنه حق العامة فلم يخلص لله تعالى كالمبنى في أرض مغصوبة اه، رد المحتار: ۱/۳۸۱، كتاب الصلاة مطلب في الصلاة في الأرض المغصوبة ودخول البساتين وبناء المسجد في أرض الغصب ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۵۳۰. فصل في أحكام المسجد. ط :نعمانية كوئته.

نہیں ہے۔(۱)

غلام کی امامت

غلام کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر غلام عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

اور غلام کو امام بنانا اس لئے مکروہ ہے کہ اکثر غلام کو آقا کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔(۲)

غلط پڑھنے کے بعد صحیح کرلیا

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن اس نے پھر اسی رکعت میں اس کی تصحیح کرلی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا

---

(۱)ووقف مسجد للمسلمين واجب على الامام من بيت المال والا فعلى المسلمين. الدر المختار وفي الرد: (قوله ووقف مسجد) أى فى كل بلدة على الظاهر (قوله والا) أى وان لم يفعل الامام فعلى المسلمين كتاب الايمان مطلب فى أحكام النذر: ٣/٧٣٦. ط: سعيد. وفى البحر: وفى الخانية؛ طريق للعامة وهى واسع فبنى فيه أهل المحلة مسجدا للعامة ولا يضر ذلك بالطريق قالوا لابأس به وهكذا روى عن أبى حنيفة ومحمد لان الطريق للمسلمين والمسجد لهم أيضا، كتاب الوقف فصل فى أحكام المساجد: ٤/٢٥٥. ط: سعيد. هندية: ٢/٤٥٦. كتاب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله كره امامة العبد والاعرابى والفاسق والمبتدع والاعمى وولد الزنا)...... وأما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس فى الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرا للأجر ولان العبد لا يتفرغ للتعلم .. وينبغى أن يكون كذلك فى العبد وولدالزنا اذا كان أفضل القوم فلاكراهة اذالم يكونا محتقرين لعدم العلة للكراهة. البحرائق ج ١ ص/٣٤٨، ٣٤٩. كتاب الصلاة باب الامامة رد المحتار ج ١ ص/٥٥٩ باب الامامة ط: سعيد.

لازم ہے۔(۱)

غلطی بتانے میں جلدی کرنا

اگر امام قرأت میں اٹک جائے یا کوئی آیت بھول جائے ،تو مقتدی کے لئے فوری طور پر غلطی بتانا مکروہ ہے، بلکہ کچھ انتظار کر کے غلطی بتانا چاہیئے ۔(۲)

غلطی سے سہو سجدہ کرلیا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غلطی سے معنی بدل جائے

☆......اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی اس طرح بدل گیا کہ اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے،خواہ وہ عبارت قرآن مجید کی دوسری جگہ موجود ہو یا نہ ہو،تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی بدل گیا،لیکن اس کا اعتقاد رکھنا کفر

---

(۱)ذکر فی الفوائد: لوقرأ فی الصلاۃ بخطأ فاحش ثم رجع وقرأ صحیحا قال عندی صلاته جائزة.ھندیة : ۱/ ۸۲. کتاب الصلاۃ الباب الخامس فی صفة الصلاۃ،الفصل الخامس فی زلة القارئی:ط رشیدیة کو ئٹه.

(۲) ویکرہ للمقتدی أن یعجل با لفتح لأ ن الامام ربما یتذکر فیکون التلقین من غیر حاجة (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح:باب ما یفسدالصلاۃ، ص: ۳۳۴.ط: قدیمی) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامه من ساعته (البحر الرائق: کتاب الصلاۃ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا: ۲/ ۱۰. رشیدیة): ۲/ ۶.ط: سعید رد المحتار مطلب المواضع التی لا یجب فیھا رد السلام: ۱/ ۶۲۳،ط:سعید).

(۳) وان غیر المعنی تغیرا فاحشا بان قرأ ''وعصی ادم ربه'' بنصب المیم رفع الرب وما أشبه ذلک مما لو تعمد به یکفر اذا قرأ خطا فسدت صلاته الخ(ھندیة: الفصل الخامس فی زلة القاری: ۱/ ۸۱. رشیدیة)شامی: کتاب الصلاۃ: مطلب مسائل زلة القاری: ۱/ ۶۳۱)ط: سعید.

نہیں، لیکن وہ عبارت پورے قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆...... معنی میں تغیر آ گیا ہے، اور وہ معنی وہاں مناسب نہیں، اگر چہ وہ لفظ قرآن مجید میں ہے، نماز فاسد ہو جائے گی۔(اس میں احتیاط ہے)۔(۲)

☆...... غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر آ گیا ہے یعنی لفظ بے معنی ہو گیا ہے، جیسے "السرائر" کی جگہ پر "السرائل" پڑھ لیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی،(۳) اور اگر غلطی کی وجہ سے معنی میں بہت زیادہ تغیر نہ آیا یعنی اس جیسا لفظ قرآن مجید کی دوسری جگہ پر موجود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) فان لم يكن مثله في القران والمعنى بعيد متغير تغيرا فا حشا يفسد أيضا كهذا الغبار مكان هذا الغراب، وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد،هندية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة: الفصل الخامس في زلة القارى،ط: رشيدية.

(۲) وان كان مثله في القران والمعنى بعيد ولم يكن متغيرافا حشا تفسد أيضا عند أبى حنيفة ومحمد وهو الاحوط الخ. رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القارى ط:سعيد.عالمگيرية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القارى،رشيدية. فالأولى الأخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم، وكون قولهم احوط. شامى : ۱/ ۶۳۱. مطلب مسا ئل زلة القارى ط: سعيد كراچى.

(۳) وكذا اذالم يكن مثله في القران ولا معنى له كا لسرائل با للام مكان السرائر الخ ردالمحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القارى ط:سعيد كراچى.

(۴) وان كان مثله في القران والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فا حشا تفسد أيضا،...... وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوى وهو قول أبى يوسف ...... فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيرا وجود المثل في القران عنده والموافقة في المعنى عندهما(رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة مطلب مسا ئل زلة القارى ط:سعيد). فتاوى هندية: : ۱/ ۸۰. كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القارى رشيدية .

غلطی مان لینا

اگر نماز پڑھنے والا نماز کے دوران کسی اور کی بتائی ہوئی غلطی کو مان لے گا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے نماز پڑھتے ہوئے کسی باہر کے آدمی کے حکم کی تعمیل کی۔(۱)

''غنہ'' میں غنہ نہیں کیا

جس جگہ پر میم اور نون کو غنہ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس جگہ پر میم اور نون میں غنہ نہ کر کے ظاہر کرنا غلط ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، تاہم جو لوگ تجوید سے واقف ہیں ان کے لئے جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا

''کافر کے گھر میں نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم ماہر کی حیرانگی

ایک صاحب (اے ارقم) اپنے یورپ کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ

---

(۱)(قوله وكذا الأخذ) اى أخذ المصلى غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا...... او أخذ الامام بفتح من ليس فى صلاته. رد المحتار: ۱/۶۲۲ كتاب الصلاة، مطلب المواضع التى لايجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۰، كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، : ۱/۴۵۱، باب ما يفسد الصلاة،ط: المكتبة الغوثية، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۳۳۴، باب مايفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲)وفى التاتارخانية عن الحاوى: حكى عن الصفار انه كان يقول الخطأ اذا دخل فى الحروف لايفسد، لان فيه بلوىٰ عامة الناس لانهم لا يقيمون الحروف الا بمشقة، شامى: ۱/۶۳۳، مطلب مسائل زلة القا ِرى،ط: سعيد كراچى.

رہا تھا اور ایک انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی اسی طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے جو شخص اسی طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔

پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے کی ورزش میں چلا جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر برا اثر ہوتا ہے اس لئے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزش کی جائے یعنی (رکوع) اور پھر سر کو زمین سے لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کرا سکتے ہیں۔

جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے میں مسلمان ہوں اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور ایسا عمل دن میں کم از کم پانچ بار کرتا ہوں۔

اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۲)

غیر مقلد کی امامت

اگر غیر مقلد امام کے بارے میں یہ یقین ہے کہ نماز کے ارکان وشرائط میں دوسرے مذاہب کی رعایت کرتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر رعایت نہ کرنے کا یقین ہو تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اور جس امام کا حال معلوم نہیں ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) (وصح الاقتداء فيه) ففي غيره اولىٰ ان لم يتحقق منه ما يفسدها في اعتقاده في الاصح كما بسطه

آج کل کے اکثر غیر مقلدین صرف یہی نہیں کہ دوسرے مذاہب کی رعایت کا خیال نہیں کرتے، بلکہ دوسرے مذاہب کو غلط سمجھتے ہیں، اور قصداً ان کے خلاف کرتے ہیں اور خلاف کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے ان کی اقتداء سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا چاہیئے، مگر ضرورت کے وقت ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے۔(۱)

یہ تفصیل اس وقت ہے جب امام کا عقیدہ صحیح ہو، اگر اس کا عقیدہ فاسد ہے، مقلدین کو مشرک جانتا ہے، اور ائمۂ کرام کو گالی دیتا ہے، ان کو بُرا بھلا کہتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

= فی البحر، بشافعی) (قوله کما بسطه فی البحر) حیث ذکر ان الحاصل انه ان علم الاحتیاط منه فی مذهبنا فلا کراهة فی الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم یعلم شیئا کره، شامی: ۲/۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. فحاصله ان صاحب الهدایة جوز الاقتداء بالشافعی بشرط ان لا یعلم المقتدی منه ما یمنع صحة صلاته فی رای المقتدی کالفصد ونحوه، وعدد مواضع عدم صحة الاقتداء به الخ، البحر الرائق: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل ،ط: سعید کراچی.: ۱/۸۱، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) واما الصلاة خلف الشافعیة فحاصل ما فی المجتبیٰ انه اذا کان مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء به صحیح علی الاصح ویکره، والا فلا یصح اصلا...... ولا خصوصیة للشافعیة، بل الصلاة خلف کل مخالف للمذهب کذلک، البحر الرائق: ۱/۶۱۳، باب الامامة، ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه: ۱/۳۵۱، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۵۶۴، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

فان قلت: فما الافضلیة ان یصلی خلف هولاء او الانفراد؟ قیل اما فی حق الفاسق فالصلاة خلفه اولیٰ لما ذکر فی الفتاویٰ کما قدمناه، واما الآخرون فیمکن ان یکون الانفراد اولیٰ لجهلهم بشروط الصلاة، ویمکن ان یکون علی قیاس الصلاة خلف الفاسق، والافضل ان یصلی خلف غیرهم آه فالحاصل انه یکره لهولاء التقدم ویکره الاقتداء بهم کراهة تنزیهیة، فان امکن الصلاة خلف غیرهم والا فالاقتداء اولیٰ من الانفراد، البحر الرائق: ۱/۳۴۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی.شامی: ۱/۵۶۳، مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوه، هل یکره ام لا؟ ط: سعید کراچی.

وفی الفتاویٰ: لو صلی خلف فاسق او مبتدع ینال فضل الجماعة لکن لا ینال کما ینال خلف تقی ورع، لقوله ﷺ من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی، البحر: ۱/۳۴۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

ف

فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا

امام کے لئے فرض نمازوں میں ایک ہی سانس میں پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے کی عادت بنالینا ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنالینی چاہئے تاکہ ترتیل اور معانی میں تدبر کے ساتھ پڑھ سکے(۱) (اور سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے)۔(۲)

فاتحہ پڑھ کر رکوع کرلیا

اگر کوئی شخص فرض نماز کی شروع کی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت یا واجب، سنت اور نفل نماز کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور اس کو رکوع میں یا رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے یاد نہیں آیا بلکہ اس کے بعد یاد آیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب

---

(۱) ...... ثم یرتل سورۃ الفاتحۃ وسورۃ من القرآن ترتیلا یمد الحروف ویقف علی رؤوس الآی الخ، حجۃ اللہ البالغۃ : ۲/۹، اذکار الصلاۃ، وھیآتھا المندوب الیھا ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی، ورتل القرآن ترتیلا، سورہ المزمل: آیت رقم ۴ وفی الحجۃ : یقرأ فی الفرض بالترسل حرفا حرفا وفی التراویح بین بین وفی النفل لیلا لہ ان یسرع بعد ان یقرأ کما یفھم،الدرالمختار مع الرد: ۱/۵۴۱، کتاب الصلاۃ،مطلب السنۃ تکون سنۃ عین وسنۃ کفایۃ: ط: سعید کراچی. التاتارخانیۃ : ۱/۴۵۲، کتاب الصلاۃ، الفرائض، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۲) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ .... فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلاۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال العبد الحمد للہ رب العالمین، قال اللہ تعالیٰ حمدنی عبدی واذا قال الرحمٰن الرحیم قال اللہ تعالیٰ اثنی علی عبدی واذا قال ملک یوم الدین قال مجدنی عبدی واذاقال ایاک نعبد وایاک نستعین قال ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال ھذا لعبدی ولعبدی ما سأل ، مشکوٰۃ المصابیح:۷۸، باب القراءۃ فی الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر ۳۰۶ صفۃ الصلاۃ،ط:سھیل اکیڈمی.

ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۱)

فاتحہ پڑھنا

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کی اجازت نہیں، مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہیں گے اگر امام کی قرأت سنائی دے تو سنیں اور خاموش رہیں، اور اگر امام کی قرأت سنائی نہ دے تو صرف خاموش رہیں یہ اللہ کا حکم ہے۔(۳)

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة فى الاوليين بعد الفاتحة .... وفى جميع ركعات النفل والوتر هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. (واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا وكذا فى السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۴۷، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: قديمى كراچى. ولو قرأ الفاتحة وحدها وترك السورة يجب عليه سجود السهو، وكذا لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة كذا فى التبيين ولو قرأ الفاتحة وآيتين فخرّ راكعا ساهيا ثم تذكر عادوأتم ثلاث آيات، وعليه سجود السهو، فتاوىٰ هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثانى، فى سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/۱۶۶، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۵۰، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى.

(۲) ولها واجبات وهى: قراءة فاتحة الكتاب وضم سورة الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. ثم الفاتحة واجبة فى الاوليين من الفرض وفى جميع ركعات النفل وفى الوتر والعيدين، البحر الرائق: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۰، فصل فى بيان واجبات الاصلية فى الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) المؤتم لا يقرأ مطلقا، ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: فصل فى اركان الصلاة: ۱/۱۱۰، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۵۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" الاعراف: ۲۰۴.

☆......فرض کے علاوہ باقی نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

فاتحہ پڑھنا بھول گیا

''فاتحہ چھوڑ جائے'' کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ پڑھنے کا راز

سورۂ فاتحہ جامع دعا ہے، اس لئے اس کو نماز میں پڑھنا ضروری ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تعلیم کے لئے سورۂ فاتحہ نازل فرمائی کہ ہماری حمد وثناء اس طرح کیا کرتے ہیں، اور اس طرح خاص ہم سے مدد اور استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے مانگا کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے طریقے سے جن پر ہم ناراض ہیں اور جو گمراہ ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں، اور بہتر دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہوتی ہے۔

فاتحہ میں شروع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، اور اس کی عام تربیت، اور اس کی عام اور خاص رحمت، اور اس کی مالکیت اور جزا وسزا کے اختیار کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔(احکام اسلام ص۶۰)(۲)

---

(۱) ولها واجبات وهي قرأة فاتحة الكتاب ......(و) في جميع ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة، وكل الوتر، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۹ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا تعين التوقيت فلا احق من الفاتحة لانها دعاء جامع انزله الله تعالى على السنة عبادة، يعلمه كيف يحمدون الله ويثنون عليه ويقرون له بتوحيد العبادة والاستعانة وكيف يسألونه الطريقة الجامعة لأنواع الخير ويتعوذون به من طريقة المغضوب عليهم والضالين، واحسن الدعاء اجمعه، حجة الله البالغة، : ۵/۲، الامور التى لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى.

فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی

اگر تشہد کے بعد بھولے سے سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

فاتحہ چھوڑ جائے

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی صرف کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا تو اس کو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ رکوع ادا کرنے میں تاخیر بھی ہوگئی اور رکوع کا تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کی بات رکوع یا رکوع کے بعد یاد نہیں آئی بلکہ دوسری رکعت میں یاد آئی تو اس صورت میں دوسری

---

(۱) وان بدأ بالتشهد ثم بالقراءة فلا سهو عليه كذا في محيط السرخسي ، فتاوىٰ عالمگيرية: ۱۲۶/۱ ، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. وان قرأ القرآن بعد قراءة التشهد في العقدة الاخيرة لا سهو عليه لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشمل عليهما، حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۷۷/۱ ، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة، وأعاد الركوع وعليه السهو، فتاوىٰ عالمگيرية. ۱۲۶/۱ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱۷۶/۱ ، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والأذكار ، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۶۱، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۴۵۸/۱، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

رکعت میں سورۂ فاتحہ دوبارہ نہ پڑھے ورنہ ایک رکعت میں دومرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا لازم آئے گا، اور سورۂ فاتحہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

فاتحہ خلف الامام

حنفی مسلک میں امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا بعد کی سورت، جائز نہیں ہے،(۲) لیکن اگر غلطی سے کوئی شخص پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے، فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) ولو ترک الفاتحة فی الاولیین لا یکررها فی الاخریین عندهم ویسجدللسهو لان قراء ة الفاتحة فی الشفع الثانی مشروعة نفلا...... واذا کررها خالف المشروع، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۳۴۷ کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: المکتبة الغوثیة و ص۲۵۵ ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة ط: سعید کراچی.

(۲) المؤتم لا یقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ کره تحریما. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل فی القراءة ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۱۰، فصل فی ارکان الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۵۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (والمؤتم لا یقرأ مطلقا) ولا الفاتحة...... (فان قرأ کره تحریما) وتصح فی الاصح، الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاة، مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی. ان الآیة: نزلت فی الصلاة وهی قوله تعالیٰ "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون" [الاعراف: ۲۰۴] وهو قول اکثر اهل التفسیر، ومنهم من قال نزلت فی الخطبة، قال فی الکافی: ولا تنافی بینهما فانما امروا بهما فیها لما فیها من قراء ة القرآن البحر: ۱/۳۴۳، قبیل باب الامامة، ط: سعید کراچی. و ۱/۶۰۰، ط: رشیدیة کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۹۷، فصل فی القراء ة ط: رشیدیة کوئٹه.

فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت، یا واجب، سنت اور نفل کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو دومرتبہ پڑھ لیا، یا اکثر حصہ دومرتبہ پڑھ لیا، توان دونوں صورتوں میں سہوسجدہ واجب ہوگا(۱)، اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی تو سہوسجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۲)

فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے، اگر سورت کا کوئی جملہ بھی سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھا گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۳)

فاتحہ سہوسجدہ کے بعد پڑھ لی

"سجدہ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی" کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو سہوسجدہ واجب نہیں

(۱) قوله وكذا ترک تكريرها الخ: فلو قرأها فى ركعة من الاوليين مرتين وجب سجود السهو، لتاخير الواجب وهو السورة ..... وكذا لو قرأ اكثرها ثم أعادها، ردالمحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى: ۱/ ۳۴۷، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۴۹، ط: قديمى كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹه. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وقيد بالاوليين لان الاقتصار على مرة فى الاخريين ليس بواجب حتىٰ لا يلزمه سجود السهو بتكرار الفاتحة فيهما سهوا الخ، رد المحتار: باب صفة الصلاة،: ۱/ ۴۶۱، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس فى القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لو قرأ حرفا من السورة قبل الفاتحة ساهيا يلزمه السهو، الخ: خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۶

ہوگا، نماز ہوجائے گی۔ (۱)

فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے دوسری سورت پڑھ لی، اوراسی وقت اس کوخیال آیا کہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس صورت میں یادآنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھراس کے بعد سورت پڑھے، اورآخر میں سہوسجدہ کرے، کیونکہ دوسری سورت کوسورۂ فاتحہ کے بعد پڑھناواجب ہے،اورواجب کے خلاف ہونے کی صورت میں سہوسجدہ واجب ہوتا ہے۔ (۲)

فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیااورتھوڑاسا بھول گیاپڑھ نہ سکا، تواس پرسہوسجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا

''فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= كتاب الصلاة، فصل فى بيان واجبات الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى: ۱/ ۳۳۹، كتاب الصلاة، جنس فى القراءة والاذكار. ط: المكتبة الغوثية ، ص: ۲۴۹، ط: قديمى كراچى. رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۱) لوتشهد فى قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو وبعدها يلزمه ، حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، ص:۳۹۷، ط: نعمانية، هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۹۷/۲، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچى.

(۲) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتىٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ : ۱/ ۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس فى القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على مرقى الفلاح: ۱/ ۳۳۹، كتاب الصلاة، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص ۲۴۹ ط:قديمى كراچى.

(۳) وان قرأ اكثر الفاتحة ونسى الباقى لا سهو عليه هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ : ۱/ ۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس فى القراءة والاذكار،ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ۱/ ۳۳۸، كتاب الصلاة، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية،وص:۲۴۸ ط: قديمى كراچى.

فاتحہ کا تکرار

فرض نماز کی پہلی دو رکعت اور فرائض کے علاوہ باقی نمازوں کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو ایک رکعت میں دو مرتبہ پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ اور سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ بھول گیا نہ پڑھ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اور یہ حکم فرض کی شروع کی دو رکعت اور واجب، سنت اور نوافل کی ہر رکعت کا ہے۔

اور اگر فرض کی آخری دو رکعت یا ایک رکعت میں ایسا ہوا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی

☆……اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، اور بھول کر دوسری

---

(۱) ولو كررها في الاوليين يجب عليه سجود السهو، بخلاف ما لو اعادها بعد السورة او كررها في الاخريين كذا في التبيين. هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و ص: ۳۹۷، مكتبه نعمانيه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۹۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) اذا ترك الفاتحة في الاوليين او احداهما يلزمه السهو…… وان بقى الاكثر كان عليه السهو اماما كان او منفردا……وان تركها في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۵، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه.

کوئی سورت شروع کردی، پھر یاد آیا تو سورت چھوڑ کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت ملائے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

☆......اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل کوئی سورت پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا، یا رکوع سے بھی اٹھ گیا تو ان سب صورتوں میں کھڑے ہو کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے پھر سورت ملائے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتىٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱/۳۳۹، كتاب الصلوة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، ص: ۲۴۹، ط: قديمي كراچي.

(۲) وكذالک اذا تذكر بعد الفراغ من السورة او في الركوع او بعد ما رفع رأسه من الركوع فانه يأتي بالفاتحة ثم يعيد السورة ثم يسجد للسهو وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة واعاد الركوع وعليه السهو، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/۹۴ باب سجود السهو، ط: سعيد، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۶، كتاب الصلوة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته.

(۳) ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو، وهو الاصح لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فيه فقد أخر الواجب، الخ، هندية: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئته، البحر: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد.

فاتحہ کے بعد خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی، اور چپ ہوگیا، اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے برابر وقت تک خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد کوئی سورت ملائی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔(۱)

فاتحہ کے بعد خاموش رہنا

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے پہلے دیر تک خاموش رہنے کی صورت میں، سورت ملانے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۲)

فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں

''دو آیتیں پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت

انسان کا خاصہ اور عادت یہ ہے کہ اس کے دل پر کسی واعظ کی نصیحت کا اثر ایک ہی

---

(۱) وتفكره عمدا حتىٰ شغله عن ركن ، الدر مع الرد: ۸۰/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. واعلم انه (اذاشغله ذلك) الشك ، فتفكر (قدر اداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراء ة ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة) وجب عليه سجود السهو، الخ، وفي الشامية: ثم الاصل في التفكر انه ان منعه عن اداء ركن كقراء ة آية او ثلاث أو ركوع او سجود او عن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لا ستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن او الواجب في محله وان لم يمنعه عن شئي من ذلك بأن كان يؤدي الاركان ويتفكر لا يلزمه السهو، الخ، شامي: ۹۳/۲، باب سجود السهو، ،ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱۶۴/۱ ، فصل واما بيان سبب الوجوب ،ط: سعيد كراچي.

(۲)انظر الى الحاشية السابقة.

بار میں کچھ نہیں پڑتا، اور دنیا کی چیزوں میں دل لگانے سے دل میں جو زنگ لگتا ہے وہ بھی ایک دفعہ وعظ ونصیحت سے دور نہیں ہوتا، جیسا کہ لوہے وغیرہ میں زنگ لگنے کے بعد ایک دفعہ پالش کرنے سے نہ زنگ دور ہوتا ہے اور نہ ہی روشن اور چمکدار ہوتا ہے بلکہ بار بار پالش کرنا پڑتا ہے پھر جا کے چمکدار ہو جاتا ہے، اسی طرح سورۂ فاتحہ میں بھی بڑی بڑی روحانی بیماریوں کے زنگ کی پالش ہے، اس لئے ایک ہی نماز میں اس سورت کو متعدد بار پڑھا جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۲)

فاسد

''فاسد'' معنی خراب ہونا یعنی نماز صحیح نہ ہونا، جو نماز فاسد ہوتی ہے اس کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

فاسد ہونا

فاسد ہونے کا مطلب ہے ختم ہونا، ٹوٹ جانا، یعنی اس کام کو دوبارہ کرنا ضروری ہے مثلاً اگر وضو فاسد ہے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، اور اگر نماز فاسد ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

فاسق اور بدعتی میں فرق

فاسق اور بدعتی میں فرق یہ ہے کہ فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور بدعتی گناہ

---

(۱) والفساد والبطلان فی العبادات واحد، فقدارید بکل منهما خروج العبادة عن کونها عبادة بسبب فوات بعض الفرائض، حلبی کبیر، ص: ۳۷۶، فصل فیما یفسد الصلوٰة، ط: نعمانیه، و ص: ۴۳۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۱۳، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. البحر: ۲/ ۲، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ایضاً.

کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے، اس لئے بدعتی کا مرتبہ فاسق سے بھی بدتر ہے۔ (۱)

فاسق کی اذان

فاسق کی اذان مکروہ ہے، البتہ دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی علاقے میں نیک، صالح اور پرہیزگار آدمی موجود ہے تو فاسق آدمی کو اذان نہیں دینی چاہیئے، ہاں اگر کسی علاقے میں فاسق کے علاوہ پرہیزگار آدمی نہیں تو اس صورت میں فاسق آدمی اذان دے سکتا ہے۔ (۲)

---

(۱) ویکره تقدیم المبتد ع أیضا لانه فاسق من حیث الا عتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بأنه فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتد ع الخ حلبی کبیر ص/ ۵۱۴، فصل فی الامامة. ط: سهیل اکیڈمی بأنها ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول ﷺ من علم أو عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما (رد المحتار: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة مطلب البدعة خمسة أقسام. ط:سعید، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۱، باب الامامة. ط: رشیدیة: ۱/ ۳۴۹. ط:سعید، أخرج الرافعي: عمل قلیل فی سنة خیر من عمل کثیر فی بدعة و الطبرانی: من وقر صاحب بدعة فقد أعان علی هدم الاسلام، والبیهقی وابن أبی عاصم فی السنة: أبی الله أن یقبل عمل صاحب بدعة حتی یتوب من بدعته، الصواعق المحرقة فی الرد علی أهل البدع و الزندقة لابن حجر الهیتمی، ص: ۴،ط :کتب خانه مجیدیه ملتان ،وروی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان ابلیس قال اهلکتهم بالذنوب فأهلکونی بالاستغفار ،فلما رأیت ذالک اهلکتهم بالاهواء فهم یحسبون أنهم مهتدون فلا یستغفرون .رواه ابن ابی عاصم وغیره، الترغیب والترهیب: ۱/ ۴۵ الترهیب من ترک السنة وارتکاب البدع والاهواء، خطبة الکتاب ومقدمته.

(۲) ویکره اذان الفاسق ولا یعاد " هندیة : ۱/ ۵۴، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الاول فی صفته وأحوال المؤذن ،ط،حقانیة ملتان، رد المحتار : ۱/ ۳۹۳-۳۹۴ کتاب الصلاة، باب الاذان ،ط .سعید، البحر الرائق : ۱/ ۲۶۴، کتاب الصلاة باب الاذان ،ط:سعید.

فاسق کی اقتداء میں جونماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں

فاسق کی اقتداء میں جونماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اوراس کے بعد تین دن تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین باغیوں کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے، کسی سے اعادہ ثابت نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "**صلوا کل خلف بر وفاجر**" میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں اور فقہاء کرام نے بھی اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ نیز یہ کہ نماز کی ماہیت اور اجزاء میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس لئے دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔ (۱)

فاسق کی امامت

فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، (۲) ہاں اگر حاضرین میں سارے فاسق ہیں کوئی بھی شخص متقی، پرہیزگار نہیں تو اس صورت میں فاسق کی امامت فاسقوں کے لئے

---

(۱) (قوله وكره امامة العبد والاعرابى والفاسق ...) بيان للشيئين الصحة والكراهة أما الصحة فمبنية على وجود الاهلية للصلاة مع اداء الاركان وهما موجودان من غير نقص فى الشرائط والاركان ومن السنة حديث "صلوا خلف كل بر وفاجر "وفى صحيح البخارى "أن ابن عمر كان يصلى خلف الحجاج "وكفى به فاسقا كما قاله الشافعى "البحر الرائق : ۱/۳۴۸ كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد "(كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها) ....ان مرادهم بالواجب والسنة التى تعاد بتركها ما كان من ماهية الصلاة واجزائها "(رد المحتار ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط،سعيد.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابى والفاسق الخ .... البحر ۱/۳۴۸ باب الامامة ومن كراهة تقديم الفاسق على ما يأتى ان العالم اولى بالتقدم اذا كان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه، حلبى كبير ص ۵۱۳ فصل فى الامامة، ط:سهيل وص: ۴۴۲ ط،نعمانية ...وفيه اشارة الى أنهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ حلبى كبير ص ۵۱۳ فصل فى الامامة، ط: سهيل و: ص ۴۴۲، ط،نعمانية.

مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

اور جو کام شریعت میں منع ہے اگر کوئی شخص وہ کام کرتا ہے تو وہ فاسق ہے مثلاً شراب پینا، چغلخوری کرنا، اور غیبت کرنا منع ہے، اب اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، چغلخوری کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے، تو وہ فاسق ہے۔(۲)

اور فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے توبہ نصیب ہونے کی اُمید ہے۔(۳)

فاش غلطی

اگر نماز کی قرأت میں فاش غلطی ہوگئی، یعنی جس سے معنی اور مفہوم بدل جائے تو

(۱) وینبغی ان یکون محل کراهة الاقتداء بهم عند وجود غیرهم والافلا کراهة کما لا یخفی، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۱ کتاب الصلاة، باب الامامة، ط،رشیدیة و ص: ۱/ ۳۴۹ ط: سعید ردالمحتار: ۱/ ۵۶۰ کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد ط:سعید، حلبی کبیر ص: ۵۱۴ فصل فی الامامة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر ،والزانی وآکل الربا ونحو ذالک، شامی: ۱/ ۵۶۰ کتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعید ، والفسق لغة خروج عن الاستقامة ...وشرعا خروج عن طاعة الله تعالی بارتکاب کبیرة ...... وذالک کنمام ،ومراء وشارب خمرالخ حاشیه الطحطاوی علی المراقی : ص :۱۶۵ باب الامامة فصل فی بیان الاحق بالامامة ،ط:قدیمی کتب خانه کراچی، وهواعم من الکفر ،والفسق ،یقع بالقلیل من الذنوب وبالکثیر لکن تعورف فیما کان کثیرا واکثر مایقال الفاسق لمن التزم حکم الشرع واقر بـه ثم أخل بجمیع احکامـه او ببعضـه .مفردات القران للراغب ص :۳۸۷ ط،مصطفی البابی الحلبی مصر وکذافی تاج العروس ۷/ ۴۸ ط: دار لیبیا للنشر والتوزیع علی مطابع دار صادر بیروت.

(۳) المبتدع ....وهو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع حلبی کبیر ص ۵۱۴ باب الامامة ط :سهیل اکیڈمی ، الابداع فی مضار الابتداع ص: ۳۳ ط المکتبة العلمیه بالمدینه المنورة، طبع خامس ، الترغیب والترهیب ۱/ ۳۰ فصل الترهیب من ترک السنة وارتکاب البدع،ط،دارالکتب العلمیة بیروت لبنان .

نماز فاسد ہوجائے گی،اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

فجر کی سنت قضاء ہونے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرنا ضروری نہیں بہتر ہے،اور ظہر کی سنت اگر فرض سے پہلے ادا نہ کرسکا تو فرض کے بعد پڑھنا ضروری ہے، دونوں میں فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا ہے اور ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اس لئے ظہر کی سنت پڑھنا ضروری ہے اور فجر کی سنت پڑھنا ضروری نہیں۔(۲)

فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا

فجر کی نماز سے پہلے ذکر الٰہی،قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ

---

(۱) (الاصل فيه) أى فى الزلل والخطاء (انه ان لم يكن مثله) اى مثل ذالک اللفظ (فى القرآن والمعنى) اى والحال فى ان معنى ذالک اللفظ (بعيد) من معنى لفظ القرآن (متغير) معنى لفظ القرآن به (تغيرا فاحشا) قويا بحيث لا مناسبة بين المعنيين اصلا (تفسد صلوته) ايضا (كما اذا قرأ هذا الغبار مكان) قوله هذا الغراب (وكذا اذا لم يكن مثله فى القرآن ولا معنى له) ..... تغيرا فا حشا تفسد) حلبى كبير، ص: ۴۷۶. كتاب الصلاة، فصل فى زلة القارى ط: سهيل اكيڈمى لاهور. وان تغيرا لمعنى نحو أن يقرأ" ان الابرار لفى جحيم وان الفجار لفى نعيم" فا كثر المشايخ على أنها تفسد وهو الصحيح هكذا فى الظهيرية ،هندية: ۱/ ۸۰. كتاب الصلاة، فصل زلة القارى ط: حقانيه. شامى : ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة باب الاستخلاف ط: سعيد.

(۲) (ولا يقضيها الا بطريق التبعية) لقضاء (فرضها قبل الزوال لا بعده فى الاصح) لورود الخبر بقضائها فى الوقت المهمل بخلاف القياس فغيره عليه لا يقاس (بخلاف سنة الظهر) وكذاا لجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم يأتى بها) على انها سنة (فى وقته) اى الظهر قال فى الشامية(قوله الا بطريق التبعية)واما بعد طلوع الشمس فكذالک عندهما ،وقال محمد:احب الىّ ان يقضيها الى الزوال، كما فى الدرر، قيل :هذا قريب من الاتفاق... قوله فى وقت المهمل هو ما ليس وقت فريضة وهو ما بعد طلوع الشمس الى الزوال. شامى : ۲/ ۵۷، ۵۸. باب ادراک الفريضة ط: سعيد، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ۴۵۳. باب ادراک الفريضة ط: قديمى. فتح القدير : ۱/ ۴۷۵، ۴۷۶. باب ادراک الفريضة ط: دار الفكر.

کرنا مکروہ ہے تاکہ ''اعمال نامہ'' کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۱)

فجر کا مستحب وقت

۱......مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اتنا وقت باقی ہو کہ اگر سنت کے مطابق نماز ادا کی جائے، اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں۔(۲)

---

(۱)یکره الكلام بعد انشقاق الفجر الى ان يصلى الا بخير ، وبعدالصلاة، لا بأس به وبالمشى فى حاجته ، وقيل يكره الى الشمس وقيل الى ارتفاعها ،فتح القدير: ۱/۱۳۹، باب المواقيت فصل فى اوقات التى تكره فيها الصلاة، ط: دار الفكر الطبعة الثانية، "... والمعنىٰ فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتدائها بها ليمحىٰ ما بينهما من الزلات ،ولذا كره الكلام قبل صلاة، الفجر،رد المحتار: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، ،ط: سعيد كراچى. مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى،ص:۱۸۵، كتاب الصلاة،ط: قديمى كراچى. البحر الرائق: ۱/۲۴۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) "(ويستحب الاسفار) وهو التأخير للاضاءة (بالفجر) بحيث لو ظهر فسادها اعادها بقراءة مسنونة قبل طلوع الشمس ....سفراو حضراً (للرجال)...... الخ ، مراقى الفلاح مع الطحطاوى،ص: ۱۸۰ ، ۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. (ويستحب فى) صلاة (الفجر الاسفار) بها بان تصلى فى وقت ظهور النور وانكشاف الظلمة والغلس بحيث يرى الرائ موقع نبله)(عندنا) لقوله عليه الصلاة والسلام اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر ، رواه الترمذى،و قال حديث حسن ...... وروى الطحاوى .... عن ابراهيم قال ماجتمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على شئى مثل ما اجتمعوا على التنوير بالفجر ، الخ، حلبى كبير، ص:۲۳۲، الشرط الخامس الوقت ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۵۱ ، ۵۲، كتاب الصلا ة، الباب الاول فى المواقيت ، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الاوقات ،ط: حقانيه ملتان.

۲......عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حج کے دوران مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور عورتوں کے لئے باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب مرد حضرات جماعت سے فارغ ہو جائیں تب پڑھیں۔(۱)

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی اس سے لحظہ بھر پہلے تک وقت باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

''نوٹ'': رات کے آخری حصے میں سب سے پہلے مشرقی کنارے پر آسمان کے درمیان ایک سپیدی ظاہر ہوتی ہے، مگر یہ سپیدی قائم نہیں رہتی بلکہ تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس کے تھوڑی دیر بعد ایک سپیدی آسمان کے مشرقی کناروں پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ باقی رہتی ہے، اور اس روشنی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا ہے اس کو صبح صادق کہتے ہیں اور اسی سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) والاسفار بالفجر مستحب سفرا وحضراً (للرجال) الا فی مزدلفة للحاج فان التغليس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها كماهو فی حق النساء دائما لانه اقرب للستر وفی غير الفجر الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص:۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمی كراچی، رد المحتار: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۴۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (اول وقت الفجر) ای صلوٰة الفجر (اذا طلع الفجر الثانی هو) ای الفجر الثانی (البياض) ای النور (المستطير) ای المنتشر (فی الافق) ای فی نواحی السماء (فبطلوع الفجر الاول المسمى بالفجر الكاذب (وهو البياض المستطيل) ای الذی يبدو طولا ممتدا الى جهة الفوق...... (وآخر وقتها قبيل طلوع الشمس) ای الجزء الكائن قبيل طلوع الشمس عن الزمان

فجر کی جماعت شروع ہوچکی ہے سنت پڑھے یا نہیں

☆......اگر فجر کی نماز شروع ہوچکی ہے، اور کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آئے کہ اس نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں، اگر اس کو اسی وقت سنت پڑھنے کے بعد جماعت کی ایک رکعت ملنے کی امید ہوتو پھر الگ جگہ پر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہوجائے بلکہ ایک قول کے مطابق اگر سنت پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے پہلے التحیات میں شامل ہونے کا یقین ہے تو الگ جگہ پر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہوجائے (۱) اور اگر سلام سے پہلے پہلے امام کے ساتھ شامل ہونے کا یقین نہیں تو سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہوجائے پھر اسی دن اشراق کے وقت سے لیکر زوال سے پہلے پہلے کسی بھی وقت قضاء کی نیت سے پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھا تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۲)

- كبير، ص: ۲۲۶، الشرط الخامس فروع في شرح الطحطاوي، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، ووقت الفجر من الصبح الصادق وهو البياض المنتشر في الافق الى طلوع الشمس الخ، هنديه: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، باب في المواقيت ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۴۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعندمحمد اذا علم انه يدرك الركعة واما اذا لم يعلم انه يدركه لو صلاها فانه يتركها ويقتدي، حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سعيد كراچی. البحر الرئق: ۲/۷۳، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. شامي: ۲/۵۶، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲)" (قوله ولا يقضيها الا بطريق التبعية الخ) .... واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح، واما بعد طلوع الشمس فكذا لك عندهما، وقال محمد: احب الى ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، ...... الخ، رد المحتار: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۲/۲۸۷ - ۲۸۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ ط: سعيد كراچی. "...... فلا قضاء لها قبل الشمس: ولا بعد الزوال اتفاقا، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۵۳، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: قديمي كراچی.

☆......صبح کی سنتیں امام کے عین پیچھے ادا کرنا سخت مکروہ ہے۔(۱)

☆......اگر یہ ڈر ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہیں ملے گی، تو ایسی حالت میں صرف نماز کے فرائض اور واجبات پر اختصار کر کے سنن و مستحبات کو چھوڑ سکتا ہے۔(۲)

فجر کی سنت

☆......فجر کے وقت فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت موکدہ ہیں ان کی تاکید تمام سنن مؤکدہ سے زیادہ ہے، یہاں تک کہ بعض روایات میں امام صاحب سے ان دو رکعتوں کے بارے میں واجب ہونا منقول ہے۔(۳)

---

(۱) واشدها كراهة ان يصليها مخالطا للصف مخا لفا للجماعة والذى يلى ذلک خلف الصف من غير حائل ومثله فى النهاية والمعراج، شامى: ۵۶/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى، وتكره فى موضعين الاول ان يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة، الثانى ان يكون خلف الصف من غير حائل بينه وبين الصف والاول اشد كراهة من الثانى، البحر الرئق: ۴۷/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۴۱۶/۲، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۳۴۳، فصل فى النوافل، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲)[تنبيه] قال فى القنية لو خاف انه لو صلى سنة الفجر بوجهها تفوته الجماعة، ولو اقتصر فيها بالفاتحة و تسبيحة فى الركوع والسجود يدركها فله ان يقتصر عليها لان ترک السنة جائز لادراک الجماعة، فسنة السنة اولىٰ وعن القاضى الزرنجرى: لو خاف ان يفوته الركعتان يصلى السنة ويترک الثناء والتعوذ وسنة القراءة ويقتصر على آية واحدة ليكون جمعا بينهما، رد المحتار: ۵۷/۲، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش ط: سعيد كراچى.

(۳) "سن سنة موكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر وهى اقوى السنن .... وروى المرغينانى عن ابى حنيفة رحمه الله انها واجبة، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۳۸۸، كتاب الصلاة، فصل فى بيان النوافل، ط: قديمى كراچى. البحر الرائق: ۴۷/۲-۴۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. رد المحتار: ۱۴/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، چاہے تم کو گھوڑے کچل ڈالیں (۱) یعنی جان جانے کا ڈر ہو تب بھی فجر کی دو رکعت سنت کو نہ چھوڑو، اس سے مراد صرف تاکید اور ترغیب ہے، ورنہ جان جانے کے ڈر سے فرض بھی چھوڑنا جائز ہے۔ (۲)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک فجر کی سنتیں تمام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (۳)

☆...... فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت ہیں، یہ تمام سنتوں میں سب سے زیادہ ضروری سنتیں ہیں، مجبوری کے بغیر ان کا بیٹھ کر پڑھنا، یا کسی عذر کے بغیر سواری کے اوپر ادا کرنا جائز نہیں ہے، (۴) ان کا وقت وہی ہے جو فجر کی نماز کا وقت ہے۔ (۵)

---

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :" لا تدعوهما وان طردتكم الخيل،، سنن ابی داؤد : ۱/ ۱۷۹، كتاب الصلاة، باب ركعتی الفجر ، فی تخفيفهما ، ط: ايچ ايم سعيد كراچی.

(۲) الحاصل ان المصلی متی سمع احداً يستغيث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اغاثته وتخليصه وجب اغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت او غيره ، رد المحتار : ۲/ ۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها ، جامع الترمذی: ۱/ ۹۵، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی ركعتی الفجر من الفضل ، ط: سعيد كراچی. وفی رواية لمسلم : لهما احب الی من الدنيا جميعا.

(۴) وقد ذكروا ما يدل على وجوبها ،قال فی الخلاصة : اجمعوا ان ركعتی الفجر قاعدا من غير عذر لا يجوز كذا روى الحسن عن ابی حنيفة، اھ البحر الرائق: ۲/ ۴۷، باب الوتر والنوافل ، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی،ص: ۳۸۷، كتاب الصلاة، فصل فی بيان النوافل ، ط: قديمی كراچی. رد المحتار: ۲/ ۱۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۵)(سن سنة مؤكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر) والافضل فی سنة الفجر اداؤها فی اول الوقت مع التخفيف ، مراقی الفلاح، مع الطحطاوی ، ص: ۳۸۷۔ ۳۸۸، باب الوتر والنوافل، كتاب الصلاة، ط: قديمی كراچی.

☆......اگر اتفاق سے فجر کی فرض اور سنت دونوں قضاء ہو گئیں تو اس دن زوال سے پہلے پہلے سنت اور فرض دونوں کی قضاء کرے۔(۱)

☆......اگر اسی دن فجر کی نماز زوال ہونے سے پہلے پڑھی جارہی ہے تو قضاء کی نیت سے پہلے فجر کی سنت ادا کرے، پھر فجر کی فرض نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر زوال کے بعد فجر کی نماز پڑھی جارہی ہے تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز پڑھے، سنت کی قضاء نہ کرے۔(۳)

☆......اور اگر پہلے کی پرانی نمازوں کی قضاء کررہا ہے، تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔(۴) اور فجر کی سنت فوت ہوجانا بہت بڑا

---

(۱)ولایقضیها الا بطریق التبعیة قوله ولا یقضیها الا بطریق التبعیة ای لا یقضی سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفجر فیقضیها تبعا لقضائه قبل الزوال شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. وانما تقضی تبعا له وهو یصلی بالجماعة او وحده الی وقت الزوال ،فتح القدیر ص:۴۱۷، باب ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع:ص: ۶۴۳، فصل ان السنة اذا فاتت هل تقضی ام لا ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر،ص:۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲)ولا یقضیها الا بطریق التبعیة لقضاء فرضها(قبل الزوال) قوله لقضائها) متعلق بالتبعیة واشار بتقدیر المضاف الی ان التبعیة فی القضاء فقط ، فلیس المراد انها تقضی بعده تبعا له بل تقضی قبله تبعا لقضائه. شامی: ۵۷/۲ ، ۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ ، فصل ان السنه اذا فاتت عن وقتها هل تقضی ام لا؟ البحر الرائق: ۷۴/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) واذ ازالت الشمس یقضی الفرض ولا یقضی السنة تاتارخانیة: ۶۴۳/۱، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده،ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۵۸/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعیدکراچی. فتح القدیر: ۴۱۷/۱، باب ادراک الفریضه، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) وسائر النوافل اذا فاتت عن وقتها لا تقضی بالاجماع سواء فاتت مع الفرض او بدون الفرض هذا هو المذکور فی ظاهر الروایة، تاتارخانیة: ۶۴۴/۱، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده ط: ادارة القرآن کراچی.شامی : ۵۸/۲،باب ادراک الفریضة،ط:سعید، المحیط البرهانی : ۲۳۵/۲،کتاب الصلاة ، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده،ط:ادارة القرآن. انظر الحاشیة السابقة ایضا.

نقصان ہے، گویا اس کے گھربار اور بال بچے سب ہلاک ہو جانے کا جتنا نقصان ہے، فجر کی سنت فوت ہونے کا نقصان اس سے زیادہ ہے۔

☆......اگر فجر کی فرض نماز کی جماعت میں امام کے ساتھ ''التحیات'' میں بھی شامل ہونے کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور سنت کو نہ چھوڑے، کیونکہ تمام سنتوں میں فجر کی سنت کی تاکید سب سے زیادہ آئی ہے اس لئے اگر سنت پڑھنے کے لئے علیحدہ جگہ ہے تو فجر کی سنت کو چھوڑنا صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ جماعت کے دوران سنت کو الگ پڑھنا منع نہیں ہے۔(۱)

باقی ایسی صورت میں جماعت کے برابر میں کھڑا ہو کر سنت نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازہ کے پاس یا علیحدہ جگہ میں سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

اور اگر سنت پڑھنے کے لئے الگ جگہ نہیں ہے تو اگر جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہے تو سنت باہر پڑھے، اور اگر جماعت باہر صحن میں ہو رہی ہے تو سنت اندر ہال میں پڑھے۔

اور اگر ایسی سہولت بھی نہیں تو مجبوراً پیچھے کی صفوں میں سنت پڑھے، اور اس کے

---

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه فى التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرک الركعة الثانية، حلبى كبير، ص: ۳۹۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وفى الشامى: (واذا خاف فوت ركعتى (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل (والا) بان رجاء ادراک ركعة فى ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالى تبعا للبحر، (قوله وقيل التشهد) اى اذا رجا ادراک الامام فى التشهد لا يتركها بل يصليها وان علم ان تفوته الركعتان معه، شامى: ۲/ ۵۶، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۷۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة ط: قديمى كراچى.

بعد جماعت میں شامل ہو جائے۔(۱)

فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ

جن لوگوں نے فجر کی سنت نہیں پڑھی ہے ان لوگوں کے لئے فجر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہونے کے بعد بھی فجر کی سنت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض حدیثوں میں فجر کی سنت کی بہت تاکید آئی ہے اور صحابہ کرام کا عمل بھی ایسا رہا ہے کہ فجر کی فرض نماز شروع ہونے کے بعد انہوں نے فجر کی سنت پڑھی ہے اور سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں، چنانچہ وہ آثار، حدیث کی کتابوں میں منقول ہیں اس لئے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

اور صحابۂ کرام کے آثار سے ایسا ثابت ہے کہ صبح کی فرض نماز کی قرأت کی آواز آتی تھی اور وہ ایک طرف ہو کر سنتیں پڑھتے تھے، اس لئے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایسا حکم دیا ہے کہ علیحدہ ہو کر صبح کی سنتیں پڑھ لے، پھر جماعت میں شریک ہو جائے، تا کہ سنت پڑھنے اور جماعت میں شامل ہونے کی دو فضیلتیں حاصل ہو جائیں۔(۲)

---

(۱) ثم السنة) المؤكدة التى يكره خلافها (فى سنة الفجر) وكذا فى سائر السنن (هو ان لا يأتى مخالطاً للصف) بعد شروع القوم فى الفريضة ولا خلف الصف من غير حائل (وان يأتى بها امافى بيته) وهو الافضل (او عند باب المسجد) ان امكنه ذالک بان كان ثمة موضع يليق للصلوة (وان لم يمكنه) ذالک (ففى المسجد الخارج) ان كانوا يصلون فى الداخل او فى الداخل ان كانوا فى الخارج ،ان كان هناک مسجد ان صيفى وشتوى(و ان كان المسجد واحداً فخلف اسطوانة ونحو ذالک)كالعمود و الشجرة وما اشبهها فى كونها حائلا والاتيان بها خلف الصف من غير حائل مكروه و مخالطا للصف كما يفعله كثير من الجهال اشد كراهة لما فيه مخالفة الجماعة (حلبى كبير، ص: ۳۹۲. فصل فى النوافل ط: سهيل)، شامى: ۲/ ۵۶- ۵۷ باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق : ۲/ ۷۴. باب ادراک الفريضة ط: سعيد كراچى.

(۲) الاصل فى هذا أن تكبيرة الافتتاح لها فضيلة عظيمة قال النبى ﷺ (تكبيرة الافتتاح خير من الدنيا وما فيها)و كذالک سنة الفجر لها فضيلة عظيمة قال عليه الصلوة والسلام (ركعتا الفجر

فجر کی سنت رہ گئی

اگر کوئی شخص فجر کی سنت پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہو گیا، تو وہ فرض سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت سنت نہ پڑھے بلکہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائیں تو قضاء کی نیت سے پڑھے کیونکہ فجر کے فرض کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے سنت کی قضاء پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

فجر کی سنت کی قضاء

☆......فجر کی سنت کی مستقل قضاء نہیں ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے فجر کی نماز قضاء

= خير من الد نيا وما فيها) والمراد سنة الفجر وقا ل عليه الصلوة والسلام فى ركعتى الفجر (صلوهما فإن فيهما الرغائب) ومهما أمكن الجمع بين الفضيلتين لا تترك أحدهما فاذا كان يدرك ركعة من الفجر مع الامام امكنه احراز الفضيلتين .... وقد صح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى حى من احياء العرب، يصلح بينهم بشئى بلغه منهم واستخلف عبدالرحمٰن بن عوف فلما رجع وجده فى الصلوٰة فدخل منزله وصلى ركعتى الفجر ثم خرج وصلى معه وعبد الله بن مسعود دخل المسجد فوجد الامام فى صلوٰة الفجر فقام خلف سارية وصلى ركعتى الفجر ثم صلى مع الامام ، المحيط البرهانى: ۲/۲۳۸-۲۳۹، كتاب الصلوٰة، فصل فى التطوع قبل الفرض وبعده ، ط: ادارة القرآن كراچى. واصل هذا ما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اقيمت فلا صلوة الا المكتوبة وانما خص سنة الفجر عن هذا بالاثار وروى عن الصحابة رضى الله عنهم انهم صلوهما بعدالشروع ، ولقوله عليه السلام صلو هما وان طردتكم الخيل وقوله عليه السلام ركعة الفجر خير من الدنيا و مافيها، ،فتح القدير: ۱/۴۱۴-۴۱۵، باب ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير ص: ۳۸۳، فصل فى النوافل ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۲/۱۴ ، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعدطلوع الشمس فكذالك عندهما،وقال محمد:احب الى ان يقضيها الى الزوال كما فى الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، رد المحتار: ۲/۵۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع ۱/۲۸۷ : ۲۸۸ ، فصل فى بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچى.

ہوگئی ہے تو اس دن زوال سے پہلے پہلے فجر کے فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضاء کرے، مثلا کوئی شخص سوتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو اسی دن اشراق کے وقت سے زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے پہلے سنت پڑھے پھر فرض پڑھے۔ اور اگر زوال ہوگیا تو فرض کی قضاء کرے سنت کی نہیں، کیونکہ زوال کے بعد فجر کی سنت کی قضاء نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے صرف فجر کی فرض پڑھ لی سنت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں بھی امام محمدؒ کے قول کے مطابق اسی دن اشراق کے بعد زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھی تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۲)

فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں

اگر فجر کی دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی اور سنت پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھ لی تو آفتاب طلوع ہونے تک سنت نہیں پڑھ سکتا البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب اس دن اشراق کا وقت ہوگا، اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت

(۱) والشرع انما ورد فی قضاء رکعتی الفجر عند فوتها مع الفرض قبل الزوال کمافی غداة لیلةالتعریس ولم یرد فی قضائها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص:۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۲/۵۷، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۲/۷۴، باب ادراک الفریضة، ط: سعید.

(۲) وقال محمد احب الی ان اقضیها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۲/۵۷باب ادراک الفریضة، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷۔۲۸۸. فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضی أم لا، ط: سعید کراچی" واذا زالت الشمس یقضی الفرض ولا یقضی السنة، تاتارخانیة: ۱/۶۴۳، کتاب الصلوٰة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن کراچی.

سے اس سنت کو پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

واضح رہے کہ سورج نکلنے کے بعد سنت کی قضاء پڑھے تو بہتر ہے لازم نہیں ہے، اس کی وجہ یہ کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا اور سنت ادا کرنا لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی، پس اگر دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو کر مزید دو رکعت پڑھ لی، تو اس کی فجر کی نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح چار رکعت پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعد طلوع الشمس فكذالک عندهما وقال محمد احب الى ان يقضيها الى الزوال كما فى الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق لان قوله احب الى دليل على انه لولم يفعل لا لوم عليه، وقالا : لا يقضى، وان قضى فلا بأس به كذا فى الخبازية، شامى: ۲/۵۷، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة الخ، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷-۲۸۸، فصل فى بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچى. مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفريضة، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۹۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (وان قعد الجلوس الاخير قدر التشهد ثم قام ...... فان سجد ...... لم يبطل فرضه لوجود الجلوس الاخير (وضم) استحبابا وقيل وجوبا اليها اى الى الزائدة ركعة اخرىٰ فى المختار لتصير الزائدتان له نافلة...، وسجد للسهو لتأخير سلامه، وفى السيد عن النهر ينبغى ان يكون محل الخلاف ما اذا لم يكن وقت كراهة فان كان لم يندب ولم يجب، وهل يكره ،الاصح لا، وعليه الفتوىٰ، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى، رد المحتار: ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۰۴-۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان.

واضح رہے کہ فجر میں نماز پڑھنے کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنے کی صورت میں مکروہ نہیں ہے، اور پڑھنے والا بھی گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا

فجر کی فرض نماز شریعت کے مطابق ایک دفعہ پڑھنے کے بعد اسی وقت دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ ایک دفعہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی صورت میں نفل ہوگا، اور فجر کی نماز کے بعد اشراق کے وقت تک کوئی نفل پڑھنا منع ہے (۲) ہاں اگر فجر کی نماز فاسد ہوگئی، یا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگیا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) (قوله وضم سادسة) ...... اطلق في الضم فشمل ما اذا كان في وقت مكروه كما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما يكره فيهما اذا كان عن اختيارا ما اذا لم يكن عن اختيار فلا وعليه الاعتماد، وكذا في الخانية، وهو الصحيح، كذا في التبيين، وعليه الفتوىٰ، كذا في المجتبىٰ، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، ،هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان، رد المحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوی على المراقي، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمی كراچی.

(۲) والفرض بعد اتمامه لا يحتمل الانتقاض، ولا يدخل في صلاة الامام لان التنفل بعد صلاة الفجر مكروه، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۴۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يكره منها تحت عنوان: فضل الجماعة، ط: دار الكتب العربية، قيد بالفائتة لان غير الفائتة لا يقضي.....وقال بعضهم لا يكره، لكنه لا يقضي بعد صلاة الفجر ولا بعد صلاة العصر، الخ، البحر الرائق: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچی. شامی: ۲/ ۵۵، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) المفسد هنا قسمان: ما يوجب القضاء فقط، او مع الكفارة. شامی: ۲/ ۳۹۴، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ط: سعيد كراچی. قوله الفساد والبطلان في العبادات سيان ايضا: ۲/ ۲۹۴، واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأى مقتد (بطلت فيلزم اعادتها) الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة قبيل مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچی.

فجر کی نماز رمضان المبارک میں

رمضان المبارک میں فجر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے تا کہ سب لوگ سحری سے فارغ ہو کر فوراً جماعت میں شرکت کر سکیں، اور جماعت بڑی ہو، ورنہ تاخیر کی صورت میں لوگ سو جائیں گے، اور جماعت سے محروم ہو جائیں گے، ایک عظیم نقصان اٹھائیں گے۔(۱)

فجر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی

''فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی، اس صورت

---

(۱) عن قتادة عن انس ان زید بن ثابت حدثه انهم تسحروا مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم قاموا الی الصلاة قلت کم بینهما قال قدر خمسین او ستین یعنی آیة (بخاری: ۸۱/۱، کتاب الصلاة، باب وقت الفجر، ط: قدیمی کراچی، قال الشعرانیؒ فی المیزان: وفی روایة اخری لاحمد ان الاعتبار بحال المصلین فان شق علیهم التغلیس کان الاسفار افضل، وان اجتمعوا کان التغلیس افضل، وقال ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ فی رد المحتار: " نعم، ذکر شراح الهدایة، وغیرهم فی باب التیمم ان اداء الصلوة فی اول الوقت افضل، الا اذا تضمن التاخیر فضیلة لا تحصل بدونه کتکثیر جماعة، فتح الملهم: ۳۷۹/۲ - ۳۸۰، کتاب المساجد باب استحباب التبکیر بالصبح ط: دار العلوم کراچی. فلو اجتمع الناس الیوم ایضا فی التغلیس لقلنا به ایضا کما فی " مبسوط السرخسی" فی باب التیمم انه یستحب التغلیس فی الفجر والتعجیل فی الظهر اذ اجتمع الناس... وقال رحمه الله بعده، ولعل هذا التغلیس فی رمضان خاصة وهکذا ینبغی عندنا اذا اجتمع الناس وعلیه العمل فی دار العلوم دیوبند من عهد الاکابر، فیض الباری: ۱۳۶/۲، کتاب مواقیت الصلاة، وقت الفجر، ط: مطبعة حجازی بالقاهرة، الطبعة الاولیٰ

(نوٹ: بیروت کے نسخے میں (ولعل هذا التغلیس) کے بعد والی عبارت موجود نہیں ہے۔)

میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوگا یعنی طلوع کے بعد تقریباً پندرہ منٹ گذر جائیں تو پھر صبح کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز میں سورج نکل آیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آیا تو نماز باطل ہوجائے گی، (۲) اس نماز کو سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہوجائے گا تو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار

☆……اگر کوئی عذر نہیں تو امام اور تنہا پڑھنے والے کے لئے فجر کی نماز میں ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک کی سورتوں میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت

---

(۱) انظر الی الحاشیة التالیة.

(۲) او طلعت الشمس فی الفجر (قوله او طلعت الشمس فی الفجر) یعنی طلوعها مفسد، فتح القدیر: ۱/۳۳۵، کتاب الصلاة، باب الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۷۵، باب الحدث فی الصلوة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۰۹، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۳) عن عقبة بن عامر الجهنی قال: ثلاث ساعات کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهانا ان نصلی فیهن او نقبر فیهن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتیٰ ترتفع، وحین یقوم قائم الظهیرة حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتیٰ تغرب، ترمذی: ۱/۲۰۰، ابواب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة الصلوٰة، علی الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها، ط: قدیمی کراچی. (لا تجوز الصلاة، عند طلوع الشمس) …… ویجب قطعه وقضاؤه فی غیر مکروه فی ظاهر الروایة، فتح القدیر: ۱/۲۰۲، کتاب الصلاة، فصل فی الاوقات التی تکره فیها الصلوة، ط: رشیدیة شامی: ۱/۳۷۰۔ ۳۷۱ کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

میں پڑھنی چاہئے، یہ مسنون ہے۔(۱)

☆......یا کسی جگہ سے درمیانی درجہ کی کم سے کم چالیس آیتیں پڑھے، یہ کم سے کم ہے۔(۲)

☆......متوسط درجہ یہ ہے کہ پچاس سے ساٹھ آیات تک پڑھے۔(۳)

☆......بہتر یہ ہے کہ سو آیات تک پڑھے۔(۴)

☆......اس سلسلے میں امام اور مقتدیوں کی ہمت اور شوق کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ اگر وقت کی تنگی، یا کسی اور ضرورت یا عذر کی بناء پر کم قرأت کرنی پڑے تو کر سکتا ہے، ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل

(۱)(ویسن فی الحضر) لامام ومنفرد ، ذکره الحلبی، والنا س عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الی آخر البروج(فی الفجر والظهر) قال فی الشامیة: فان کان فی امنة وقرار یقرأ فی الفجر نحو سورة البروج وانشقت لانه یمکنه مرعاة السنة مع التخفیف، شامی: ۱/ ۵۳۹ ـ ۵۴۰ باب فی صفة الصلوة فصل فی القراء ة ،ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۲۹۴، باب صفة الصلوة فصل فی القراء ة ط: رشیدیة کوئٹه، البحر الرائق: ۱/ ۳۳۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲،۳،۴) والمنقول فی الجامع الصغیر انه یقرأفی الفجر فی الرکعتین سو ی الفاتحة اربعین او خمسین او ستین آیة واقتصر فی الاصل علی الاربعین ، وروی الحسن فی المجرد ما بین ستین الی مائة وردت الاخبار بذلک کله عنه صلی الله علیه وسلم ثم قالو ایعمل بالروایات کلها بقدر الامکان واختلفوا فی کیفیة العمل به فقیل ما فی المجرد من المائة محمل علی الراغبین وما فی الاصل محمل الکسالی او الضعفاء وما فی الجامع الصغیر من الستین محمل الاوساط ...... قال فی فتح القدیر الأولیٰ ان یجعل هذا محمل اختلاف فعله علیه الصلوٰة والسلام بخلاف القول الاول فانه لا یجوز فعله علیه لانه لم یکونوا کسالیٰ فیجعل قاعدة لفعل الائمة فی زماننا ، ویعلم منه انه لا ینقص فی الحضر عن الاربعین وان کانوا کسالیٰ لان الکسالی الی محملها اھ فالحاصل انه لا ینقص عن الاربعین فی الرکعتین فی الفجر علی کل حال علی جمیع الاقوال ، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، فصل اذا اراد الدخول فی الصلوٰة ،ط: سعید کراچی. فتح القدیر : ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلوٰة، فصل فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۵۴۰ ـ ۵۴۱ ،باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة ط: سعید کراچی.

اعوذ برب الناس" سے پڑھائی ہے۔(۱)

فجر کے بعد

فجر کی نماز کے بعد اپنی ضروریات کے لئے چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض کے نزدیک طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک، اور بعض کے نزدیک آفتاب کے بلند ہونے تک بلاضرورت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔(۲)

فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی

فجر کی فرض نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی ہے تو ایسی حالت

(۱) واختار فی البدائع عدم التقدیر، وانه یختلف بالوقت والقوم والامام (قوله واختار فی البدائع عدم التقدیر الخ) وعمل الناس الیوم علی ما اختاره فی البدائع ،رملی، والظاهر ان المراد عدم التقدیر بمقدار معین لکل احد وفی کل وقت، کما یفیده تمام العبارة، بل تارة یقتصر علی ادنیٰ ما ورد کاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق وقت او نحوه من الاعذار، " لانه علیه الصلوة والسلام قرأ فی الفجر بالمعوذتین لما سمع بکاء صبی خشیة ان یشق علی امه وتارة یقرأ اکثر ما ورد اذا لم یمل القوم ، فلیس المراد الغاء الوارد ولو بلا عذر، ولذا قال فی البحر عن البدائع: والجملة فیه انه ینبغی للامام ان یقرأ مقدار ما یخف علی القوم ولا یثقل علیهم بعد ان یکون علی التمام وهکذا فی الخلاصة، آه، شامی: ۱/ ۵۴۱، باب صفة الصلوٰة، فصل فی القراءة ،ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، باب صفة الصلوٰة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة،ط:سعید کراچی.فتح القدیر: ۱/ ۲۹۱ ،باب صفة الصلوٰة، فصل فی القراءة ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) تتمه ...... کراهة الکلام بعد الفجر الی ان یصلی الابخیر، وفی ابطال السنة اذ فصل به کلام، ولابأس بالمشی لحاجة بعد الصلوة وقیل یکره الی طلوع الشمس وقیل الی ارتفاعها ، آه، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۰۳ ، کتاب الصلوٰة ، فصل فی الاوقات المکروهة ،ط: قدیمی کراچی، وفی نسخة ۱۹۱ ط:قدیمی. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱، کتاب الصلوٰة، مطلب فی الصلوة فی الارض المغصوبة،ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۱/ ۲۰۹، قبیل باب الاذان ط: رشیدیة و ص: ۲۳۹، ط: دار الفکر، بیروت، الطبعة الثانیة.

میں سنت کے لئے فرض نہ توڑے بلکہ فرض نماز پوری کرے اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوجائے اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے۔(۱)

فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

اگر اتفاق سے فجر کا وقت کم ہے، سورج طلوع ہونے کا وقت قریب ہے، تو چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں "قُل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فجر کا وقت تھوڑا ہے یا سفر کی وجہ سے جلدی ہے تو فجر کی نماز میں چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ

رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ فجر کی نماز میں سب نمازوں سے زیادہ لمبی قرأت پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) وقال محمد احب الی ان اقضیها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال ، حلبی کبیر ،ص:۳۹۷، فصل فی النوافل ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور ، شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱-۲۸۸، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضی ام لا؟ ،ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی ، ص: ۴۵۴، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) بل تارة یقتصر علی ادنی ما ورد کاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق الوقت او نحوه من الاعذار ، " لانه علیه الصلوة والسلام قرأ فی الفجر المعوذتین لما سمع بکاء صبی خشیة ان یشق علی امه ، شامی: ۵۴۱/۱، باب صفة الصلوٰة، فصل فی القراء ة ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۳۴۰/۱، باب صفة الصلوٰة فصل واذا اراد الدخول فی الصلوٰة، ط: سعید کراچی.فتح القدیر ۲۹۱/۱ باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: رشیدیة.

فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیت تک پڑھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورۂ بقرہ، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سورۂ نمل اور سورۂ ہود اور سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ یونس وغیرہ لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے،(۱) کیونکہ نیند سے جاگنے کے وقت دل کو فراغت ہوتی ہے اور فائدہ کی بات یہ ہے کہ پہلے پہلے جو آواز کان سے گذر کر دل پر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، جس میں انسان کے لئے سراسر بھلائی، برکت اور خیر وخوبی بھری پڑی ہے، اور اس وقت وہ کلام دل میں کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر مؤثر ہوتا ہے، اور دل میں خوب جم جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴)(۲)

---

(۱) والآثار قد اختلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعنه انه كان يقرأ في الفجر من ستين آية الى مائة، وعن بعض الصحابة رضى الله عنهم انه قال: تلقيت من فى رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة "ق" والذاريات، لكثرة ما كان يقرأ بهما فى صلاة الفجر ...... وروى عنه عليه السلام انه قرأ فى الفجر سورة المزمل، والمدثر ،وعنه عليه السلام انه قرأ فى الركعة الاولىٰ الم السجدة، وفى الثانية هل اتى على الانسان وعن ابى بكر الصديق رضى الله عنه انه قرأفى الركعة الاولىٰ فاتحة البقرة وفى الثانية خاتمتها وعن عمر رضى الله عنه أنه قرأفى الركعة الاولى سورة النمل وفى الركعة الثانية سورة بنى اسرائيل، المحيط البرهانى: ۲/ ۴۴، كتاب الصلوٰة فصل فى القراءة ،ط: ادارة القرآن كراچى. تاتارخانية: ۱/ ۴۴۹، كتاب الصلوة ،الفرائض، فصل فى القراءة ،ط: ادارة القرآن كراچى. وكذا فى البدائع، ۱/ ۴۷۸ـ ۴۷۹، كتاب الصلوٰة، فصل القدر المستحب فى القراءة ط: دار احياء التراث العربى بيروت،لبنان.

(۲) والسر فى مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط فى الاسواق والدور واما غيرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الى تذكر القوم واتعاظهم ،حجة الله البالغة: ۲/ ۹، ويقرأ فى الفجر ستين آية الى مائة تداركا لقلة ركعاته بطول قراء ته ولان رين الاشغال المعاشية لم يستحكم بعد ، فيغتنم الفرصة لتدبر القرآن الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، اذكار الصلاة، وهيآتها المندوب اليها،ط: كتب خانه رشيدية دهلى،بينا فى موضع آخر حكمة قراء ة الفاتحة فى الصلاة، ومجمل ذلك ان الانسان يحمد ويشكر مولاه ويمجده ويقدسه ، ولما كانت الاذان تتلذذ بسماع كلام الله لحلاوة معناه وعذوبة لفظه وجمال اسلوبه وترتيبه،ولماكان النهار مظنة الضوضاء والاصوات التى تؤلم الاذان جعلت القراءة فى صلاة النهار سرية، حتىٰ لا يمتزج صوت تلاوة

فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود

’’وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ ایک فقیر کو دینا

نماز، روزہ کے کل فدیہ کی رقم یا اشیاء صرف ایک فقیر اور محتاج کو دینا بھی درست ہے اور کسی بھی مسلمان فقیر و غریب کو دینا جائز ہے۔ (۱)

-القرآن اللذيذ المعنىٰ واللفظ بتلك الاصوات والالفاظ البشرية،فيمتنع التاثير القلبى المطلوب، ولما كان الليل مظنة الهدؤ والسكون اوجب الشارع الجهر فى صلاته لعدم امتزاج اى صوت وأىّ كلام بكلام الله عز وجل فيكون الصوت فى هذه الحالة حلوا لذيذا موثر التاثير المطلوب للقلب، وبما ان الانسان لا يميل بطبعه الى الكثرة فى كل شئى حبب الشارع الينا الاطالة فى صلاة الليل ليكون الانس وافرا والحبور عظيما واللذة كاملة بالقرب من رب العالمين، ذلك القرب الذى اوضحنا معناه فى غير هذ الموضع.

ولما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل فى صلاة الليل ويقرأ فيها كثيرا كان ابو بكر رضى الله عنه يطيل فى صلوة الليل ويقرأ فيها بالبقرة، وعمر بن الخطاب رضى الله عنه يقرأ بالنحل وهود ويونس وبنى اسرائيل ونحوها من السور التى تقاربها الخ،حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۱۲۳ ـ ۱۲۴، حكمة القراء ة الجهرية والسرية فى الصلاة، ط: انصارى كتب خانه، بازار كتاب فروشى كابل.

(۱) ولو اعطاه الكل جاز ،الدر مع الرد: ۲/۷۴، (قوله جاز) اى بخلاف كفارة اليمين والظهار والافطار ، شامى: ۲/۷۴، باب قضاء الفوائت، مطلب فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ط: سعيد كراچى.ولو دفع جملة الى فقير واحد جاز، هندية: ۱/۱۲۵، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، قبيل الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بخلاف فدية الصلاة، فانه يجوز اعطاء فدية صلوات لواحد، شامى: ۱/۷۳، ط: سعيد كراچى. اذا ادى الكل الى مسكين واحد يجوز كما يجوز فى صدقة الفطر ولا يعتبر عذر المساكين ،فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: ۲/۱۸، فصل فى الكفارة، ط: رشيدية كوئٹه.

فدیہ زندگی میں دینا

بوڑھے کمزور اور زندگی کے آخری اسٹیج میں پہونچنے والے لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں زندگی میں ہی روزہ کا فدیہ دینا تو جائز ہے لیکن ایسے لوگوں کے لئے زندگی میں نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی زندگی میں نماز کا فدیہ دے گا تو فدیہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہوکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر سر کے اشارے سے پڑھ سکتا ہے، اس لئے نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے۔(۱)

ہاں اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ میں مال بھی چھوڑا ہے، اور ایک تہائی مال سے فدیہ بھی ادا ہو سکتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد وارثوں کے لئے اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱)(قوله ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح)............. وفى القنية : ولا فدية فى الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم.....بخلاف الشيخ الفانى فإنه تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدى فى حياته ولا يتحقق عجزه عن الصلاته لانه يصلى بما قدر ولو مؤميا برأسه شامى: ۲/ ۷۴.باب قضاء الفوائت مطلب فى بطلان الوصية با لختمات والتهاليل. ط:سعيد. وفى اليتيمة سئل الحسن بن على عن الفدية عن الصلوات فى مرض الموت هل تجوز؟ فقال:لا.....عن الشيخ الفانى هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حى فقال لا كذا فى التا تا رخانية .هندية: ۱/ ۱۲۵ . ط:ماجدية قبيل الباب الثانى عشر فى سجود السهو.

(۲) يعطى عنه وليه.....أو وارثه فيلزمه ذلک من الثلث ان أوصى ، شامی ۲/ ۷۴. باب قضاء الفوائت مطلب فى بطلان الوصية الخ ط: سعيد) عليه صلوات فا ئتة فأوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطى.....من ثلث ما له هندية : ۱/ ۱۲۵ .قبيل الباب الثانى عشر فى سجود السهو. ط: ماجديه.

فدیہ سے دینی کتاب دینا

فدیہ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء اور علماء کو مالک بنا کر دینا جائز ہے، اس سے بھی فدیہ ادا ہو جائے گا، اور دین کی خدمت بھی ہو جائے گی۔

البتہ فدیہ کی رقم سے کتابیں خرید کر کسی ادارے میں وقف کرنا جائز نہیں ہے، اس سے فدیہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

فدیہ طلبہ کو دینا

فدیہ کی رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دینا جائز ہے، اور یہ بہترین مصارف میں سے ہے۔(۲)

---

(۱) (یعطی لکل صلاۃ نصف صاع من بر) کا لفطرۃ الدر مع الرد : ۲/ ۷۲. (قولہ نصف صاع من بر) أی أومن دقیقہ أو سویقہ أو صاع تمر أو زبیب أو شعیر أو قیمتہ وھی افضل عندنا لإسراعھا بسد حاجۃ الفقیر شامی : ۲/ ۷۲. باب قضاء الفوائت مطلب فی اسقاط الصلاۃ عن المیت ط: سعید (قولہ أی مصرف الزکاۃ والعشر)...... وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ کما فی القھستانی. شامی : ۲/ ۳۳۹. باب المصرف ط: سعید وبشرط ان یکون الصرف (تملیکا) لا اباحۃ کما مر (لا) یصرف (الی بناء) نحو(مسجد و) .... لعدم التملیک وھو الرکن الدر مع الرد : ۲/ ۳۴۴۔ ۳۴۵. باب المصرف ط: سعید (قولہ و قیل طلبۃ العلم) کذافی الظھیریۃ و المرغینانی واستبعدہ السروجی بان الأیۃ نزلت ولیس ھناک قوم یقال لھم طلبۃ علم قال فی الشر نبلا لیۃ: واستبعادہ بعید لان طلب العلم لیس الا استفادۃ الاحکام وھل یبلغ طالب رتبۃ من لازم صحبۃ النبی ﷺ لتلقی الاحکام عنہ کا صحاب الصفۃ فا لتفسیر بطالب العلم وجیہ خصوصا وقد قال فی البدائع فی سبیل اللہ جمیع القرب فیدخل فیہ کل من سعی فی طاعۃ اللہ وسبیل الخیرات اذا کان محتاجا. شامی: ۲/ ۳۴۳. باب المصرف ط:سعید

(۲) ایضا.

فدیہ کا مصرف

فدیہ کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ اور صدقۂ فطر کا مصرف ہے، اور زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو زیادہ حاجت مند ہیں، جیسے مقروض وغیرہ، اور اگر دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دیا جائے تو یہ بھی اچھا مصرف ہے،(۱) اور اگر فدیہ کی رقم ڈرافٹ یا منی آڈر وغیرہ کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی جارہی ہے تو اس کی فیس اور چارج کی رقم فدیہ کی رقم سے دینا جائز نہیں ہوگا(۲) بلکہ وہ رقم الگ دینا لازم ہوگا تاکہ فدیہ کی پوری رقم مستحق لوگوں کو ملے۔

فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں

''فدیہ زندگی میں دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا

اپنے وقت پر نماز ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے،(۳) اور فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا جائز نہیں ہے، نیز یہ کہ بے نمازی کے انتقال کے بعد ورثاء فدیہ ادا کریں گے یہ یقینی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا ضروری بھی نہیں ہے، وصیت کی صورت میں اگر ایک تہائی ترکہ سے فدیہ ادا ہو جائے تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا لازم تو ہوگا(۴) لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ

(۱) ایضا.

(۲) یہ مسلم ہے کہ فیس کی رقم فقراء کو نہیں ملتی اس لئے فیس کی رقم فدیہ میں شمار نہیں ہوگی اس لئے کہ فدیہ میں تملیک ضروری ہے۔

(۳) .... اذا لتاخیر بلا عذر کبیر ة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة، الدر مع الرد: ۲/ ۶۲، (قوله لاتزول بالقضاء) وانما یزول اثم الترک، فلا یعاقب علیها اذا قضاها ،واثم التاخیر باق، قوله بل بالتوبة) ای بعد القضاء،اما بدونه فالتاخیر باق، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الا قلاع عن المعصیة کما لا یخفی فافهم، شامی: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید : ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاة،ط: سعید.

(۴) (ولو مات وعلیه صلوات فائتة ، واوصی بالکفارة، یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر) کالفطرة،(وکذا حکم الوتر والصوم ، وانما یعطی من ثلث ماله) الدر مع الرد: ۲/ ۷۲، ـ ۷۳، (قوله یعطی) ای یعطی عنه ولیه: ای من له ولا یة التصرف فی ماله بوصایة او وراثة فیلزمه ذلک

سے سخت عذاب ہوگا، باقی اللہ معاف کر سکتا ہے، اگر معاف کر دے گا تو نجات مل جائے گی۔(۱)

فدیہ کی قیمت

مردہ آدمی کی نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح دوکلو گندم/آٹا یا اس کی قیمت ہے اور اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کرے گا، اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں جس دن نماز قضاء ہوئی تھی۔

اور وتر کی نماز کے ساتھ ایک دن کے چھ فدیے یا اس کی قیمت ہے اور یہ فدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا یا الگ الگ کر کے الگ الگ محتاج کو دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔(۲)

-من الثلث ان اوصىٰ، والا فلا يلزم الولی ذلک لانها عبادة فلا بد من الاختيار ، فاذا لم يوص فات الشرط فيسقط فی حق احكام الدنيا للتعذر .... ثم اعلم انه اذا اوصى بفدية الصوم يحكم بالجواز قطعا لانه منصوص عليه و اما اذا لم يوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد فی الزيادات انه يجزيه ان شاء الله تعالىٰ فعلق الاجزاء بالمشيئة لعدم النص و كذا علقه بالمشيئة فيما اذا اوصىٰ بفدية الصلاة لانهم الحقوها بالصوم احتياطا لاحتمال كون النص فيه معلولا بالعجز فتشمل العلة الصلاة، وان لم يكن معلولا تكون الفدية برا مبتدأ يصلح ما حيا للسئيات ، فكان فيها شبهة الخ، شامی: ۲/ ۷۲، باب قضاء الفوائت ، مطلب فی اسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعيد كراچی.

(۱) ويغفر ما دون ذلک لمن يشاء، وانظر الحاشية رقم: ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصىٰ بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) الدر مع الرد،(قوله نصف صاع من بر) ای او من دقيقه او سويقة، او صاع تمر او زبيب او شعير او قيمته، وهی افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقير، شامی: ۲/ ۷۲ ، ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/ ۱۲۵ ، قبيل الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية و كوئٹه. قاضی خان علی هامش الهندية: ۱/ ۱۱۴ ، فصل فی الترتيب وقضاء المتروكات ،ط: رشيدية كوئٹه. مزید ''فدیہ ایک فقیر کو دینا'' کی تخریج کو دیکھیں۔

فدیہ کی وصیت

اگر میت نے فوت شدہ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، اور وہ ترکہ میں مال وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے، تو وارثوں کے لئے ترکہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ سے جتنا فدیہ ادا ہو سکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اس سے زائد سے فدیہ ادا کرنے کے لئے وارثوں کی رضامندی ضروری ہے، اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہیں اور سب خوشی سے فدیہ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، تو اس صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا اور اس کو عذاب سے نجات ملے گی۔ (۱)

فدیہ میں نقد دینا

فدیہ میں نقد رقم دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز اپنی پسند کے مطابق خرید سکے، اور سب ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ (۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۴ تحت عنوان ''فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا''

(۲) الدقیق اولیٰ من البر والدراهم اولیٰ من الدقیق لدفع الحاجة ...... وذكر في الفتاویٰ ان اداء القيمة افضل من عين المنصوص عليه وعليه الفتویٰ، هندية: ۱/۱۹۲، الباب الثامن في صدقة الفطر ط: ماجديه (قوله نصف صاع من بر) اى او من دقيقه او سويقه، او صاع تمر او زبيب او شعير او قيمته، وهي افضل عندنا لاسرعها بسد حاجة الفقير، شامی: ۲/۷۲-۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۲/۲۵۵، باب صدقة الفطر، ط: سعيد كراچی.

فدیہ نماز کا

''نمازوں کا فدیہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فرائض نماز

نماز کے فرائض چھ ہیں، ان میں سے پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزء ہیں، نماز ان سے مرکب ہے، اور چھٹا فرض (یعنی نماز کو اپنے فعل سے مکمل کرنا) رکن نہیں۔

۱...... قیام (کھڑا ہونا) یعنی جو لوگ کھڑے ہونے پر قادر ہیں، ان کے لئے اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی جا سکے جو فرض ہے۔ (۱)

کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ (۲)

قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔ (۳)

جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔ (۴)

(۱. ۲) " (ومنها القيام) بحيث لو مديديه لا ينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه و مندوبه بقدر القراءة فيه في فرض وملحق به............ (لقادر عليه وعلى السجود ،الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۴۴ـ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام ،ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح:ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي.

(۳) " (ويفترض القيام) على قادر عليه... فلو تعسر عليه القيام...... لا يلزمه. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة، واركانها ط: قديمي كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۴۵،باب صفة الصلاة، مبحث القيام ،ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

۲......قرأت: یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے کچھ پڑھنا فرض ہے، نماز میں کم سے کم قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دولفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور اگر ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے صٓ، قٓ، وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰمٓ" وغیرہ یا کئی حروف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۳......رکوع: ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ اس قدر جھک جائے جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۲)

۴......سجدہ: ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا

(۱) ومنها القراءة وفرضها عند ابی حنيفة رحمه الله يتأدى بآية واحدة وان كانت قصيرة كذا فی المحيط...... ثم عنده اذا قرأ آية قصيرة هی كلمات او كلمتان نحو قوله تعالىٰ " ثم قتل كيف قدر وثم نظر " يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هی كلمة واحدة " كمدهامتان " او آية هی حرف "كصاد ،نون، قاف ...... الاصح انه لا يجوز ...... هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه. حلبی كبير ،ص: ۲۷۸، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی ۱/ ۵۳۷ باب صفة الصلاة فصل فی القراءة ط: سعيد. ...... او حر فان حٰمٓ طٰسٓ او حروف " حٰمٓ عٓسٓقٓ، كٓهٰيٰعٓصٓ، فقد اختلف المشايخ، والاصح انه لا تجوز به الصلاة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۲۵-۲۲۶، باب شروط الصلوٰة واركانها ط: قديمی كراچی.

(۲) ومنها الركوع وقدر الواجب من الركوع ما يتناوله الاسم بعد ان يبلغ حده وهو ان يكون بحيث اذا مد يديه نال ركبتيه ،هندية: ۱/ ۷۰، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه. والرابعه من الفرائض الركوع وهو ای الركوع المفروض طأطأة الرأس ای خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالىٰ: اركعوا، حلبی كبير، ص: ۲۷۹، فرائض الصلوٰة، ط:سهيل اكيڈمی لاهور، رد المحتار: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلاة،مطلب الركوع والسجود،ط:سعيد كراچی.البحر الرائق: ۱/ ۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

۵...... قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں اور اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جا سکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔(۲)

۶...... نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا، یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہے مثلاً "السلام علیکم ورحمۃاللّٰہ" کہنا۔(۳)

خلاصہ: ۱۔قیام ۲۔قرأت ۳۔رکوع ۴۔سجدہ ۵۔قعدہ اخیرہ ۶۔نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔

---

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالىٰ واركعوا واسجدوا ، وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما...... والمراد من السجود السجدتان ،فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنىٰ فى كل ركعة بالسنة والاجماع ،البحر الرائق: ١/ ٢٩٣، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، رد المحتار: ١/ ٤٤٧، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعيد كراچى،مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ٢٣٤، باب شروط الصلاة، واركانها ،ط: قديمى كراچى.

(٢) والسادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التى تكون فى آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة او لا كما فى الثنائية وقدر المفروض فى القعدة هو القعود مقدار ادنىٰ قراءة التشهد .... والمراد من التشهد التحيات الى عبده ورسوله هو الصحيح، حلبى كبير،ص: ٢٨٩، فرائض الصلاة، ط:سهيل اكيڈمى لاهور، رد المحتار: ١/ ٤٤٨، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ١/ ٢٩٤، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ١/ ٢٩٩۔ ٣٠٠، كتاب الصلاة، القعدة الاخيرة، ط: رشيدية كوئته.وص: ١/ ١١٣، فصل فى اركان الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(٣) (والخروج بصنعه) اى الخروج من الصلاةقصدا من المصلى بقول او عمل ينافى الصلاة بعد تمامها فرض سواء كان ذلك قوله" السلام عليكم ورحمة الله" البحر الرائق: ١/ ٢٩٤، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.رد المحتار: ١/ ٤٤٨۔ ٤٤٩، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه ط: سعيد كراچى.

فرائض نماز کی تعداد

نماز کے فرائض کی تعداد میں اختلاف ہے:

البحر الرائق (۱) اور شامی (۲) میں سات، عالمگیری (۳) اور ہدایہ (۴) میں چھ، اور کبیری میں آٹھ فرائض کا ذکر ہے، (۵) ان میں سے چھ فرائض پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے اور دو فرائض کے بارے میں اختلاف ہے، جن چھ فرائض پر اتفاق ہے وہ یہ ہیں:

(۱) تکبیر افتتاح رتکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیر میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

اور جن دو فرائض میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں:

۱...... **خروج بصنع المصلی**: یعنی نمازی کا قصداً نماز کے منافی فعل کے ذریعہ نماز سے نکلنا، یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرض ہے، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔

۲......تعدیل ارکان: یعنی ہر رکن کی ادائیگی کے وقت اطمینان حاصل کرنا۔ (۶)

---

(۱) البحر الرائق: ۱/ ۲۹۰۔ ۲۹۴، باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچی.

(۲) رد المحتار: ۱/ ۴۴۲۔ ۴۴۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) " الفصل الاول فی فرائض الصلاة، وهی ست، هندية: ۱/ ۶۸، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴)" فرائض الصلاة، ستة، هداية: ۱/ ۱۸۱، باب صفة الصلاة، ط: مكتبة البشریٰ، كراچی. و ص: ۹۸ ط: مكتبة شركة علمية ملتان.

(۵) (واما فرائض الصلوة،) ای اركانها التی توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان) فرائض (منها ست) فرائض(علی الوفاق بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان لكن (علی الخلاف) بينهم، حلبی كبير، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۶) واما فرائض الصلاة، ای اركانها التی توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان فرائض (منها ست) فرائض (علی الوفاق) بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان، لكن (علی الخلاف،) بينهم(وهی ای الفرائض الست المفتق عليها (تكبيرة الافتتاح، ......(والقيام والقراء ة والركوع والسجود

فرش پر تصویر ہے

اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی، البتہ تصویر پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں ایسی صف یا فرش بچھانا صحیح نہیں۔ (۱)

فرض

فرض اس فعل یا کام کو کہا جاتا ہے جس کو کرنا قطعی دلیل سے لازم ہو، چاہے وہ فعل رکن ہو یا شرط۔ (۲) (قطعی دلیل اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قسم کے بھی شبہ کی گنجائش نہ ہو)

فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا

''سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

- والقعدة الاخيرة مقدر قراء ة التشهد...... الخ، حلبی کبیر، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، (اما الخروج من الصلاة بصنعه) ای بالفعل الناشی من المصلی (ففرض عند ابی حنيفة خلافا لهما ...... (وتعديل الاركان) وهو الطمانينة وزوال الاضطراب عن جميع الاعضاء واقله قدر تسبيحة فرض عند ابی يوسف والائمة الثلاثة، (لحديث ابن مسعود) المروی فی السنن الاربعة (انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا يقيم الرجل فيها ظهره فی الركوع والسجود) قال الترمذی حسن صحيح، الخ، حلبی کبیر، ص:۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) ولا بأس بأن يصلی علی بساط فيه تصاوير والحال انه لا يسجد علی التصاوير والمراد ما كان منها لذی روح ، حلبی کبیر، ص: ۳۵۹، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما يكره فيها،ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۲۷-۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط: سعيد كراچی، رد المحتار: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مكروهات الصلاة،ط: سعيد كراچی.

(۲) الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعی اعم من ان يكون شرطا او ركنا ،البحر الرائق: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض علی ما يقابل الركن وعلی ماليس بركن ولا شرط ، ط: سعيد كراچی.

فرض ترک ہوجانا

نماز کا کوئی بھی فرض ترک ہوجائے، خواہ قصداً ہو یا سہواً تو نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً قرأت بالکل نہیں کی، یا قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ میں سے کوئی فرض ترک کردیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی

☆......اگر کسی نے تنہا فرض نماز شروع کی، اسی وقت فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی، تو اگر یہ فجر یا مغرب کی نماز ہے، اور اس نے ابھی تک پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اس کو چاہئے کہ ایک سلام دائیں طرف پھیر کر نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا تھا، تب جماعت شروع ہوئی، تب بھی نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا تھا تب جماعت شروع ہوئی تو اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز کو پورا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع : فرض و سنة وواجب ،ففی الاول ان امكنه التدارک بالقضاء يقضى والا فسدت صلاته ، هندية: ۱/ ۱۲٦ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ،ط: رشيدية كوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی،ص: ۴٦۰، باب سجود السهو ،ط: قديمی كراچی. ان المتروک الذی يتعلق به سجود السهو ، من الفرائض والواجبات ، لا يخلو اما ان كان من الافعال او من الاذكار و من ای القسمين كان وجب ان يقضی ان امكن التدارک بالقضاء وان لم يمكن فان كان المتروک فرضا تفسد الصلاة، الخ، بدائع : ۱/ ۱٦۷ ، كتاب الصلاة، فصل فی بيان المتروک ساهيا هل يقضی ام لا؟ ط: سعيد، وص: ۱/ ۴۰۸، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ان صلی ركعة من الفجر او المغرب فاقيم يقطع ويقتدی و كذا يقطع الثانية مالم يقيدها بالسجدة واذا قيدها بها لم يقطعها ، هندية: ۱/ ۱۱۹ ، الباب العاشر فی ادراک الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۲ ،باب ادراک الفريضه، ط: سعيد كراچی. حاصل هذه

☆......اور اگر وہ ظہر یا عصر یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا، پھر اسی وقت اسی فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی تو نماز کو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۱)

☆......اور اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا تھا اس کے بعد جماعت شروع ہوئی، تو اب وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے، اس طرح دو رکعت نفل اور جماعت کا ثواب مل جائیگا۔ (۲)

☆......اور اگر تین رکعت پڑھ چکا تھا یعنی تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا تھا تب جماعت شروع ہوئی، تو اب نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز پوری کرے۔ (۳)

- المسألة : شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى، فان سجد لها ، فان في رباعي أتم شفعا، وان في غير الرباعي قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية، فان سجدلها اتم ولم يقتد، شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۱ . ۲) (قوله صلى ركعة من الظهر فاقيم يتم شفعا ويقتدى) .... وقيد بالركعة التي تتم بالسجدة لانه لولم يقيدالاولىٰ بالسجدة،فانه يقطع ويشرع مع الامام وهو الصحيح، البحر الرائق: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. ومن صلى ركعة من الظهر ثم اقيمت يصلى ركعة ثم يدخل مع الامام وان لم يقيد الاولىٰ بالسجدة يقطع ويشرع مع الامام هو الصحيح، هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه ،شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجدلها ،فان في رباعي اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثاني رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجدلها فان في رباعي اتم شفعا واقتدى مالم يسجد للثالثة فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا في العصر ،رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. ولو صلى ثلاثا من الظهر يتم ويقتدى متطوعا .... وكذالک في العشاء والعصر غير انه لا يدخل معهم تطوعا في العصر بعد الفراغ، هندية: ۲/ ۱۱۹، ۱۲۰ باب ادراک الفريضة،ط: ماجدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

پھر اگر ظہر اور عشاء کی نماز ہے تو نفل کی نیت سے امام کی اقتداء کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، تا کہ جماعت کا ثواب مل جائے البتہ فجر، عصر اور مغرب کی نماز تنہا پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں ہوگا کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نہیں ہے، اور مغرب میں بھی دوبارہ جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی کیونکہ تین رکعات کی کوئی نفل نہیں ہے۔(۱)

فرض چھوٹ جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھول سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دے یا چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۲) اور اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ

(۱) و ان صلی رکعة من الفجر او المغرب .... واذا اتمها لم یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد صلاة الفجر ولما فیه من الاتیان بالوتر فی النفل بعد المغرب او مخالفة امامه، هندیة: ۱/۱۱۹، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. وفیه ایضا و کذالک فی العشاء والعصر غیر انه لا یدخل معهم تطوعا فی العصر بعد الفراغ، هندیة: ۱/۱۲۰، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۲/۵۲ - ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. " فان صلیٰ رکعة من الفجر او المغرب فاقیم یقطع ویقتدی، .... وقید بالرکعة احترازاً عما اذا قید الثانیة بسجدة فانه لا یقطعها ویتمها و لا یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد الفجر و کذا بعد المغرب فی ظاهر الروایة، البحر الرائق: ۲/۷۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) من فرائضها التی لا تصح بدونها ،قال الشامی (قوله التی لا تصح بدونها) صفة کاشفة اذ لا شیئ من الفروض ما تصح الصلوة بدونه بلا عذر ،رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی الولوالجیة: الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع: فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیة کوئٹه. واما بیان المتروک ساهیا .... فان کان المتروک فرضا تفسد الصلاة، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ،ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پڑھنا لازم ہے، اس کے علاوہ تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

فرض رہ گیا

اگر کسی سے کسی رکعت میں کوئی فرض رہ گیا، اور اس کو دوبارہ ادا نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، (۱) اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

فرض سنت ایک جگہ پڑھنا

''سنت فرض ایک جگہ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فرض سے پہلے سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

فرض نمازوں سے پہلے جن سنت یا نفل نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے، اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کر لیا جائے، اور ملاء اعلیٰ یعنی مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کر لی جائے۔ (۲)

فرض فوت ہو جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض قصداً یا سہواً فوت ہو جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، (۳) اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

(۱) أیضا.

(۲) معارف الحدیث ج۳ص/ ۳۱۹. سنتین اور نوافل ط: دار الاشاعت کراچی

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۱.

فرض کا منکر

فرض کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو جاتا ہے،(۱) ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ فرض کو تسلیم کرے، عقیدہ کو درست کرے اور سابقہ زمانے کے انکار پر توبہ واستغفار کرے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور مغرب کی فرض میں آخری ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی

اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں، نماز ہو جائے گی، کیونکہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب نہیں ہے، اگر سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب ہوتا تو سورت ملانے کی صورت میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا، بلکہ فرض نماز کی

---

(۱)وان انكر فرضية الركوع والسجود مطلقا يكفر ،هندية: ۲/۲۶۹. ط: ما جدية فا لفرض أعم منهما وهو قطع بلزومه حتى يكفر جا حده كأصل مسح الرأس، الدر المختار مع الرد : ۱/۹۴، كتاب الطهارة ط؛ سعيد .. فالفرض اسم لمقدر شرعا لا يحتمل الزيا دة والنقصان ...... وحكم هذاالقسم شرعا أنه موجب للعلم اعتقادا با عتبار أنه ثابت بدليل مقطوع به، ولهذا يكفر جا حده . أصول السرخسي: ۱/۱۲۴ــ ۱۲۵ . باب النهي، فصل في بيان المشروعات من العبادات وأحكا مها ط:قديمي .

(۲)(وتسن قراءة الفاتحة فيهما بعد الأولين) يشمل الثلاثي والرباعي. حاشية الطحطاوى على المراقي. ص: ۲۷۰. كتاب الصلاة فصل في بيان سننها ط: قديمي. بدائع الصنائع : ۱/۲۹٦. كتاب الصلاة الكلام في القراءة ط: رشيدية كوئته. ۱/۱۱۱ ط: سعيد رد المحتار: ۱/۵۱۱. كتاب الصلاة باب صفة الصلاة فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد. البحر: ۱/۳۲۵. كتاب الصلاة فصل واذا أراد الشروع ط: سعيد.

آخری دونوں رکعتوں میں سورت ملانے اور نہ ملانے کا اختیار دیا گیا ہے، اگر چہ سورت نہ پڑھنا سنت اور بہتر ہے۔(۱)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے

فرض نماز کی آخری رکعت یعنی تیسری اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سنت کے خلاف ہوگا، سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس لئے ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز

ابتداء میں نماز دو رکعت مقرر ہوئی تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دو رکعتوں کی تکمیل واکمال کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض کے ساتھ دو دو رکعتیں اور مغرب کی نماز میں وتر (طاق عدد) کی حکمت کو باقی رکھنے کے لئے ایک رکعت ملائی، اور قاعدہ یہ ہے کہ ”جب کسی چیز کا جبر کسر مطلوب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے نوع کی ایسی چیز ملائی

(۱) فاذا قام الى الركعة الثالثة...... وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية اورباعية فهو مخير فيما بعد الاوليين...... وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب ... فان ضم السورة ساهيا... وفى اظهر الرويات لا يجب عليه سجود السهو. حلبى كبير، ص: ۳۳۱. واكتفى المفترض فيما بعدالاوليين بالفاتحة فانها سنة على الظاهر ولوزاد لاباس به. شامى: ۱/ ۵۱۱. ط: سعيد. ولوقرأ فى الأخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الاصح. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو. ط: ماجدية. ولوضم السورة الى الفاتحة فى الاخريين لاسهو عليه فى الاصح البحر: ۲/ ۹۴. باب سجود السهو ط: سعيد.

(۲) (قوله المختار لا) اى لا يكره تحريما بل تنزيها لا نه خلاف السنة، قال فى المنية وشرحها: فان ضم السورة الى الفاتحة ساهيا يجب عليه سجدتا السهو فى قول أبى يوسف لتأخير الركوع عن محله وفى اظهر الروايات لايجب؛ لان القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير، والاقتصار على الفاتحة مسنون لا واجب الخ ..... شامى ۱/ ۴۵۹ باب صفة الصلاة قبيل "مطلب كل شفع من النفل صلاة" ط: سعيد و ۱/ ۵۱۱ (قوله ولو زاد لا بأس) ”فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی“ عنوان کی تخریج کو بھی دیکھیں۔

جاتی ہے جو درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے اس سے کم ہو" (۱) اگر فرائض کی پہلی دو رکعتوں کے ساتھ آخری دو رکعتوں میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی تو آخری دونوں رکعت بھی درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے پہلی دونوں رکعتوں کے برابر ہو جاتیں، تو جبر و کسر کی حکمت ضائع ہو جاتی، اور خود پہلی دو رکعتوں کا جبر و کسر اسی مصلحت سے ہوا کہ بسا اوقات حضور قلب، توجہ یا فہم یا قرأت میں یا ارکان میں سے کسی رکن میں نقص و کسر رہ جاتی ہے اس لئے اس کے عوض میں دوسری رکعتیں ملائی گئیں۔ (احکام اسلام ص ۶۸)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے (۲) اس لئے اگر امام نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ایسا کرے گا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر فرض نماز کی تیسری، چوتھی یا مغرب کی آخری رکعت میں کسی نے سورۂ فاتحہ نہیں

---

(۱) ......فأصل الصلاة هو ركعة واحدة ولم يشرع أقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بالأخرى وصارتا شيئا واحدا......... وذلك لأن الزيادة لا ينبغي أن تصل الى مثل الشيء أو أكثره. حجة الله البالغة: ۲/۷. الأمور التي لا بد منها في الصلاة ط: كتب خانه رشيديه دهلي سنة ۱۳۷۳ھ.

(۲) فالحاصل أن الاخفاء في صلاة المخافتة واجب على المصلي اماما كان أو منفردا وهي صلاة الظهر و العصر والركعة الثالثة من المغرب ... وأما الجهر في الصلاة الجهرية فواجب على الامام فقط. البحر الرائق: ۱/۳۰۲. باب صفة الصلاة ط: سعيد والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء ..... رد المحتار: ۱/۴۶۹. باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية الخ ط: سعيد.

(۳) وسجود السهو يتعلق با شياء ... منها اذا جهر وهو امام فيما يخافت فيه، بزازية على هامش الهندية: ۱/۱۲۰. ط: رشيدية. ومنها الجهر والاخفاء حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو... والمنفرد لا يجب عليه السهو. هندية: ۱/۱۲۸. الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئته، شامي ۲/۸۱ باب سجود السهو، ط: سعيد.

پڑھی، یا کچھ بھی نہیں پڑھا، بلکہ کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع کر لیا، تو بھی نماز درست ہو جائے گی، اور سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)، لیکن یاد رہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔ (۲)

فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر اس میں قرأت نہیں کی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۳)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی

فرض نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے

اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے فرض کی پہلی دو رکعت یا ایک رکعت میں

(۱) لان مابعد الاولیین لا یتعین فیه القراءة بل ان شاء قرأ وان شاء سبح وان شاء سکت، حلبی کبیر ص: ۲۹۵، ط: سهیل. واذاقام یفعل فی الشفع الثانی مافعل فی الشفع الاول ... وان ترک القراءة والتسبیح لم یکن علیه حرج ولاسجد تاالسهو. هندیة: ۱/۷۶. الباب الرابع فی صفة الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: رشیدیة ...... واکتفی المفترض فیما بعد الاولیین بالفاتحة فانها سنة علی الظاهر ... وهو مخیر بین قراءة الفاتحة .... وتسبیح ثلاثا وسکوت قدرها .... فلا یکون مسیئا بالسکوت علی المذهب. رد المحتار: ۱/۵۱۱. باب صفة الصلاة مطلب مهم فی عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعید. البحر الرائق: ۱/۳۲۶. فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة کبر ط: سعید.

(۲) (قوله ولوزاد لابأس) .... والاقتصار علی الفاتحة مسنون لاواجب .....(قوله فلا یکون مسیئاً بالسکوت علی المذهب الخ) اعلم أنهم اتفقوا فی ظاهر الروایة علی أن قراءة الفاتحة افضل الخ .....شامی ۱/۵۱۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد ط سعید.

(۳) یجب تعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراءة المفروضة حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیة دون الاولیین أو فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساهیا وجب علیه سجود السهو. هندیة، الباب الرابع، الفصل الثانی: ۱/۷۱ ط، رشیدیة و ۱/۱۲۷ ط رشیدیه حلبی کبیر: ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة ط سهیل اکیڈمی رد المحتار: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید.

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے

چار رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اور مغرب کی آخری رکعتمیں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہوجانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا

اگر کسی نے بھولے سے فرض کی تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا، اور دعا میں مشغول ہوگیا، اللّٰھم انت السلام الخ پڑھنے پایا تھا کہ یاد آیا کہ تین رکعت پر سلام پھیرا ہے، فوراً کھڑا ہوکر ایک رکعت اور پڑھ کر سجدہ سہو کرکے نماز پوری کردی تو نماز ہوگئی۔(۴)

---

(۱) ولو سها عن الفاتحة فيهما أوفى احداهما أو عن السورة فيهما أو فى احداهما فعليه السهو" بدائع الصنايع : ۱/ ۴۰۵ ، كتاب الصلاة فصل فى سجود السهو ،ط رشيدية . و ۱/ ۱۶۶ فصل فى بيان سبب الوجوب ،ط: سعيد، هندية : ۱/ ۱۲۶ كتاب الصلاة الباب الثانى عشر فى سجود السهو ،ط: حقانية ردالمحتار: ۲/ ۸۰ كتاب الصلاة ،باب سجود السهو،ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۳-۹۴ كتاب الصلاة، باب سجود السهو ،ط: سعيد. وانظر الى الحاشية التالية أيضا.

(۲)وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أوما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار أو آية طويلة فى الاوليين بعد الفاتحة . هندية : ۱/ ۷۱ كتاب الصلاة الباب الرابع ،الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: ماجدية ردالمحتار: ۱/ ۴۵۸. باب صفة الصلاة ،مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد حلبى كبير ص :۲۹۵ واجبات الصلاة، ط،سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) انظر الى التخريج تحت عنوان ''فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی''

(۴)وان توهم مصلى الظهر أنه أتمها فسلم ثم علم انه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو لانه عليه السلام فعل كذالک فى حديث ذى اليدين ولان السلام ساهيالا يبطل الصلوة ، البحر الرائق:

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملالی

فرض کی تیسری یا چوتھی یا دونوں رکعتوں میں غلطی سے سورت ملالی تو نماز صحیح ہے اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فرض کی قرأت

☆......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے،(۲) اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے سورت نہ ملائے، اگر کسی نے بھول سے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملالی تو نماز ہوجائے گی سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، واجب نہیں، اور سنت کے خلاف کرنے سے نماز میں کمی آتی ہے لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

۲/۱۱۱، باب سجود السهو ،ط: سعید، ردالمحتار ۹۱/۲ باب سجود السهو ط:سعید، مراقی الفلا ح مع الطحطاوی، ص: ۴۷۲ باب السجود السهو ،ط قدیمی.

(۱) انظر الی الحاشیة فی الصفحة السابقة رقم : ۱.

(۲) یجب تعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراءة المفروضة، هندیة: ۷۱/۱، الباب الرابع الفصل الثانی، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱۲۷/۱، ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر،ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص:۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) فاذا قام......... الی الرکعة الثالثة......... وان کانت الصلاة فریضة ثلاثیة او رباعیة فهو مخیر فیما بعد الاولیین .... وان قرأ یقرأ الفاتحة فحسب......... فان ضم السورة ساهیا......وفی اظهر الروایات لا یجب علیه سجود السهو، لان القراءة فیهما مشروعة من غیر تقدیر، والتقیید بالفاتحة مسنون، لان الاقتصار علیها واجب الخ، حلبی کبیر،ص: ۳۳۱۔ ۳۳۲،صفة الصلاة، وص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، وص: ۲۷۷، الثالث القراءة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، واکتفی المفترض فیما بعد الاولیین بالفاتحة فانها سنة علی الظاهر ولو زاد لا بأس به، شامی: ۵۱۱/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد ، ط: سعید کراچی.(قوله المختار الا) الخ ، شامی: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلاة، قبیل مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید کراچی. ولو قرأ فی الاخریین الفاتحة والسورة لا یلزمه السهو،

☆......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر دوسری، تیسری، یا تیسری چوتھی رکعت میں قرأت کی، اور پہلی دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہ ہوگا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کے بعد سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

جن سنت اور نفل نمازوں کو فرض نماز پڑھنے کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے، بعد والی سنت اور نفلوں سے اس کا تدارک ہو جائے۔(۲)

=وهو الاصح، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. ولو ضم السورة الى الفاتحة فى الاخريين لا سهو عليه فى الاصح،البحر: ۲/۹۴، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچی. (وتسن قراءة الفاتحة فيما بعد الاوليين) يشمل الثلاثی والرباعی ،حاشية الطحطاوی على المراقی،ص: ۲۷۰، فصل فی بيان سننها، ط: قديمی كراچی. بدائع: ۱/۲۹۶، الكلام فى القراءة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۲۵، فصل واذا اراد الشروع، ط: سعيد كراچی.

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا فى العمد والسهو ان لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا آثما ،الدر المختار، وفی الشامية: (قوله وتعاد وجوبا) ای بترك هذه الواجبات او واحد منها وما فی الزيلعی والدرر والمجتبیٰ من انه لو ترك الفاتحة يؤمر بالاعادة لا لو ترك السورة، رده فى البحر بأن الفاتحة وان كانت آكد فى الوجوب للاختلاف فى ركنيتها دون السورة، لكن وجوب الاعادة حكم ترك الواجب مطلقا لا الواجب المؤكد الخ، شامی: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی. وتعيين القراءة (فى الاوليين) من الفرض على المذهب، الدر المختار وفی الشامية: قوله على المذهب...... ان ثمرة الخلاف تظهر فى وجوب سجود السهو، اذا تركها فى الاوليين او فى احداهما سهوا لتاخير الواجب سهوا عن محله ..... شامی: ۱/۴۵۹-۴۶۰، ط: سعيد كراچی.

(۲)(قوله كل سنة نافلة)......والكل يسمى نافلة لانه زيادة على الفرض لتكميله، شامی: ۲/۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. ...... وكثيرا مالا يصلی الانسان بحيث يستوفی فائدة الصلاة، وهو المشار اليه فى قوله صلى الله عليه وسلم :" كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها، ثلثها، ربعها، فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود ، حجةُ الله البالغة: ۲/۳۷، النوافل، رواتب الفرائض، ط: قديمی كراچی. وقال ابو زيد رحمه الله : النوافل شرعت لجبر

فرض نماز پر اکتفاء کرنا

فرض نماز تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گو عملاً وہ بھی فرض ہے، فرض اور واجب کو چھوڑنا گناہ ہے، اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو بعد میں قضاء پڑھنا لازم ہے، سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے، (۱) اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے، اور میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سبب ہے، سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے، تاہم نہ پڑھنے کی عادت بنالینا مناسب نہیں، کیونکہ آخرت میں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہوگی، وہاں اگر آرام سے رہنا چاہتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی ضرورت ہے ورنہ آرام کی امید کرنا سمجھداری کی بات نہیں ہوگی۔ اس لئے صرف فرض نماز پر اکتفاء کرنا اور واجب، سنت

=نقصان تمکن فی الفرض، لان العبد وان علت رتبته لا یخلو عن تقصیر ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۷، فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی. فان انتقص من فریضته ،قال الرب تبارک وتعالی: انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من الفریضة...رواه ابوداؤد ، مشکوٰة ص: ۱۱۷، باب التطوع،صلاة التسبیح،ط:قدیمی.

(۱) (قوله وسننه الخ) اعلم ان المشروعات اربعة اقسام، فرض وواجب وسنة ونفل ، فما کان فعله اولیٰ من ترکه مع منع الترک ان ثبت بدلیل قطعی ففرض او بظنی فواجب، وبلا منع الترک ان کان مما واظب علیه الرسول صلی الله علیه وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده فسنة والا فمندوب ونفل، شامی: ۱/۱۰۲، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی السنة وتعریفها ط: سعید ، باب الوتر والنوافل، کل سنة نافلة ولا عکس (هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا الخ، الدر المختار (قوله هو فرض عملا) ای یفترض عمله ای فعله بمعنی انه یعامل معاملة الفرائض فی العمل فیأثم بترکه ویفوت الجواز بفوته،ویجب ترتیبه وقضاؤه ونحو ذلک فقوله عملا تمییز محول عن الفاعل، مطلب فی الفرض العلمی والعملی والواجب، واعلم ان الفرض نوعان: فرض عملا وعلما،وفرض عملاً فقط فالاول کالصلوات الخمس فانها فرض من جهة العمل لا یحل ترکها ویفوت الجواز بفوتها، بمعنیٰ انه لو ترک واحدة منها لا یصح فعل ما بعدها قبل قضاء المتروکة، وفرض من جهة العلم والاعتقاد بمعنیٰ انه یفترض علیه اعتقادها حتیٰ یکفر بانکارها، والثانی کالوتر فانه فرض عملا کما ذکرنا ولیس بفرض علما الخ، شامی: ۳/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

مؤکدہ وغیرہ کو چھوڑ دینا درست نہیں۔(۱)

اگر آج کے مشینی دور میں مصروفیات کی وجہ سے سنت اور نفل پڑھنے کی فرصت نہیں تو خرافات، گپ شپ، گیدرنگ، تفریح اور کھیل کود کے لئے وقت کہاں سے نکالا جاتا ہے؟ اس لئے نماز چھوڑنے کے لئے فرصت نہ ہونے کا بہانہ بنانا صحیح نہیں ہے اگر کوئی ضروری کام ہو تو وقت سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اگر مقررہ وقت سے بھی زیادہ وقت لگ جائے تو اس کو خوشی سے غنیمت سمجھتے ہیں مگر نماز، اس کے لئے ہزار بہانے ہیں!

فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا

اگر کسی نے ظہر، یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ لی، یا جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر اسی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی، تو اس تنہا نماز پڑھنے والے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو امام کے ساتھ شامل ہو کر دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن یہ دوسری نماز نفل ہوگی، اور ایسا کرنا اس صورت میں جائز ہے جب کہ امام فرض نماز پڑھ رہا ہو، نفل نہیں، کیونکہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز مکروہ نہیں ہے، اور اگر امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے

---

(۱) والسنة نوعان: سنة الهدیٰ، وترکها یوجب اساءة و کراهية کالجماعة والاذان والاقامة ونحوها...... بخلاف سنة الهدیٰ وهی السنن المؤکدة القريبة من الواجب التی یضلل تارکها لان ترکها استخفاف بالدين ...... شامی: ۱/ ۱۰۳، کتاب الطهارة، مطلب فی السنة وتعریفها، ط: سعید کراچی. (قوله وسن مؤکدا) ای استنانا مؤکدا، بمعنیٰ انه طلب طلبا مؤکدا زيادة علی بقية النوافل، ولهٰذا کانت السنة المؤکدة قريبة من الواجب فی لحوق الاثم کما فی البحر، ويستوجب تارکها التضليل واللوم کما فی التحرير ای علی سبيل الاصرار بلا عذر کما فی شرحه، شامی: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ط: سعید کراچی.

پیچھے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۱) بشرطیکہ جماعت میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں اور اگر تین آدمیوں سے کم ہیں تو مکروہ نہیں۔(۲)

فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے

☆......اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہو جائے، اور فرض نماز کے بعد سنتیں اور نفلیں پڑھنے کے بعد اس کا احساس ہو، تو دوبارہ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھائے، اور جو سنتیں فرض کی تابع ہیں ان کو فرض نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھے،

(۱)......... اتم منفردا (ثم اقتدیٰ) بالامام (متنفلا ، ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراھة النفل بعده، الدر المختار :(قوله ثم اقتدی متنفلا) ای ان شاء ھو افضل امداد، واورد ان التنفل بجماعة مکروہ خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین" اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معھم واجعلا صلاتکما معھم سبحة،" ای نافلة، کذا فی الکافی، بحر، شامی: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفریضة، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة ، لا صحیحة مکروھة ، ط: سعید کراچی.

(۲) (ولا یصلی الوتر و) لا(التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکرہ ذلک علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر ، الدر المختار: ۲/ ۴۸- ۴۹، (قوله علی سبیل التداعی) ھو ان یدعو بعضھم بعضا. کما فی المغرب، وفسرہ الوانی بالکثرة وھو لازم معناہ (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد او اثنین بواحد فلا یکرہ ، وثلاثة بواحد فیه خلاف، بحر عن الکافی، وھل یحصل بھذا الاقتداء فضیلة الجماعة ؟ ظاھر ما قدمناہ من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه تامل، بقی لو اقتدی به واحد او اثنان ثم جاء ت جماعة اقتدوا به قال الرحمتی: ینبغی ان تکون الکراھة علی المتاخرین. آہ، قلت : وھذا کله لو کان الکل متنفلین ، اما لو اقتدی متنفلون بمفترض فلا کراھة کما نذکرہ فی الباب الآتی، شامی: ۲/ ۴۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی کراھة الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی، وفی صلاة الرغائب، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، قبیل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۸۶، قبیل فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی.

البتہ وتر کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کسی نے لاعلمی میں عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی، اور بعد میں وقت کے اندر اندر یاد آ گیا تو فرض کے ساتھ سنتوں کو بھی دوبارہ پڑھے کیونکہ سنت فرض کی تابع ہیں، اور اگر عشاء کا وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو صرف فرض پڑھے سنت نہ پڑھے کیونکہ وقت گذرنے کے بعد سنت کی قضاء نہیں، باقی وتر کی نماز مستقل نماز ہے فرض کی تابع نہیں اس لئے جب وضو کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لی تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) قوله وواجب الوتر......... والثمرة تظهر فيما لو صلى الوتر ناسيا للعشاء او صلاهما فظهر فساد العشاء دون الوتر اجزاه عند الامام لسقوط الترتيب بمثل هذا العذر لا عندهما لانه تبع لها فلا يصح قبلها ، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص:۱۷۸ ، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. ولا يقدم الوتر على العشاء لوجوب الترتيب لا لان وقت الوتر لم يدخل حتىٰ لو صلى الوتر قبل العشاء ناسيا او صلهما فظهر فساد العشاء دون الوتر ويعيد العشاء وحدها عند ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ لان الترتيب يسقط بمثل هذ العذر هندية: ۱/۵۱، الباب الاول فى المواقيت وما يتصل بها، الفصل الاول فى اوقات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه شامى: ۱/۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب فى الصلاة الوسطىٰ (قوله ولكن الخ،) ط: سعيد كراچى.، وانظر الحاشية التالية،ايضا

(۲) .... وعلىٰ هذا اذا صلى العشاء ثم توضأ وصلى السنة والوتر ، ثم تبين انه صلى العشاء بغير طهارة، فعنده يعيد العشاء والسنة دون الوتر ، لان الوتر فرض على حدة عنده وعند هما يعيد الوتر ايضا لكونه تبعا للعشاء ، والله اعلم، هداية: ۱/۱۵۶ ، قضاء الفوائت، قبل باب سجود السهو، ط: مكتبه شركة علمية، (قوله وعلىٰ هذا) اى على ان الوتر واجب عنده، وقد اداه فى وقته بطهارة اذ وقته وقت العشاء لا بعده، وقد سقط الترتيب بعذر النسيان فلا تلزمه الاعادة عندهما يعيد الوتر ايضا لانه سنة فكانت تبعا للفرض فلما وجبت اعادة الفرض وجبت اعادة ما هو تبع له، الكفاية مع فتح القدير: ۱/۴۳۳، قبل باب سجود السهو، ط: المكتبة النورية الرضوية.

فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

ا......اگر کسی نے اکیلے میں فرض نماز شروع کردی، اور اسی حالت میں وہ فرض نماز جماعت سے ہونے لگی تو اس کو چاہئے کہ فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے، البتہ اس میں اتنی تفصیل ہے کہ اگر فجر کی نماز ہے تو اس وقت تک نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوسکتا ہے جب تک کہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو، اگر فجر کے وقت دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نماز توڑنا صحیح نہیں بلکہ اس نماز کو مکمل کرنا چاہیئے۔(۱)

اور اگر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ہے تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہے تو پھر اس نماز کو توڑنا صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس نماز کو مکمل کر لینا چاہیئے۔(۲)

(۱، ۲) شرع فيها اداء.......... منفردا ثم اقيمت ...... يقطعها .... (ويقتدى بالامام وهذا (ان لم يقيد الركعة الاولىٰ بسجدة او قيدها بها (فى غير رباعية او فيهاو) لكن (ضم اليها) ركعة(اخرىٰ) وجوبا ثم ياتم احرازاً للنفل والجماعة(وان صلى ثلاثا منها) اى الرباعية (اتم) منفردا (ثم اقتدى بالامام (متنفلا ويدرك) بذلك (فضيلة الجماعة)" حاوى" (الا فى العصر) فلا يقتدى لكراهة النفل بعده، الدر مع الرد: ۲/ ۵۰ ـ ۵۳، (قوله وهذا ان لم يقيد الخ) حاصل هذه المسئلة: شرع فى فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجد لها، فان فى رباعى اتم شفعا، واقتدى ما لم يسجد، للثالثة، فان سجد اتم، واقتدى متنفلا الا فى العصر، وان فى غير رباعى قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية، فان سجدلها اتم ولم يقتد، آھ، (قوله او قيدها) .... اى وان قيدها بسجدة فى غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا مالم يقيد الثانية بسجدة، فان قيدها اتم، ولا يقتدى لكراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فى المغرب، وفى جعلها اربعا مخالفة لامامه، فان اقتدى اتمها اربعا لانه احوط لكراهة التنفل بالثلاث تحريما، ومخالفة الامام مشروعة فى الجملة كالمسبوق فيما يقضى والمقتدى بمسافر، وتمامه فى البحر، شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، مطلب قطع الصلاة، يكون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا، ط:سعيد كراچى.

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دیکھا کہ جماعت اب تک ختم نہیں ہوئی تو ظہر اور عشاء میں جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔(۱)

۲...... اگر عصر، مغرب اور عشاء کے وقت صرف پہلی یا دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہئے اور پھر جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔(۲)

فرض نماز کی قضاء

فوت شدہ فرض نماز کی قضاء لازم ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله ثم اقتدى متنفلا)...... لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين: " اذا صليتما في رحالكم ثم اتيتما صلاة قوم مصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة، اى نافلة، كذا في الكافي، بحر، شامي: ۲/۵۳، باب ادراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد كراچی۔
.... عن ابيه قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلوة الصبح في مسجد الخيف، فلما قضى صلوته انحرف فاذا هو برجلين في اخرى القوم لم يصليا معه، فقال علىّ بهما، فجيئى بهما ترعد فرايصهما فقال: ما منعكما ان تصليا معنا، فقالا: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا في رحالنا قال: فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة، ترمذي: ۱/۵۲-۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة، ط: سعيد، وعن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام رجل وصلى معه، ترمذي: ۱/۵۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة، ط: سعيد کراچی۔
(۲) انظر الى الحاشية السابقة. رقم: ۱، ۲ الصفحة السابقة.
(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف نشر مرتب وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی. (قوله يوم الخندق) وذلك ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتىٰ ذهب من الليل ما شاء الله تعالىٰ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر، ثم اقام فصلى المغرب، ثم اقام فصلى العشاء، شامي: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی. فتح القدير: ۱/۴۲۶، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة النورية الرضوية، سكهر، ترمذي: ۱/۴۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتهن يبدأ، ط: سعيد. كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزمه قضائها سواء ترك عمداً أو سهواً أو بسبب نوم، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية، البحر: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، الفقه الاسلامي وادلته: ۲/۱۱۴۸، الفصل التاسع المبحث الثاني قضاء الفوائت، ط: رشيدية.

فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" پڑھنا مسنون اور افضل ہے، اس کے علاوہ دوسری دعا اور درود شریف وغیرہ پڑھنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے، اس لئے کسی دوسری دعا کو خلاف سنت کہنا درست نہیں۔ (۱)

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا جائز ہے، لیکن نفل نماز کے تحریمہ سے فرض پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

— عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت ان اصلى حتىٰ كادت الشمس ان تغرب، قال النبى صلى الله عليه وسلم وانا والله ماصليت فنزلنا مع النبى صلى الله عليه وسلم بطحان، فتوضا للصلوة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، بخارى: ۲/۵۹۰، كتاب المغازى، باب غزوة الخندق وهى الاحزاب، ط: قديمى كراچى.

(۱) عن ثوبانؓ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا وقال: اللّٰهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام ،مسلم: ۱/۲۱۸، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ط: قديمى كراچى.

(۲) وثمرة الاختلاف تظهر فى بناء النفل على تحريمة الفرض فيجوز عند القائلين بالشرطية، ولا يجوز عند القائلين بالركنية، وقول الشارح انه يجوز بالاجماع بين اصحابنا، فيه نظر، فان القائلين بالركنية من اصحابنا لا يجوزونه واما بناء الفرض على الفرض او على النفل فهو جائز، عند صدر الاسلام لما علمت انها شرط كالطهارة .... واما اداء النفل بتحريمة النفل فلا شك فى صحته اتفاقا لما ان الكل صلاة واحدة. البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، وقوله فرضها التحريمة، ط: سعيد كراچى. فيجوز بناء النفل على النفل وعلى الفرض وان كره، لا فرض على فرض او نفل على الظاهر، الدر مع الرد: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

فرض نمازیں

فرض نمازیں دن رات میں جمعہ کے دن پندرہ رکعات اور دوسرے دنوں میں سترہ رکعات ہیں (۱) فجر کے وقت دو رکعت (۲) ظہر کے وقت چار رکعت (۳) اور جمعہ کے دن چار رکعت کی جگہ پر دو رکعت (۴) عصر کے وقت چار رکعت (۵) مغرب کے وقت تین رکعت (٦) اور عشاء کے وقت چار رکعت یہ نمازیں فرض عین ہیں، انہیں ہر حال میں پڑھنا لازم ہے۔(۱) (۷) اور جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔(۲)

فریادرسی کے لئے نماز توڑنا

اگر کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہے، اور وہ کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کیلئے بلائے تو ایسی حالت میں نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کون سی مصیبت آئی ہے، یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا، دونوں صورتوں میں نماز توڑ کر اس کی مدد کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؓ قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم فصل. وذلک لدلوک الشمس حین مالت، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظهر اربعاً، ثم اتاه حین کان ظله مثله، فقال قم فصل، فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه حین غربت الشمس، فقال له قم فصل فقام فصلی المغرب ثلاثا، ثم اتاه حین غاب الشفق، فقال له قم فصل، فقام فصلی العشاء الاخرة اربعا، ثم اتاه حین برق الفجر، فقال له قم فصل فقام فصلی الصبح رکعتین، نصب الرایة (۱/۲۲۳) کتاب الصلاة، باب المواقیت، ط: دار نشر الکتب الاسلامیة لاهور.

(۲) وحاصله: ان فرض الکفایة ما یکفی فیه اقامة البعض عن الکل لان المقصود حصوله فی نفسه من مجموع المکلفین کتغسیل المیت وتکفینه ...... شامی: ۴/۲۲۳، کتاب الجهاد، مطلب فی الفرق بین فرض العین وفرض الکفایة، ط: سعید کراچی. وفیه ایضا (قوله من المکلفین) ای العالمین به کما مر ونظیره انه لو مات واحد من جماعة مسافرین فی مفازة، فانه یجب تکفینه والصلاة علیه کفایة علی باقی رفقائه العالمین به دون غیره، شامی: ۴/۲۲۳، ط: سعید کراچی.

(۳) ویجب لاغاثة ملهوف وغریق وحریق، الدر المختار (قوله ویجب) الظاهر منه الافتراض)، ط: (قوله لا غاثة ملهوف) سواء استغاث بالمصلی او لم یعین احدا فی استغاثته اذا قدر علی ذلک، ومثله خوف تردی اعمیٰ فی بئر مثلا اذا غلب علی ظنه سقوطه، امداد، شامی: ۱/۶۵۴،

فزیشن کا ردعمل

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کا درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہوگیا اور تمام ادویات چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

وہ اپنے ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید اور نماز کے ہر ایک رکن کو سکون، اعتدال اور بالکل شرعی حیثیت کے مطابق کرنے کی خاص تنبیہ کرتا۔ اس طرح اس کے مریض جلد شفایاب ہونے لگے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۲)

فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی

ایک پاکستانی ڈاکٹر (ماجد زمان عثمانی) یورپ میں فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کے لئے گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے تو آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھ لیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہوجاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی لسٹ دی کہ جو بیماریاں اس ورزش سے دور ہوسکتی ہیں:

—باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب فی بیان السنۃ والمستحب والمندوب والمکروہ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۵۴، کراھیۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، ولا یجیب فی الصلاۃ احد ابویہ اذا ناداہ الا ان استغاث بہ لمھم فیقطعھا کما یقطع لخوف سقوط اجنبی من سطح ونحوہ او غرقہ او حرقہ او سرقۃ ما قیمتہ درھم لہ او لغیرہ کما مر، حلبی کبیر، ص: ۳۷۰، قبل فصل فی السنن، (سنن الصلاۃ،) ط: سھیل اکیڈمی. ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق ولو دعاہ احد ابویہ فی الفرض لا یجیبہ الا ان یستغیث بہ الدر المختار: (قولہ ویجب) ای یفترض ...... (قولہ الا ان یستغیث بہ) ای یطلب منہ الغوث والاعانۃ، وظاھرہ ولو فی امر غیر مھلک واستغاثۃ غیر الابوین کذالک والحاصل ان المصلی متی سمع احداً یستغیث وان لم یقصدہ بالنداء، او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حلّ بہ او علم کان لہ قدرۃ علی اغاثتہ وتخلیصہ وجب علیہ اغاثتہ وقطع الصلاۃ فرضا کانت او غیرہ، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۱، فصل فیما یوجب قطع الصلاۃ، وما یجیزہ وغیر ذلک، ط: قدیمی کراچی.

۱۔دماغی امراض(Mental Diseases)

۲۔اعصابی امراض(Nerve Diseases)

۳۔نفسیاتی امراض(PsychicsDiseases)

۴۔بے سکونی، ڈیپریشن اور بے چینی کے امراض (Restlessness Depression And Anxiety)

۵۔دل کے امراض(Heart Diseases)

۶۔جوڑوں کے امراض(Arthritis)

۷۔یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والے امراض(DiseasesDueToUricAcid)

۸۔معدے اور السر کی شکایات(Stomach Ulcer)

۹۔شوگر اور اس کے مابعد اثرات(Suger And Its Afther Effects)

۱۰۔آنکھوں اور گلے کے امراض(Eye And E.N.T Deseases)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۳)

فضول کام کرنا

نماز کی حالت میں کوئی لغو اور فضول کام کرنا جو عمل کثیر کی حد تک نہ پہنچے مکروہ تحریمی ہے۔مثال کے طور پر کوئی شخص نماز کے دوران اپنی ڈاڑھی کے بال ہاتھ میں لے یا اپنے کپڑے کو پکڑے یا اپنے بدن کو بلا ضرورت کھجلائے۔(۱)

(۱)فان کان اجنبیا من الصلاۃ لیس فیہ تتیمیم لھا ولا فیہ دفع ضرر فھو مکروہ ایضا کالعبث بالثوب أو البدن وکل ما یحصل بسببہ شغل القلب "حلبی کبیر،ص:۳۴۵، فصل فی کراھیۃ الصلاۃ:ط: سھیل اکیڈمی خلاصۃ الفتاوی: ۱/۵۷،جنس آخر فیما یکرہ فی الصلاۃ،ط:رشیدیۃ.حاشیہ الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۴۴ کتاب الصلاۃ،فصل فی المکروھات،ط:قدیمی. البحر الرائق: ۲/۱۹ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط:سعید.ردالمحتار: ۱/۶۴۰،کتاب الصلاۃ،باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا،مطلب مکروھات الصلاۃ،ط:سعید.

فضیلت والی صف

پہلی صف کو دوسری صف پر، اور دوسری صف کو تیسری صف پر، اسی طرح ہر اگلی صف کو پچھلی صف پر فضیلت حاصل ہے۔(۱)

فوت ہوگیا

اگر امام صاحب جماعت کی نماز پڑھاتے ہوئے فوت ہوگئے تو نماز فاسد ہوگئی پھر کسی کو امام بنا کر شروع سے نماز پڑھیں۔(۲)

فوجی ٹوپی

اگر فوجی ٹوپی پر جاندار کی تصویر نہیں ہے، تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، ٹوپی میں کوئی خاص وضع متعین نہیں ہے بلکہ جیسے جس ملک کی عادت اور رواج ہے اس کے موافق ٹوپی پہننا درست ہے،(۳) حدیث شریف میں ہے: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو مگر حرام سے بچو اور تکبر اور اسراف نہ کرو۔(۴)

---

(۱) والقیام فی الصف الا ول أفضل من الثانی وفی الثانی افضل من الثالث .... وافضل مکان المـاموم حیث یکو ن أقرب الی الامام "ھندیة: ۱/ ۸۹ الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمـاموم ،ط: رشیدیة کوئٹه. ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/ ۵۶۹ ، باب الامامة مطلب فی کراهةقیام الامام فی وسط المحراب ، ط: سعید کراچی البحر الرائق: ۱/ ۳۵۴، کتاب الصلاۃ، باب الامامة ،ط: سعید.

(۲)(قوله وموت) أقول تظهر ثمرته فی الامام لومات بعد القعدة الاخیرة بطلت صلاۃ المقتدین به فیلزمهم استینافها. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۹ باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها مطلب فی المشی فی الصلاۃ ،ط:سعید،البحر الرائق: ۲/ ۱۴ ،ط:رشیدیة، بدائع الصنائع: ۲/ ۱۴۵ فصل فی بیان حکم الاستخلاف ،ط:دار الکتب العلمیة بیروت.

(۳)فتاوی دار العلوم دیوبند، باب مکروهات نماز: ۴/ ۱۰۲ ،ط:مکتبه امدادیه ملتان.

(۴)باب قو ل الله "قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده "وقال النبی ﷺ: کلوا واشربوا والبسوا وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلة .قال ابن عباس کل ما شئت والبس ما شئت ما أخطاتک اثنتان: سرف أومخیلة. بخاری (۲/ ۸۶۰) کتاب اللباس، ط: قدیمی کراچی. عن ثوبان رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الارض لتنادی کل یوم سبعین مرة: یا بنی آدم کلوا ماشئتم واشتهیتم، فوالله لآکلن لحومکم وجلودکم. نوادر الاصول فی احادیث الرسول، الاصل التاسع والثمانون والمائة(۲/ ۳۰۵)ط:دار الجیل،بیروت. یا بنی آدم کلوا ماشئتم ان تأکلوا من الاطعمة

فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو

جمعہ کی نماز اسلام کے شعائر اور نشانیوں میں سے ہے، اگر فیکٹری والے جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتے، اور ہمیشہ ظہر کی نماز پڑھنے کی نوبت آتی ہے تو ایسی ملازمت کو چھوڑ دینا چاہئے، اور دوسری جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے، جب تک دوسری جگہ مناسب ملازمت نہ ملے فیکٹری میں جمعہ پڑھے البتہ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے امام کے علاوہ تین نمازیوں کا ہونا ضروری ہے،(۱) نمازی اس سے کم ہیں تو جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور خطبہ بھی ضروری ہے۔(۲)

=اللذيذة واشتهيتم فوالله اذا صرتم فى بطنى لأكلنّ لحومكم...... فيض القدير: ۲/ ۳۲۱، ط: المكتبة الكبرى. قيل لمالك بن دينار: انك لتغلظ على الناس فى لباسهم وطعامهم، فقال مالك: اكسبوا الحلال والبسوا ما شئتم حلية الاولياء (۲/ ۳۸۵) ط: دار الكتب العربى.

قال النبى صلى الله عليه وسلم: من الاسراف ان تأكل كل ما اشتهيت، شعب الايمان رقم ۵۷۲۱ ابن ماجة فى الاطعمة (۲/ ۳۳۵۲).

(۱) قال ابو حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى: هم ثلاثة سوى الامام. المحيط البرهانى: ۲/ ۴۴۶ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون صلاة الجمعة، ط: ادارة القران. ومنها الجماعة واقلها ثلاثة سوى الامام، كذافى التبيين هندية: ۱/ ۱۴۸، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة. ط: رشيدية كوئٹه، الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۱ كتاب الصلاة باب الجمعة، مطلب فى قول الخطيب قال الله تعالى أعوذ بالله من الشيطن الرجيم، ط: سعيد.

(۲) والرابع: الخطبة فيه فلو خطب قبله وصلى فيه لم تصح. الدر مع الرد: ۲/ ۱۴۷، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد، (ومنها الخطبة قبلها) حتى لو صلوا بلا خطبة أو خطب قبل الوقت لم يجز كذافى الكافى. هندية: ۱/ ۱۴۶ كتاب الصلاة، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية) المحيط البرهانى: ۲/ ۴۴۹ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون: صلاة الجمعة، ط: ادارة القرآن.

ق

قبر

☆......قبر کو سامنے لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور قبر کو سامنے لینے کا مطلب یہ ہے کہ خشوع خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھنے کی حالت میں قبر نظر آتی ہے، تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر قبر نمازی کے پیچھے کی جانب ہے ، یا اوپر ہے، یا جہاں نماز پڑھی جارہی ہے اس کے نیچے ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

☆......انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

نوٹ: واضح رہے کہ جامع دمشق شام کے اندر حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور جامع حلب شام کے قبلہ کی بائیں جانب جالی سے باہر حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر ہے۔

(۱) ومنها الصلاة فی المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع أعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لابأس به...... وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان فى الصلاة ويمر انسان لا يكره فها هنا ايضا لايكره (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۵۷۰ كتاب الصلاة الفصل الرابع فى بيان مايكره للمصلى ان يفعل فى صلاته وما لا يكره ،ط:ادارة القران خلاصة الفتاوى: ۱/ ۶۰ جنس آخر فيمايكره.ط:رشيدية. حلبی كبير ص ۳۶۶-۳۶۳. كراهية الصلاة فروع، ط،سهيل اكيڈمی لاهور وفى القهستانی: لاتكره الصلاة فى جهة قبر الا اذاكان بين يديه: بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه"ردالمحتار: ۱/ ۶۵۴، كتاب الصلاة با ب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط، سعيد: ۱/ ۳۸۰ كتاب الصلاة، مطلب فى اعراب كائنا ما كان،ط: سعيد.

(۲)الحنفية قالوا : تكره الصلاة فى المقبرة اذا كان القبر بين يدى المصلى ؛ بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه أو فوقه أو تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق وقد قيدت الكراهة بان لا يكون فى المقبرة موضع أعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر والا فلا كراهة وهذا فى غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹ - ۲۸۰ . مكروهات الصلاة، الصلاة فى المقبرة، ط: المكتبة التجارية الكبرى توزيع دار الفكر بيروت وان كانت القبور ما وراء المصلى لا يكره وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان فى الصلاة ويمر انسان لا يكره فها هنا أيضا لا يكره، الفتاوى التاتارخانية كتاب الصلاة، ما يكره للمصلى وما لا يكره: ۱/ ۵۷۰.ط:ادارة القرآن حلبی كبير ص:۳۶۳. كراهية الصلاة، ط:سهيل اكيڈمی، رد المحتار: ۱/ ۶۵۴. كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد .

قبرستان

اگر قبرستان میں نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص ہے، اور وہ نجاست اور گندگی سے پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور اگر وہ جگہ ناپاک ہے تو اس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اگر ناپاک نہیں لیکن وہاں گندگی ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا

مسجد کی چاردیواری کے اندر نماز پڑھنے سے قبریں نمازی کے سامنے اور دائیں بائیں نہیں ہوں گی، اس لئے ایسی مساجد میں تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔(۲)

قبر کا نقشہ

اگر نمازی کے سامنے قبر کا نقشہ لٹکا ہوا ہوگا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، ہاں اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کے نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کے نقشہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔

مزار کا قبہ اور گنبد کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها الصلاة فی المقبر ة لانه تشبه با ليهود فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به وفی الحاوی وان كانت القبور ما وراء المصلی لا يكره الخ الفتاوی التا تا ر خانية : ۱/ ۵۷۰. كتاب الصلاة ما يكر ه للمصلی وما لايكره، ط: ادارة القران كراچی. خلا صة الفتاوی: ۱/ ۶۰. جنس آخر فيما يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۶۳. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمی.

(۲) فان كان فيها موضع اعد للصلاه ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به . تاتا رخانية : ۱/ ۵۷۰. ط: ادارة القران حلبی كبير ،ص: ۳۶۳. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمی.

(۳) (أو لغير ذی روح لا) لا يكره لانها لا تعبد (الدر المختار)(قوله لأنها لاتعبد)......فعلى هذا ينبغی ان يكره استقبال عين هذه الاشياء (أی الشمس و القمر و الكواكب و الشجر ة الخضراء) معراج : لأنها عين ما عبد بخلاف مالو صورها واستقبل صورتها. شامی: ۱/ ۶۴۹. باب ما يفسد الصلاةوما يكره فيها ،ط:سعيد. امداد الفتاوی: ۱/ ۳۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:دارالعلوم كراچی.

قبر کے اندر تین سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

☆...... اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے قبر ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے۔

اور قبر کے سامنے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا خشوع وخضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھے تو قبر پر نظر پڑتی ہے، یہ مکروہ ہے اور اگر قبر پر نظر نہیں پڑتی تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو

''قبلہ عاجز کا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قبلہ سے پھر جانا

سینے کو قصداً بلا عذر قبلہ سے پھیرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱،۲) الحنفیه: قالوا: تکره الصلاة فی المقبرة اذا کان القبر بین یدی المصلی، بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه اما اذا کان خلفه، او فوقه ، او تحت ما هو واقف علیه ، فلا کراهة علی التحقیق، وقد قید الکراهة بان لا یکون فی المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فیه ولا قبر، والا فلا کراهة، وهذا فی غیر قبور الانبیاء علیهم السلام فلا تکره الصلاة علیها مطلقا ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۹-۲۸۰، مکروهات الصلاة، الصلاة فی المقبرة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، [تتمة]........ وفی القهستانی: لا تکره الصلاة فی جهة قبر الا اذا کان بین یدیه ، بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه کما فی جنائز المضمرات ، شامی: ۱/۶۵۴، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه وخلاف الاولیٰ، ط: سعید کراچی.

اگر بلا قصد بے اختیاری کی حالت میں سینہ قبلہ سے پھر جائے، اور ایک رکن مثلاً رکوع کی مقدار یہی حالت رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ایک رکن سے کم مقدار رہی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر کسی عذر کی وجہ سے قصداً سینے کو قبلے سے پھیر لیا ہے مثلاً نماز کی حالت میں کسی کو یہ شبہ ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے سینہ قبلہ سے پھیر لے اور اس کے بعد یاد آجائے کہ وضو ہے اور اب تک یہ آدمی مسجد سے باہر نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

قبلہ سے سینہ پھر جانا

☆......اگر نماز میں سینہ قبلہ کی جانب سے ہٹ جائے تو دیکھنا چاہیئے کہ ایسا مجبوری سے ہوا یا اپنے ارادہ سے ہوا؟ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سینہ قبلہ سے پھر گیا اور کم سے کم ایک رکن ادا کرنے کی مقدار رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا (اور ایک رکن کی مقدار کم سے کم تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار ہے)۔

---

(۱) .... (وتحويل صدره عن القبلة) اتفاقا (بغير عذر) فلو ظن حدثه فاستدبر القبلة ثم علم عدمه ان قبل خروجه من المسجد لا تفسد وبعده فسدت، الدر المختار، وفى الشامية: (قوله وتحويل صدره اما تحويل وجهه كله او بعضه فمكروه لا مفسد على المعتمد كما سيأتى فى المكروهات (قوله بغير عذر) قال فى البحر فى باب شروط الصلاة: والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت، وان كان فى المسجد اذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب، آه، واطلقه فشمل ما لو قل او كثر، وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت ولا فلا كما فى شرح المنية من فصل المكروهات، شامى: ۱/ ۶۲۶ ـ ۶۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب فى المشى فى الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/ ۲۸۵، قوله ولغير اصابة جهتها، ط: سعيد كراچى.

اور اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار سے کم رہا اور سینہ کو اس دوران قبلہ کی طرف کرلیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

اور اگر نمازی نے نماز کے دوران کسی سبب کے بغیر اپنے اختیار سے سینے کو قبلہ سے پھیرلیا تو نماز باطل ہوجائے گی۔(۱)

قبلہ سے سینہ پھر جائے

اگر نماز کے اندر بیت اللہ سے ۴۵ درجے کے اندر دائیں بائیں سینہ پھر جائے تو نماز ہوجائے گی، اور اگر قصداً اس سے زیادہ پھیرلیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ زیادہ پھر گیا اور تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہنے کی مقدار تک رکا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر اس سے کم رہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

قبلہ عاجز کا

ایسے لوگ جو مرض کی وجہ سے قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہیں، ان کا قبلہ ان کی قدرت والی جہت ہے، یعنی وہ مجبوری سے جس طرف رخ کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں پڑھ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (و) السادس (استقبال القبلة) .... فللمکی ...... اصابة عینها .... (ولغیره) ای غیر معاینها اصابة جهتها) بان یبقی شئی من سطح الوجه مسامتا للکعبة او لهوائها، بان یفرض من تلقاء وجهه مستقبلها حقیقة فی بعض البلاد خط علی زاویة قائمة الی الافق ما را علی الکعبة، و خط آخر یقطعه علی زاویتین قائمتین یمنة ویسرة ...، قلت: فهذا معنی التیامن و التیاسر .... الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۲۷ - ۴۲۹، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی منیة المصلی عن امالی الفتاویٰ حد القبلة فی بلادنا یعنی سمرقند ما بین المغربین مغرب الشتاء ومغرب الصیف، فان صلی الی جهة خرجت من المغربین فسدت صلاته، شامی: ۱/ ۴۳۰، باب شروط الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة، ط: سعید کراچی. وانظر التخریج تحت عنوان" قبلہ سے پھر جانا" ایضا.

لیں نماز ہو جائے گی، ایسے مجبوروں کے لئے زبردستی قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔ (۱)

اگر بیمار خود قبلہ رخ نہیں ہوسکتا لیکن اس کے پاس تیمارداری کے لئے رہنے والے آدمی اس کو قبلہ رخ کر سکتے ہے تب بھی بیمار اور مجبور کے لئے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں تاہم اگر کوئی قبلہ رخ کر دے تو بہتر ہے۔

واضح رہے کہ نماز صحیح ہونے کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط ہے، مگر فقہاء کرام نے یہ بات واضح طور پر لکھی ہے کہ عاجز آدمی جس جہت کی طرف رخ کر سکتا ہے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔ (۲)

قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا

قبلہ کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا مکروہ تحریمی کے قریب ہے حرام ہے، جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے وہ فاسق ہے، اور ایسے آدمی کی شہادت شرعاً معتبر نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) (قوله كعاجز) اى كاستقبال عاجز عنها لمرض او خوف عدو او اشتباه، فجهة قدرته او تحريه قبلة له حكما، شامی: ۱/۴۲۷، باب شروط الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة، ط: سعید کراچی.

(۲) (وقبلة العاجز عنها) لمرض وان وجد موجها عند الامام او خوف مال، وكذا كل من سقط عنه الاركان (جهة قدرته) ولو مضطجعا بايماء لخوف رؤية عدو ولم يعد؛ لان الطاعة بحسب الطاقة، الدر مع الرد: ۱/۴۳۲-۴۳۳، وفی الشامية: (قوله عند الامام) لان القادر بقدرة الغير عاجز عنده، لان العبد يكلف بقدرة نفسه لا بقدرة غيره خلافا لهما، فيلزمه عندهما التوجه ان وجد موجها...... شامی: ۱/۴۳۲، باب شروط الصلاة، مطلب كرامات الاولياء ثابتة، ط: سعید کراچی.

(۳) (و) كما كره (مد رجليه في نوم او غيره اليها) اى عمدا، لانه اساءة ادب قاله منلا باكير، الدر مع الرد (قوله مد رجليه) او رجل واحدة ومثل البالغ الصبى فى الحكم المذكور (قوله اى عمدا) اى من غير عذر، اما بالعذر او السهو فلا (قوله لانه اساءة ادب) افاد ان الكراهة تنزيهية، لكن قدمنا عن الرحمتى فى باب الاستنجاء انه سيأتى انه بمد الرجل اليها ترد شهادته، قال: وهذا يقتضى التحريم فليحرر، شامی: ۱/۶۵۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى احكام المسجد، ط: سعید کراچی. قوله (لم يكره) ...... ولقولهم يكره مد الرجلين الى القبلة فى النوم وغيره عمدا ......شامی: ۱/۳۴۱، فصل الاستنجاء، قبيل مطلب القول مرجح على الفعل، ط: سعید کراچی.

قبلہ کی جانب تھوکنا

مسجد میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے، یہ کعبۃ اللہ کے ادب کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کر دیا تھا اور اس کو اللہ اور رسول کے لئے موذی قرار دیا تھا۔(۱)

قبلہ کی طرف رخ نہیں کرسکتا

اگر بیمار کے پاس کوئی دوسرا شخص نہیں ہے، اور مریض خود قبلہ کی طرف اپنا رخ نہیں کرسکتا تو جس طرف مریض کا رخ ہو، اسی طرف وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

قبہ

''قبر کا نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قدم

جماعت کی نماز میں مقتدی کا قدم امام کے قدم سے پیچھے ہونا ضروری ہے،

---

(۱) عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال: ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلة، ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقومه حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لهم فمنعوه، فاخبروه بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال: نعم وحسبت انه قال انک قد اذیت الله ورسوله، رواه ابو داود، مشکوٰة المصابیح: ۱/۷۱، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی.

(۲) انظر الی التخریج تحت عنوان ''قبلہ عاجز کا''

اگر مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نکل جائے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

قدم کا قدم سے ملانا

جماعت کی نماز میں قدم کا قدم سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیدھ میں اور برابر رہیں، نمازیوں کے قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے یہ خشوع وخضوع اور ادب کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے، دونوں قدموں کو ملا لینا یا

---

(۱) (ویقف الواحد) ولو صبیا اما الواحدة فتتأخر (محاذیا) ای مساویا (لیمین امامه) علی المذهب، ولا عبرة بالرأس بل بالقدم...... الدر مع الرد: ۱/۵۶۶-۵۶۷، (قوله بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما علیه لکون المقتدی اطول من امامه لا یضر، ومعنی المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه، فلا یضر تقدم اصابع المقتدی علی الامام حیث حاذاه بالعقب ما لم یفحش التفاوت بین القدمین، حتیٰ لو فحش بحیث تقدم اکثر قدم المقتدی لعظم قدمه لا یصح کما اشار الیه بقوله ما لم یتقدم الخ، قال فی البحر: اواشار المصنف الی ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس، فلو کان الامام اقصر من المقتدی یقع رأس المقتدی قدام الامام یجوز بعد ان یکون محاذیا بقدمه او متاخرا قلیلا، وکذا فی محاذاة المرأة کما سیاتی وان تفاوتت الاقدام صغرا و کبرا فالعبرة للساق والکعب، والأصح ما لم یتقدم اکثر قدم المقتدی لا تفسد صلاته کما فی المجتبیٰ انتهی...... شامی: ۱/۵۶۷، باب الامامة، قبل مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۵۲-۳۵۳، باب الامامة، قوله ویقف الواحد عن یمینه والاثنان خلفه، ط: سعید کراچی،(قوله وعدم تقدمه علیه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدی لکبر قدمه علی قدم الامام مالم یتقدم اکثر القدم ...... وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدی شرط لصحة اقتدائه، ...... شامی: ۱/۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة الکبریٰ، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ومنها القیام) ...... وما روی انهم الصقوا الکعاب بالکعاب اريد به الجماعة ای قام کل واحد بجانب الآخر کذا فی فتاویٰ سمرقند، شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة،بحث القیام، ط:سعید کراچی.

دونوں میں زیادہ فاصلہ کرنا دونوں بے ڈھنگا اور ادب کے خلاف ہے۔(۱)

قرآن ختم کرنا سنت ہے

☆......رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید شروع سے آخر تک ختم کرنا سنت موکدہ ہے، لوگوں کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس سنت کو ترک نہ کرے،(۲) ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید ختم کرنے کی صورت میں لوگ

(۱) (قوله ومنها القيام) .... وينبغي ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد، لانه اقرب الى الخشوع، هكذا روى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذا فى الكبرىٰ، شامى: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچى. الحنفيه: قدروا التفريج بينهما بقدر اربع اصابع، فان زاد او نقص كره، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۵۹، اطالة القراء ة فى الركعة الاولىٰ، ط: احياء التراث العربى بيروت.

(۲) السنة فى التراويح انما هو الختم مرة، فلا يترك لكسل القوم كذا فى الكافى، هندية: ۱/ ۱۱۷، فصل فى التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. (والختم) مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا افضل (ولا يترك) الختم (لكسل القوم) لكن فى الاختيار: الافضل فى زماننا قدر ما لا يثقل عليهم واقره المصنف وغيره، وفى المجتبىٰ عن الامام: لو قرأ ثلاثا قصارا او آية طويلة فى الفرض فقد احسن ولم يسئى فما ظنك بالتراويح، افتىٰ ابو الفضل الكرمانى والو برى انه اذا قرأ فى التراويح الفاتحة وآية او آيتين لا يكره، ومن لم يكن عالما باهل زمانه فهو جاهل، الدر مع الرد: ۲/ ۴۶-۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. (قوله والختم مرة سنة) اى قراءة الختم فى صلاة التراويح سنة وصححه فى الخانية وغيرها، وعزاه فى الهداية إلى اكثر المشايخ، وفى الكافى إلى الجمهور، وفى البرهان، وهو المروى عن أبى حنيفة والمنقول فى الآثار .... شامى: ۲/ ۴۶، (قوله الافضل فى زماننا الخ) لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراء ة، حلية عن المحيط، وفيه اشعار بان هذا مبنى على اختلاف الزمان فقد تغير الاحكام لاختلاف الزمان فى كثير من المسائل على حسب المصالح، ولهذا قال فى البحر: فالحاصل ان المصحح فى المذهب ان الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه اذا لزم منه تنفير القوم، وتعطيل كثير من المساجد خصوصا فى زماننا، فالظاهر اختيار الأخف على القوم (قوله وفى المجتبى) عبارته ما فى البحر: والمتأخرون كانوا يفتون فى زماننا بثلاث آيات قصار أو آية طويلة حتى لا يمل القوم ولا يلزم تعطيلها، فان الحسن روى عن الامام انه ان قرأ فى المكتوبة بعد الفاتحة ثلاث آيات فقد احسن ولم يسئى هذا فى المكتوبة فما ظنك فى غيرها، (قوله وآية او آيتين) اى بقدر ثلاث آيات قصار بدليل عبارة المجتبى، والا فلو دون ذلك كره تحريما لما فى المنية وشرحها فى بحث صفة الصلاة، لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة او آيتين قصيرتين لم يخرج عن حد كراهة التحريم، وان قرأ ثلاثا قصاراً او كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاث آيات قصار خرج عن حد الكراهة المذكورة، ولكن لم يدخل فى حد الاستحباب الخ، شامى: ۲/ ۴۷، باب الوتر والنوافل مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.

تراویح کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئیں گے، اور جماعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو اس صورت میں اتنی مقدار پڑھے جتنی مقدار میں لوگوں کو بھاری نہ ہو۔(۱)

☆......یا الم تر کیف سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھے، اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھے، پھر جب دس رکعت ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھے، یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔(۲)

☆......اگر لوگوں میں شوق ہے تو تراویح کی نماز میں ایک سے زائد مرتبہ بھی قرآن مجید ختم کرنا درست ہے، اور اگر شوق نہیں ہے تو ایک ختم پر اکتفا کرے اور بعد میں سورت تراویح پڑھے۔(۳)

قرآن دیکھ کر پڑھنا

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ خارج سے

---

(۱) والافضل فی زماننا ان یقرأ بما لا یؤدی الی تنفیر القوم عن الجماعة لکسلهم لان تکثیر الجمع افضل من تطویل القراءة کذا فی محیط السرخسی، والمتأخرون کانوا یفتون فی زماننا بثلاث آیات قصار او آیة طویلة حتیٰ لا یمل القوم ولا یلزم تعطیل المساجد، وهذا احسن کذا فی الزاهدی، هندیة: ۱۱۸/۱، فصل فی التراویح، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) هذا،و فی التجنیس: واختار بعضهم سورة الاخلاص فی کل رکعة، وبعضهم سورة الفیل: ای البداءة منها ثم یعیدها، وهذا احسن لئلا یشتغل قلبه بعدد الرکعات، قال فی الحلیة: وعلی هذا استقر عمل ائمة اکثر المساجد فی دیارنا الا انهم یبدء ون بقراءة سورة التکاثر فی الاولی والاخلاص فی الثانیة وهکذاإلی ان تکون قراءتهم فی التاسعة عشربسورة تبت وفی العشرین بالاخلاص، الخ، شامی: ۴۷/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید کراچی...... وبعضهم اختار قراءة سورة الفیل الی آخر القرآن وهذا احسن القولین لانه لا یشتبه علیه عدد الرکعات ولا یشغل قلبه بحفظها ،هندیة: ۱۱۸/۱، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲ فی الصفحة السابقة.

لقمہ لینا ہے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) البتہ شافعی اور حنبلی مسلک کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی۔

قرآن کریم شعائر الٰہی میں سے ہونے کی حکمت

قرآن کریم کا شعائر الٰہی میں سے ہونا اس طرح ہے کہ جیسے لوگوں میں بادشاہ اور سلاطین کی طرف سے عوام (پبلک) کی طرف فرامین (شاہی احکام) کے بھیجنے کا رواج ہے، اور بادشاہ اور سلاطین کی وجہ سے ان شاہی فرامین کی تعظیم کی جاتی ہے، چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفے اور لوگوں کی تصانیف بھی شائع اور رائج ہوگئی تھیں، اور لوگوں کا مذہب کی پیروی کرنے کے ساتھ ہی ان کتابوں کی تعظیم کرنا، ان کا پڑھنا پڑھانا بھی رائج تھا، اور ان میں حق اور باطل خلط ہوگیا تھا اور صحیح علوم کی ضرورت تھی اور کسی آسمانی کتاب کے بغیر ان علوم کو پڑھنا، تعظیم کرنا، اور شعائر اللہ میں سے قرار دینا اور ان علوم کو ہمیشہ کے لئے قبول کرنا اور حاصل کرنا ایسی آسمانی کتاب کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ جس آسمانی کتاب کو وہ پڑھیں، اس کی تعظیم کریں، اور اسے شعائر اللہ میں سے قرار دیں، ان اسباب کا مقتضا یہ ہوا کہ ایک ایسی کتاب کی صورت میں، رحمت الٰہی کا ظہور ہو جو رب العالمین کی طرف سے نازل ہو،

(۱) (قراء ته من مصحف اى ما فيه قرآن (مطلقا) لانه تعلم الا اذا كان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل، وقيل لا تفسد الا بآية، واستظهره الحلبى وجوزه الشافعى بلا كراهة وهما بها للتشبه بأهل الكتاب، الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳ - ۶۲۴، (قوله اى ما فيه قرآن) عممه ليشمل المحراب فانه اذا قرأ ما فيه، فسدت فى الصحيح (قوله مطلقا) اى قليلا او كثيرا اماما او منفردا اميا لا يمكنه القراءة الا منه اولا (قوله لانه تعلم) ذكروا لابى حنيفة فى علة الفساد وجهين. احدهما: ان حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الاوراق عمل كثير، والثانى: انه تلقن من المصحف فصار كما اذا تلقن من غيره وعلى الثانى لا فرق بين الموضوع والمحمول عنده، وعلى الاول يفترقان، وصحح الثانى فى الكافى، تبعا لتصحيح السرخسى، شامى: ۱/ ۶۲۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبل مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وقراء ته من مصحف)، ط: سعيد كراچى.

اوراس کی تعظیم کی یہ صورت ہو کہ جب وہ کتاب پڑھی جائے تو سب لوگ خاموش ہو کر اس کو غور سے سنیں، اس کے فرامین کی فوراً تعمیل کریں، سجدہ کے مضامین پر سجدۂ تلاوت کریں، جہاں تسبیح کرنے کا حکم ہو وہاں تسبیح پڑھیں۔......(احکام اسلام ص ۸۲)(۱)

قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا

اگر لوگوں میں شوق ہے تو ایک رات کی تراویح کی نماز میں پورے قرآن مجید کو ختم کرنا جائز ہے اور اگر لوگوں میں شوق نہیں ہے یا بھاری ہوتا ہے تو اس صورت میں ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ ہے۔(۲)

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱) و" معظم شعائر الله اربعة :القرآن ، والكعبة ، والنبى، والصلاة اما القرآن فكان الناس شاع فيما بينهم رسائل الملوك الى رعايا هم وكان تعظيمهم للملوك مساوقا لتعظيمهم للرسائل وشاع صحف الانبياء و مصنفات غيرهم وكان مذهبهم لمذاهبهم مساوقا لتعظيم تلك الكتب وتلاوتها وكان الانقيادللعلوم وتلقيها على مر الدهور بدون كتاب يتلى ويروىٰ كالمحال بادى الراى فاستوجب الناس عند ذلك ان تظهر رحمة الله فى صورة كتاب نازل من رب العالمين ووجب تعظيمه فمنه ان يستمعوا له وينصتوا اذا قرئ،و منه وان يبادروا لاوامره كسجدة التلاوة وكالتسبيح عند الامر بذلك ، حجة الله البالغة: ۱/۶۳ ، المبحث الخامس ، باب تعظيم شعائر الله تعالىٰ، القرآن من شعائر الله ، ط: قديمى كراچى.

(۲) والأفضل فى زماننا ان يقرأ بما لا يؤدى الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة هندية : ۱/۱۱۸ ، فصل فى التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.

(۳)انظر الى الحاشية تحت عنوان "قرآن دیکھ کر پڑھنا"

قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا

اگر کوئی امام فرض نمازوں میں قرآن مجید کو تین چار مہینوں میں بتدریج ختم کرتا ہے تو یہ جائز ہے،(۱) اور ختم کی آخری رکعت میں "الٓمٓ" سے "مفلحون" تک پڑھنے کی بھی گنجائش ہے،(۲) البتہ فرض نماز کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے، یعنی خلاف اولیٰ ہے۔(۳)

قرأت

☆......نماز میں قرأت کے لئے قرآن مجید کی کوئی سورت یا اس کا کوئی حصہ پڑھتے وقت دل حاضر ہونا چاہئے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ قرآن پڑھتے وقت زبان سے پڑھے اور دل غافل ہو بلکہ اس بات کی بھرپور کوشش کرے کہ جو کچھ پڑھے اس کے مطالب

---

(۱) (قوله واختار فی البدائع عدم التقدير......... والجملة فيه انه ينبغی للامام ان يقرأ مقدار ما يخف علی القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون علی التمام وهكذا فی الخلاصة، شامی: ۱/ ۵۴۱، فصل فی القراءة ،ط: سعيد كراچی. البحر: ۱/ ۵۹۶، باب صفة الصلاة ط: رشيديه كوئٹه و: ۱/ ۳۴۱، قبل قوله وتطاول اولیٰ الفجر فقط، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی. وانظر الی الحاشية التالية ايضا.

(۲) [فروع] .... ويكره الفصل بسورة قصيرة وان يقرأ منكوسا الا اذا ختم فيقرأ من البقرة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۴۶-۵۴۷، (قوله الا اذا ختم الخ) قال فی شرح المنية: وفی الولوالجية من يختم القرآن فی الصلاة اذا فرغ من المعوذتين فی الركعة الاولیٰ يركع ثم يقرأ فی الثانية بالفاتحة وشئی من سورة البقرة، لان النبی صلی الله عليه وسلم قال:" خير الناس الحال المرتحل" ای الخاتم المفتتح، شامی: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۵۲، فصل فی المكروهات، ط: قديمی كراچی. ترمذی: ۲/ ۱۲۳، ابواب القراء ات ،ط: سعيد كراچی.

(۳) ان الافضل قراء ة سورة واحدة ففی جامع الفتاویٰ روی الحسن عن ابی حنيفة رحمه الله تعالیٰ انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة فی المكتوبات ولو فعل لا يكره، وفی النوافل لا بأس به. شامی: ۱/ ۴۹۲، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچی.

پرغور وفکر کرے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے نصیحت حاصل کرے۔ جب زبان پر پروردگار عالم کا ذکر جاری ہو تو اس کی عظمت اور قدرت کی ہیبت قلب پر طاری ہو جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا. (یعنی ایمان والے تو وہی لوگ ہو تے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں)۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی صفات اور احسان کا بیان ہو تو ان صفات کریمہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے غور وفکر کرنا ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تخلقوا بأخلاق اللّٰه فهو سبحانه كريم عفو غفور عادل لا يظلم الناس شيئاً اے لوگو! تم اپنے اندر خلق الٰہی پیدا کرو، وہ ذات بخشش کرنے والی، معاف کرنے والی، مغفرت کرنے والی، اور عادل ہے اور کسی پر بالکل ظلم نہیں کرتی۔ (۱)

---

(۱) ثالثا : القراءة ، وسيأتي لك حكمها عند الائمة ، ولكن ينبغي لمن يقرأ ان لا يحرك لسانه بالقراءة وقلبه غافل بل ينبغي له ان يتدبر معنىٰ قراء ته ليتعظ بما يقول، فاذا مر على لسانه ذكر الا له الخالق وجل قلبه خوفا من عظمته وسطوته كما قال تعالىٰ" انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم ايمانا"، واذا ذكرت صفات الله تعالىٰ من رحمة واحسان وجب عليه ان يعلم نفسه كيف تتخلق بتلك الصفات الكريمة ، لان النبى صلى الله عليه وسلم قال : "تخلقوا باخلاق الله" فهو سبحانه كريم عفو غفور عادل لا يظلم الناس شيئا فالانسان مكلف بان يتخلق بهٰذه الاخلاق ، فاذا ما قرأ فى صلاته الآيات التى تشتمل على صفات الاله الكريمة وعقل معناها وكررها فى اليوم والليلة مرات كثيرة، فان نفسه تتأثر بها لا محالة ومتىٰ تاثرت نفسه بجميل الصفات حبب اليه الاتصاف بها ، ولذلك احسن الاثر فى تهذيب النفوس والاخلاق ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ١/٤٧ ، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار احياء التراث العربى، بيروت.

☆......قرأت یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے پڑھنا، نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے، خواہ آیت بڑی ہو یا چھوٹی، مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے "ص، ق" وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰم" وغیرہ یا کئی حرف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) (قوله ومنها القراءة) اى قراءة آية من القرآن، وهى فرض عملى فى جميع ركعات النفل والوتر وفى ركعتين من الفرض، شامى: ۱/۴۴۶، مبحث القراءة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. (وفرض القراءة آية على المذهب) هى لغة: العلامة، وعرفا: طائفةمن القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديراً " كلم يلد" الا اذا كان كلمة فالاصح عدم الصحة وان كررها مرارا ...... الدر مع الرد: ۱/۵۳۷، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر فى ركوعه انه لم يقرأ فعاد تقع القراءة فرضا، ط: سعيد كراچى. (ومنها القراءة) وفرضها عند ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ يتأدى بآية واحدة وان كانت قصيرة كذا فى المحيط، وفى الخلاصة وهو الاصح كذافى التاتارخانية والمكتفى بها مسئى كذا فى الوقاية، ثم عنده اذا قرأ آية قصيرة هى كلمات او كلمتان نحو قوله تعالىٰ ثم قتل كيف قدر، وثم نظر، يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هى كلمة واحدة كمدهامتان او آية هى حرف كصاد، نون، قاف، فيه اختلاف بين المشايخ كذا فى المصفى والاصح انه لا يجوز كذا فى شرح المجمع لابن الملك، وهكذا فى الظهيرية والسراج الوهاج وفتح القدير، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الاول فى فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچى. وتفرض القراءة عملا فى ركعتى الفرض مطلقا اما تعيين الاوليين فواجب على المشهور ،الدر مع الرد: (قوله مطلقا) اى فى الاوليين او الاخريين او واحدة وواحدة، شامى: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل،مطلب فى صلاة الحاجة،ط: سعيد كراچى. (قوله فالاصح عدم الصحة) كذا فى المنية وهو شامل لمثل مدهامتان ،ومثل ص، و، ق، ون، لكن ذكر فى الحلية والبحر ان الذى مشى عليه الاسبيجابى فى الجامع الصغير وشرح الطحاوى وصاحب البدائع الجواز فى ، مدهامتان عنده من غير حكاية خلاف شامى: ۱/۵۳۷، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر فى ركوعه، الخ، ط: سعيد كراچى.

☆......فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے، اور یہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت یا آخری دو رکعت یا درمیان کی دو رکعت کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسے مغرب کی نماز میں اگر کوئی پہلی اور تیسری رکعت میں قرأت کرے اور دوسری رکعت میں قرأت نہ کرے، یا دوسری رکعت اور تیسری رکعت میں قرأت کرے پہلی رکعت میں نہیں، تو بھی فرض ادا ہو جائے گا اور سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۱)

☆......وتر، سنت اور نفل نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔(۲)

☆......امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خاموش رہے، ہاں مسبوق جس کی رکعت رہ گئی ہے، جب وہ امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعت ادا کرے گا تو ان میں دو رکعت تک قرأت کرے گا کیونکہ مسبوق کا اب امام نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) واما محل القراءة ففی الفرائض الرکعتان هکذا فی المحیط ثنائیا کان أو ثلاثا أو رباعیا، وسواء کانتا أولیین أو أخریین أو مختلفتین، هکذا فی شرح النقایة للشیخ أبی المکارم، حتی لولم یقرأ فی واحدة منها أو قرأ فی واحدة فقط فسدت صلاته، کذا فی الشمنی، شرح النقایة، هندیة : (۱/۶۹) الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول فی فرائض الصلاة. ط: رشیدیة، شامی : (۱/۵۳۵) فصل فی القراءة، ط: سعید. یجب تعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراءة المفروضة حتیٰ لو قرأ فی الاخریین من الرباعیة دون الاولیین او فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساهیا وجب علیه سجود السهو، کذا فی البحر الرائق، هندیة: ۱/۷۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (فی رکعتی الفرض) مطلقا اما تعیین الاولیین فواجب علی المشهور (وکل النفل) للمنفرد لان کل شفع صلاة، لکنه لا یعم الرباعیة المؤکدة، فتامل (و) کل (الوتر) احتیاطا، الدر المختار مع الرد: ۲/۲۸-۲۹، باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی. و: ۱/۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبل مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید کراچی .... وفی الوتر والنفل الرکعات کلها، هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیة.

(۳) (والمؤتم لا یقرأ مطلقا ولا الفاتحة فی السریة اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعیف کما بسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما) وتصح فی الاصح، وفی درر البحار عن مبسوط خواهر زاده انها تفسد ویکون فاسقا، وهو مروی عن عدة من الصحابة فالمنع احوط (بل یستمع) اذا جهر (وینصت) اذا أسر لقول ابی هریرة رضی الله عنه" کنا نقرأ خلف الامام فنزل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت فرض کی مقدار

فرض قرأت کی مقدار کے بارے میں بعض فقہاء کرام نے اٹھارہ حروف کا قول نقل کیا ہے،(۲) مگر احتیاط اس میں ہے کہ تیس حروف سے کم نہ ہو۔(۳)

– وأنصتوا، الدر مع الرد: ۱/ ۵۴۴ – ۵۴۵، (قوله مروی عن عدة من الصحابة) قال فی الخزائن: وفی الكافی: ومنع المؤتم من القراءة ماثور عن ثمانين نفراً من كبار الصحابة منهم المرتضیٰ والعبادلة وقد دون اهل الحديث اساميهم، شامی: ۱/ ۵۴۵، فصل فی القراءة، قبل باب الامامة، ط: سعيد كراچی. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ يثنی ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) ای بعد متابعته لامامه الخ، الدر مع الرد ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتی بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی.

(۱) ويكره الجهر بالتسمية والتأمين واتمام القراءة فی الركوع والاذكار بعد تمام الانتقال الخ، هندية: ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. ويكره ايضا للمصلی ان يقرأ القرآن (فی غير حالة القيام) من ركوع او سجود او قعود لعدم شرعية ذلک، حلبی كبير، ص: ۳۵۷، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، قبيل فروع فی الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) قوله تعدل ثلاثا قصار ای مثل ثم نظر. الخ وهی ثلاثون حرفا فلو قرأ آية طويلة قدر ثلاثين حرفا يكون قد اتیٰ بقدر ثلاث آيات لكن سيأتی فی فصل يجهره الامام ان فرض القراءة آية وان الاية عرفا طائفة من القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديرا كلم يلد الا اذا كانت كلمة فالاصح عدم الصحة آه ومقتضاه انه لوقرأ آية طويلة قدر ثمانية عشر حرفا يكون قد اتیٰ بقدر ثلاث آيات، شامی: ۱/ ۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) [تنبيه] لم ار من قدر ادنی ما يكفی بحد مقدر من الآية الطويلة.......... وقدرها من حيث الكلمات عشر، ومن حيث الحروف ثلاثون، فلو قرأ الله لا اله الا هو الحی القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم، يبلغ مقدار هذه الآيات الثلاث، فعلی ما قلناه لو اقتصر علی هذا القدر فی كل ركعة كفیٰ عن الواجب، ولم ار من تعرض لشئ من ذلک فليتأمل، شامی: ۱/ ۵۳۷، ۵۳۸، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة قبيل مطلب فی الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية، ط: سعيد كراچی.

قرأت فرض نماز میں

فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں امام اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کے لئے قرأت کرنا فرض ہے،(۱) امام کے پیچھے مقتدی کے لئے قرأت کرنا ضروری نہیں، بلکہ قرأت کرنا منع ہے اور جب تک اقتداء میں ہے قرأت نہ کرے،(۲) ہاں مسبوق ہونے کی صورت میں امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا۔(۳)

---

(۱) واما القراء ة فی محلها فنقول: .... فی الفرائض محل القراء ة الرکعتان حتیٰ یفترض القراءة فی الرکعتین ، ان کانت الصلاة من ذوات المثنیٰ یقرأ فیهما جمیعا وان کانت من ذوات الاربع یقرأ فی الرکعتین الاولیین ، تاتارخانیة: ۱/۴۴۳، کتاب الصلاة الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، وواجباتها، فصل فی القراءة،ط:ادارة القرآن کراچی .(قوله ومنها القراء ة) ای قراء ة آیة من القرآن وهی فرض عملی فی جمیع رکعات النفل والوتر وفی رکعتین من الفرض .... واما تعیین القراءة فی الاولیین من الفرض فهو واجب، شامی: ۱/۴۴۶، باب صفة الصلاة، مبحث القراء ة ،ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۲۷۶، فرائض الصلاة، الثالث فی القراء ة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر: ۱/۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) والمؤتم لا یقرأ مطلقا) ولا الفاتحة فی السریة اتفاقا وما نسب لمحمد ضعیف کما بسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما. الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة، مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۱۰۹، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی ا لصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۹۴، کتاب الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ .... (فیما یقضیه ای بعد متابعته لامامه، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود، او بهما مع الامام ط: سعید کراچی. والقراء ة فرض علیه فی الرکعة التی یقضیها...... وکذا الحکم ان کان مسبوقا برکعتین لا فتراض القراء ة علیه فیهما وعدم ما یمکن تدارکها فیه بعدهما، حلبی کبیر،ص: ۴۶۷، فصل فی سجود السهو، قبیل فروع سبق برکعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۱، کتاب الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة،کبر، ط: سعید کراچی.

قرأت کیسے کرے

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والوں کے لئے نماز میں قرأت الفاظ میں پڑھنا ضروری ہے، یعنی زبان کو حرکت دے کر قرأت کرنا ضروری ہے، زبان حرکت دیئے بغیر محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......نماز میں قرأت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے صحیح صحیح حروف ادا ہوں اور آواز دوسروں کو سنائی نہ دے تا کہ دوسروں کی نماز میں خلل نہ ہو۔

☆......دن کی نمازوں میں اس طرح بلند آواز سے قرأت کرنا کہ دوسروں کو سنائی دے مناسب نہیں ہے۔

---

(۱) القــــراء ة وهـو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه فان صحح الحروف من غير ان يسمع نفسه لا يكون ذلك قراء ة في اختيار الهندواني والفضلي، حلبي كبير، ص: ۲۷۵، فرائض الصلاة، الثالث القراء ة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

واذا ثبت ان القراء ة ركن فنقول: لا بد من معرفة حدها ومحلها، قدرها وصفتها، اما معرفة حدها فنقول: تصحيح الحروف امر لازم لا بد منه ولا تقصير قراء ة الا بعد تصحيح الحروف فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه حكي عن الكرخي انه يجزيه وبه كان يفتي الفقيه، ابو بكر الاعمش رحمه الله تعالىٰ. تارتارخانيه: ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، الخ فصل في القراء ة، ط: ادارة القرآن، هندية (۱/۶۹) الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو قرأ بقلبه ولم يحرك لسانه فانه لا يجوز ولو حرك لسانه بالحروف اجزأه وان كان لا يسمع منه، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱/۳۳۶، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......اور اگر اس طرح دل ہی دل میں پڑھے کہ زبان کو حرکت نہ ہو، اور حروف بھی ادا نہ ہوں تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے، اور کرخی اور بلخی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط نہیں ہے، بلکہ زبان سے صحیح الفاظ کا ادا ہونا شرط ہے۔ اور ہندوانی اور فضلی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط ہے۔(۱)

قرأت کی غلطی درست کرلی

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے پھر نمازی یا امام نے اسی رکعت میں اس غلطی کی تصحیح کرلی تو نماز صحیح ہوجائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی، یا اس غلطی کی اصلاح اس رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت میں کی، تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) قوله وادنى الجهر اسماع غيره الخ، ....) فشرط الهندواني والفضلي لوجودها خروج صوت يصل الى اذنه، وبه قال الشافعي ..... ولم يشترط الكرخي وابو بكر البلخي السماع واكتفيا بتصحيح الحروف، واختار شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب المحيط والحلواني قول الهندواني وكذا في معراج الدراية، ونقل في المجتبى عن الهندواني انه لا يجزيه ما لم تسمع اذناه ومن بقربه .... وذكر ان كلا من قولي الهندواني والكرخي مصححان وان ما قاله الهندواني اصح وارجح الاعتماد اكثر علمائنا عليه، شامي: ۱/۵۳۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچی.

وحد القراءة تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه على الصحيح، البحر: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، (قوله والقراءة) ط: سعيد كراچی.

واما حد القراءة فنقول تصحيح الحروف، امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لا يجوز وبه اخذ عامة المشايخ، وهكذا في المحيط البرهاني، وهو المختار هكذا في السراجية وهو الصحيح، هكذا في النقاية، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) ذكر في الفوائد لو قرأ في الصلاة بخطإ فاحش ثم رجع وقرأ صحيحا قال عندي صلاته جائزة، هندية: ۱/۸۲، فصل الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹہ.

قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ

☆.....نماز کی قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے(۱) کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہوگیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی کی ہو یا تین آیت کے بعد، ہر صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر اسی وقت غلطی درست کر لی ہے تو اس صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔

☆.....اور وہ غلطی جس سے حروف کی ہیئت میں فرق آ گیا ہے، مثلاً زیر، پیش بدل جائے یا تشدید، تخفیف یا مد یا قصر میں فرق آ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ

(۱)والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنىٰ تغييرا يكون اعتقاده كفر يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن اولا، إلاما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام و ان لم يكن التغيير كذلك، فان لم يكن مثله في القرآن والمعنىٰ بعيد متغير تغيرا فاحشا يفسد ايضا كهٰذ الغبار مكان هٰذا الغراب، وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنىٰ له كالسرائل باللام مكان السرائر وان كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد ايضا عند ابى حنيفة و محمد ،وهو الاحوط وقال بعض المشايخ :لا تفسد لعموم البلوىٰ ، وهو قول ابى يوسف وان لم يكن مثله في القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيامين مكان قوامين، فالخلاف على العكس، فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنىٰ عندهما :فهٰذه قواعد الائمة المتقدمين واماالمتاخرون كابن مقاتل وابن سلام واسمعيل الزاهد وابى بكر البلخي والهندواني وابن الفضل والحلواني فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقا ولو اعتقاده كفراً لأن أكثر الناس لايميزون بين وجوه الاعراب، قال قاضيخان وما قاله المتاخرون أوسع وما قاله المتقدمون احوط وان كان الخطأ بابدال حرف بحرف، فان امكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بان قرأ الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على أنه مفسد، وان لم يمكن الا بمشقة كالظاء مع الضاد، والصادمع السين فاكثر هم على عدم الفساد لعموم البلوىٰ، وبعضهم يعتبر عسر الفصل بين الحرفين وعدمه، وبعضهم قرب المخرج وعدمه، ولكن الفروع غير منضبطة على شئى من ذلك فالاولى الاخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم وكون قولهم احوط واكثر الفروع المذكورة في الفتاوىٰ منزلة عليه آه ونحوه في الفتح، وسيأتي تمامه. شامي: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى،ط: سعيد كراچى.

اگر بہت زیادہ تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہونے سے معنی بالکل بدل گیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر معنی اور مراد بالکل بدلے نہیں تو نماز ہو جائے گی، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لیا، اور معنی بدل گیا، تو اگر ان دو حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر آسانی سے فرق کر سکتا ہے اور اس نے فرق نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ان دو حرفوں کے درمیان فرق کرنا دشوار ہے جیسے سین اور صاد میں، ظاء اور ضاد میں، طا اور تاء میں تو اس صورت میں اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر بلا قصد ایسا ہی زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھا، اور معنی میں تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا موجود نہ ہو، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۴)

(۱،۲،۳) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله بآخر نحو من ثمرة اذا اثمر واستحصد ـ تعالىٰ جد ربنا ـ انفرجت بدل ـ انفجرت ـ، اياب بدل اواب، لم تفسد ما لم يتغير المعنىٰ الاما يشق تمييزه كالضاد والظاء فاكثرهم لم يفسدها. الدر مع الرد: ۱/ ۶۳۲ـ۶۳۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب مسائل زلة القارى،ط: سعيد كراچى.

(۴)(قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون فى القرآن او لا ، وعلى كل اما أن تغير اولا ، فان غيرت افسدت مطلقاً نحو ، وعمل صالحا ـ وكفر ـ فلهم اجرهم ونحو واما ثمود فهدينا هم وعصيناهم وان لم تغير فان كان فى القرآن نحو وبالوالدين احسانا وبرا لم تفسد فى قولهم،والا نحو فاكهة ونخل ، وتفاح ورمان وكمثال الشارح الآتى لا تفسد ، وعند ابى يوسف تفسد لانها ليست فى القرآن كذا فى الفتح وغيره، شامى: ۱/ ۶۳۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچى.

☆......اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، لیکن یہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے۔(۱)

اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بہرحال مذکورہ بالا تمام صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے ہیں اور نماز درست ہونے کا حکم دیتے ہیں اور متقدمین حضرات نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا خیال رکھتے ہیں۔(۳)

قرأت کی مقدار

اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت کرنے سے مقتدیوں کو گرانی نہیں ہوگی، تو لمبی قرأت کرنا مسنون ہے، اور اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت سے مقتدیوں کو گرانی ہوگی تو لمبی قرأت کرنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃالسابقۃ.

(۲)انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۳)...... وما أشبہ ذالک مما لو تعمد بہ یکفر اذا قرأ خطأ فسدت صلاتہ فی قول المتقدمین واختلف المتأخرون فی ذلک قال محمد بن مقاتل وأبو نصر وشمس الائمۃ الحلوانی رحمھم اللہ: لا تفسد صلاتہ وما قالہ المتقدمون احوط ...... وما قالہ المتاخرون اوسع، فتاویٰ قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۱۳۹۔۱۴۰ کتاب الصلاۃ، فصل فی قراءۃ القرآن خطأ ط: حقانیۃ ملتان. ھندیۃ: ۱/ ۸۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس فی زلۃ القاری،ط: حقانیۃ ملتان، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیھا، مسائل زلۃ القاری،ط: سعید کراچی.

(۴)وفی الضرورۃ بقدر الحال...وانہ یختلف بالوقت والقوم والامام،الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۹۔۵۴۱، فصل فی القراءۃ،ط:سعید(قولہ ای فی کل رکعۃ سورۃ مما ذکر)......الافضل فی کل رکعۃ الفاتحۃ وسورۃ تامۃ،(قولہ واختار فی البدائع عدم التقدیر الخ)...... والظاھر ان المراد عدم التقدیر بمقدار معین لکل احد وفی کل وقت کما یفیدہ تمام العبارۃ بل تارۃ یقتصر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سے فجر کی نماز پڑھادی، بعد میں صحابہ کرام نے تعجب سے سوال کیا کہ آپ نے نماز بہت مختصر کردی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کی ماں بچے کی وجہ سے آزمائش میں نہ پڑ جائے۔"(۱)

اس حدیث کے مفہوم میں کمزور، مریض اور ضرورت مند سب شامل ہیں، لہذا ان کی رعایت کرکے مختصر قرأت کرنا بھی سنت کے مطابق ہے۔

قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیئے

"بڑی بڑی سورتیں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قرأت کے بعد اس قدر خاموش رہا جس میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جاسکے، تو اس پر آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

=علی ادنیٰ ما ورد کاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق وقت او نحوه من الاعذار لانه علیه الصلاة والسلام قرأ فی الفجر بالمعوذتین لما سمع بکاء صبی خشیة ان یشق علی امه، و تارة یقرأ اکثر ما ورد اذا لم یمل القوم...... والجملة فیه انه ینبغی للامام ان یقرأ مقدار ما یخف علی القوم ولا یثقل علیهم بعد ان یکون علی التمام، وهٰکذا فی الخلاصة، شامی: ۱/ ۵۴۰-۵۴۱، فصل فی القراءة مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۹۵-۵۹۶ باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واعلم انه اذا شغله ذلک الشک فتفکر قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولاتسبیح ذکره فی الذخیرة وجبت علیه سجود السهو، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۰۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۳۱، باب سجود السهو ط: رشیدیة کوئٹہ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص: ۴۷۴، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی.

قرأت کے بعد سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی

''آیت چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے چاہے بلند آواز سے کرے جیسا کہ فجر، مغرب اور عشاء میں یا آہستہ آواز سے جیسا کہ ظہر اور عصر میں، مقتدی کے لئے خاموش رہنا ضروری ہے۔ امام کی قرأت کے دوران مقتدی کے لئے قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو یا دعا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے سنت کے مطابق لمبی قرأت کرنا درست ہے، البتہ نماز کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت سے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

مزید تفصیل کے لئے ''امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) المؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۴۴، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۳۴۳، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. و ۱/ ۵۹۹، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۱۱، فصل فى بيان اركان الصلوٰة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۵۱۸-۵۱۹ ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

(۲) " وكره تحريما اطالة ركوع او قراءة لادراك الجائى: اى اذا عرفه والا فلا بأس به، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۴ ـ ۴۹۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

قرأت مسبوق

''مسبوق کی قرأت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت میں اٹک گیا

اگرامام نماز میں قرأت کے دوران اٹک گیا، تو مقتدی کی جانب سے لقمہ کا انتظار نہ کرے، اگرواجب کی مقدار قرأت پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے یا کوئی اورسورت پڑھ لے، یا کسی اورسورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے پھر رکوع کرے۔(۱)

قرأت میں بھول گیا

اگرنماز میں قرأت پڑھتے پڑھتے بھول جائے، اور یادآنے کے لئے دوبارہ ابتداء سے قرأت پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اور سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اوراگر غلطی سے سہوسجدہ کرلیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

قرأت میں عدم ترتیب

نماز میں قرأت کے اندر ترتیب قائم نہ رہے تو سجدہ سہوواجب نہیں، البتہ جان

(۱) ویکره للمقتدی ان یعجل بالفتح، لان الامام ربما یتذکر فیکون التلقین من غیر حاجة ویکره للامام ان یلجئهم الیه بان یقف ساکتا بعد الحصر او یکرر الآیة بل ینتقل الی آیة اخریٰ او یرکع ان قرأ القدر المستحب وقیل قدر الفرض والاول هو الظاهر ،حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳۴، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/ ۶۲۲۔ ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة، و ما یکره فیها ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلوٰة و ما یکره فیها،ط: رشیدیة کوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی.

(۲)ولو ظن الامام السهو فسجد له فتابعه ، فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه فی موضع الانفراد، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۹، وفی رد المحتار: (قوله فالاشبه الفساد)فی الفیض وقیل: لا تفسد وبه یفتیٰ، وفی البحر عن الظهیریةقال الفقیه ابو اللیث : فی زماننا لا تفسد ،لان الجهل فی القراء غالب آه واللہ اعلم ،شامی: ۱/ ۵۹۹،قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

بوجھ کر ترتیب کے خلاف نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا

واجب کی مقدار قرأت پڑھنے کے بعد قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا،(۲) لیکن اگر غلطی ایسی ہے کہ اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

قرأت میں غلطی کرنا

قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہوجانا، خواہ یہ غلطی اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش میں ہو یا کسی تشدید والے حرف کو ساکن پڑھے، یا کسی تشدید یا ساکن والا حرف پڑھنے میں کسی حرف کا اضافہ ہوجائے یا بدل جائے یا کم اور زیادہ ہوجائے، تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی، یہ متقدمین کا مذہب ہے اور اس میں احتیاط زیادہ ہے، البتہ

(۱) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلاۃ الاصلیة لا کل واجب اذلو ترک ترتیب السور لا یلزمه شئی مع کونه واجبا، شامی: ۲/۸۰، باب سجود السهو ط: سعید کراچی. ویکره قراءة سورة فوق التی قرأها ،طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۲، مکروهات الصلاة، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/۵۴۶، فصل فی القراءة، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة ، ط: سعید کراچی،فتح القدیر : ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وانظر الحاشیة السابقة ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیره او تاخیر رکن او تقدیمه او تکراره او تغییر واجب الخ، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة : ۱/۱۲۰ ،فصل فی ما یوجب السهو وما لا یوجب السهو،ط:رشیدیة حلبی کبیر،ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳)وان تغیر المعنی بان قرأ ان الابرار لفی جحیم ، وان الفجار لفی نعیم، .... تفسد صلاته لانه أخبر بخلاف ما اخبر الله تعالیٰ وقال بعضهم لا تفسد صلاته لعموم البلویٰ والاول اصح ،فتاویٰ قاضیخان، فصل فی قراءة القرآن خطأ،وفی الاحکام المتعلقة بالقراءة: ۱/۱۵۳، ط: رشیدیة کوئٹه، هندیة: ۱/۸۰-۸۱، الفصل الخامس فی زلة القاری،ط: رشیدیة کوئٹه. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۱۸، الفصل الثانی عشر فی زلة القاری، جنس آخر لو ذکر آیة مکان آیة، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

متاخرین کے نزدیک اعراب کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس پر فتویٰ ہے۔(۱)

قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو

مقتدی کے لئے قرأت کے علاوہ باقی تمام ارکان میں امام کے ساتھ شریک رہنا چاہئے، خواہ امام کے ساتھ ادا کرے، یا اس کے بعد یا اس سے پہلے، بشرطیکہ اسی رکن کے آخر تک امام اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

پہلی صورت کی مثال: امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔

دوسری صورت کی مثال: امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے، اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔

تیسری صورت کی مثال: امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔(۲)

---

(۱) ان الخطاء فی الاعراب ای الحرکات والسکون ویدخل فیه تخفیف المشدد وقصر الممدود وعکسهما او فی الحروف بوضع حرف مکان آخر، او زیادته او نقصه او تقدیمه او تاخیره او فی الکلمات او فی الجمل کذلک او فی الوقف ومقابله والقاعدة عند المتقدمین ان ما غیر المعنیٰ تغییرا یکون اعتقاده کفرا یفسد فی جمیع ذلک سواء کان فی القرآن او لا الا ماکان من تبدیل الجمل مفصولا بوقف تام...... واما المتأخرون کابن مقاتل...... فاتفقوا علی ان الخطأ فی الاعراب لا یفسد مطلقا، وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما یفسد الصلاة، مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۸۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیة کوئٹه. طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۹، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال فی شرح المنیة لا خلاف فی لزوم المتابعة فی الارکان الفعلیة اذ هی موضوع الاقتداء. واختلف فی المتابعة فی الرکن القولی وهو القراءة فعندنا لا یتابع فیها بل یستمع وینصت وفیما عدا القراءة من الاذکار یتابعه ...... والحاصل ان المتابعة فی ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان یقارن احرامه لاحرام امامه ورکوعه لرکوعه...... ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشارکة فی باقیه، ومتراخیة عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهٰذه الانواع الثلاثة یکون فرضا فی الفرض، وواجبا فی الواجب، وسنة فی السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة کما قدمناه، ردالمحتار: ۱/ ۴۷۰ - ۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب تحقیق مهم فی متابعة الامام، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح، ص: ۲۵۱، فصل فیما یفعله المقتدی بعد

قرأتیں دو ہیں

''دو قرأتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قصار مفصل

نماز میں ''قصار مفصل'' چھوٹی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ '' لم یکن '' سے ''سورۃ الناس'' تک ہیں، اور یہ سورتیں مغرب میں پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

قصر نماز کی وجہ

مسافر بآرام کو بھی قصر کی اجازت دینا اور مقیم با مشقت کو قصر کی اجازت نہ دینا اللہ تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ نماز قصر کرنا مسافر کے ساتھ خاص ہے، مقیم نماز قصر نہیں کرسکتا، اور یہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ سفر اپنی ذات کے اعتبار سے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ شدائد، مصائب، محنت، مشقت اور تکلیف پر مشتمل ہے، مسافر اگرچہ زیادہ آسودہ حال لوگوں میں ہے مگر پھر بھی وہ اپنی حیثیت کے اعتبار سے ضرور ایک قسم کی محنت اور مشقت میں ہوتا ہے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی محض رحمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس کی ذمہ داری سے نماز کا ایک حصہ کم کردیا اور ایک ہی حصہ پر اکتفا فرمایا تاکہ اس سے اس عبادت الٰہی کی مصلحت سفر میں ساقط کرنے سے بالکل فوت

=فراغ الامام، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ٥٢٧ - ٥٢٨، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(١) ويسنّ (في الحضر) لامام و منفرد، ذكره الحلبي والناس عنه غافلون، (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (في الفجر والظهر، و) منها الى آخر لم يكن (اوساطه في العصر والعشاء و) باقيه (قصاره في المغرب) اى كل ركعة سورة مما ذكر ذكره الحلبي، الدرالمختارمع الرد: ١/ ٥٤٠ - ٥٤١، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ١/ ٣٣٩، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ١/ ٥٩٣، ط: رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ١/ ٣٢٣، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

نہ ہو جائے اور اقامت میں جو مشقت، تکلیف اور مشکلات پیش آتی ہیں وہ ایسی ہیں جن کا کوئی احصاء اور شمار نہیں ہے پس اس طرح اگر محنتی، مزدوری اور مشقت والے آدمی کے لئے قصر نماز کی اجازت ہوتی تو بہت ہی ضروری ولازمی عبادات ضائع ہو جاتیں، اور اگر بعض کے لئے اجازت ہوتی اور بعض کے لئے نہ ہوتی تو بھی احصاء (احاطہ) نہ ہوتا، اور کوئی خاص ایسا وصف بھی احصاء نہ ہوتا، اور سفر کے علاوہ کوئی خاص ایسا وصف بھی نہیں ہے جس کو رخصت اور عدم رخصت کے لئے ضابطہ بنایا جا سکے، کیونکہ مشقت اور محنت سفر کے ساتھ معلق کی گئی ہے، اور اس میں عبادت کی تخفیف کے ساتھ مناسبت بھی ہے، البتہ اگر مقیم کو بیماری کا عذر ہو تو اس کے لئے نماز بیٹھ کر یا پہلو پر لیٹ کر ادا کرنا بھی جائز رکھا گیا ہے، اور یہ قصر عدد کی نظیر ہے، اور محض تکان کی مشقت اور تکلیف کا اعتبار نہیں کیا گیا، کیونکہ یوں تو دنیا وآخرت کی تمام ہی مصلحتیں تکان اور محنت پر موقوف ہوتی ہیں، اور جو شخص محنت اور تکلیف نہیں اٹھاتا اس کو کوئی راحت وآرام نہیں ملتا، محنت اور تکلیف کی قدر ہی آرام وراحت سے ملتی ہے، چنانچہ مشقت کے تمام پیشوں میں مثلاً کاشتکاری اور لوہے کا کام وغیرہ میں لازمی طور پر محنت، مشقت اور تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح دنیا کا کوئی بھی کام ہو، محنت اور مشقت سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس میں قصر کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ پیشہ ور اور محنتی لوگ عام طور پر ان محنت اور مشقت والے کام میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں، ان کا معاش انہی پیشوں پر موقوف ہوا کرتا ہے، اگر ان کو قصر نماز کی عام اجازت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے انتظامات میں سخت ابتری پھیل جاتی، اس لئے مصلحت اور حکمت الٰہی نے عام محنت اور مشقتوں میں رخصت تجویز نہیں فرمائی بلکہ خاص محنت اور مشقتوں کے لئے رخصت ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایک حرج کی صورت میں رخصت تجویز نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ

حرج کے طریقے بہت زیادہ ہیں، اوراب اگر سب میں رخصت تجویز کی جائے تو اطاعت الٰہی بالکل متروک ہوجائے گی۔ (احکام اسلام ص ۷۸)(۱)

قضاء

☆......وہ نماز جو اپنے وقت میں نہ پڑھی جائے، مثلاً ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑھی جائے تو وہ نماز قضاء کہلاتی ہے۔ (۲)

☆......فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء فرض اور فوت شدہ واجب نمازوں کی قضاء واجب ہے، وتر کی قضاء واجب ہے، اسی طرح نذر کی نماز کی قضاء واجب ہے، اور اس

(۱)ان الشارع الحکیم شرع لنا صلاۃ القصر فی السفر لحکمۃ منہ ارادھا لمصلحۃ المسلمین، وذلک ان الانسان اذا کان مسافرا فھو معرض للاخطار ووعثاء الاسفار اذ یکون دائما مشغول البال کما ھو معلوم لدی من کابد عناء ومشقۃ الاسفار ولرب قائل یقول ان السفر لایکون فی کل الاحوال مظنۃ لحصول المشقۃ، فکان الواجب ان یفصل فی ھذا الحکم ، فنقول لہ ان الشارع رأی ان الغالب فی السفر حصول المشقۃ حتیٰ قالوا: ان السفر قطعۃ من العذاب وقالوا ان العذاب قطعۃ من السفر، لان المسافر یعانی من المشاق مالم یعانی بعضہ وھو فی حالۃ الاقامۃ.....حکمۃ التشریع و فلسفتہ: ۱/۱۴۰، حکمۃ صلاۃ القصر ،ط: انصاری کتب خانہ بازار کتاب فروشی کابل، والاصل الثالث انہ لیس کل حرج یرخص لاجلہ فان وجوہ الحرج کثیرۃ والرخصۃ فی جمیع ذلک تفضی الی اھمال الطاعۃ، والاستقصاء فی ذلک ینفی العناء و مقاساۃ التعب وھو المعرف لا نقیاد الشرع واستقامۃ النفس، فاقتضت الحکمۃ ان لا یدور الکلام الا علی وجوہ کثر وقوعھا وعظم الابتلاء بھا لا سیما فی قوم نزل القرآن بلغتھم ، وتعینت الشریعۃ فی عاداتھم ، ولا ینبغی ان یجاوز من ملاحظۃ کون الطاعۃ موثرۃ بالخاصیۃ متیٰ امکن ، ولذلک شرع القصر فی السفر دون الاکساب الشاقۃ ودون الزراع والعمال ،وجوز للمسافر المترفۃ ما جوز لغیر المترفۃ، الخ، حجۃ اللہ البالغۃ: ۱/۱۰۳ ـ ۱۰۴، باب اسرار القضاء والرخصۃ، ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی .

(۲)والقضاء فعل الواجب بعد وقتہ. الدر مع الرد: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۳۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. و: ۲/۷۹، ط: سعید کراچی.

نفل اور سنت کی قضاء بھی واجب ہے جو شروع کر کے فاسد کر دی گئی ہے،(۱) کیونکہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، فاسد کرنے کی صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے، اگر وقت کے اندر اندر نہیں پڑھا تو وقت نکلنے کے بعد بھی پڑھنا لازم ہے۔(۲)

سنت موکدہ اور نفل نماز اگر وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو وقت گذرنے کے بعد قضاء کے طور پر ادا نہیں کی جا سکتی کیونکہ سنت اور نفل کی قضاء نہیں ہے، بلکہ تلافی کے طور پر سنت اور نفل نمازوں کی قضاء کی غرض سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل علیحدہ نماز ہوگی۔(۳)

قضاء ادا کرنے کی آسان صورت

قضاء نماز ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے، جتنے سال کی نماز فوت ہوئی ہے، اتنے سال تک ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے۔(۴)

قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی

''اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة: لف نشر مرتب ،الدر مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. (قوله والواجب) كالمنذورة والمحلوف عليها وقضاء النفل الذى افسده، شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت،ط:سعید کراچی.هندية: ۱۲۱/۲، الباب الحادى عشر ،ط: حقانیه ملتان. البحر الرائق: ۱۴۱/۲، باب قضاء الفوائت ، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۲)اما الاول فقد قال اصحابنا اذا شرع فى التطوع يلزمه المضى فيه واذا افسده يلزمه القضاء، بدائع الصنائع: ۲۹۰/۱، فصل فى صلاة التطوع، وكذا فى الهندية: ۱۱۳/۱، الباب التاسع فى النوافل، هداية: ۱۴۸/۱، باب النوافل فصل فى القراءة.

(۳)(قوله ولم تقض الا تبعا) اى لم تقض سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفرض، فتقضى تبعا للفرض سواء قضاها مع الجماعة او وحده لان الاصل فى السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب ، البحر الرائق: ۷۴/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعید کراچی، البناية: ۱۲۷/۳، باب ادارک الفريضة، الهداية: ۱۳۲/۱ ،باب ادراک الفريضة.

(۴) فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۲۶۶/۱ ،ط: دار الاشاعت کراچی. وكذا فى فتاوىٰ حقانيه: ۲۹۶/۳ اشاعت کرده، جامعه اکوڑه خٹک نوشهره پاکستان.

قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے

اگر کسی آدمی کی بہت ساری نمازیں قضاء ہو چکی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوں گی، ان نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اور قضاء پڑھتے وقت کونسی نماز پڑھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا ضروری ہے مثلا اس طرح کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو سب سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد بھی یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب سے پہلے قضاء ہوئی۔ (۱)

یا یوں کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب کے اخیر میں مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو اس سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی تھی، اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں بھی متعین کرے۔ (۲)

قضاء کا خیال نہ رہا

اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱، ۲) کثرت الفوائت ، نوی اول ظهر عليه او آخره الدر المختار: (كثرت الفوائت الخ) مثاله: لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعيين لان فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فان اراد تسهيل الامر، يقول اول فجر مثلا ،فانه اذا صلاه يصير ما يليه اولا او يقول آخر فجر فان ما قبله يصير آخرا، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت، رد المحتار: ۲/۷۶، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنة ام لا، ط:سعيد كراچی. المحيط البرهانی: ۲/۹۹ ، كتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه. التاتارخانية: ۲/٦٦ ، كتاب الصلاة، قضاء الفائتة، ط:ادارة القرآن كراچی.

(۳) والاصل فی لزوم الترتيب قوله صلی الله عليه وسلم "من نام عن صلاة او نسيها فلم يذكرها الا وهو يصلی مع الامام فليصل التی هو فيها(وتكون له نافلة) ثم ليقض التی تذكر ، ثم ليعد التی صلی مع الامام، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۴۱، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمی كراچی. هندية: ۱/۱۲۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: ماجديه ، حلبی كبير،ص: ۵۲۹، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

قضاء کرنا گناہ ہے

عذر کے بغیر نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا اور قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی نے نماز کو اپنے وقت پر ادا نہیں کیا تو وہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ ان نمازوں کو حساب کر کے ادا کرنا بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ سچے دل سے توبہ استغفار کرنا بھی ضروری ہے، حج عمرہ یا صدقہ خیرات کرنے سے فوت شدہ نماز معاف نہیں ہوگی۔ (۱)

قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں

اگر کسی کے ذمہ ایک سے زائد نمازوں کی قضاء ہے اور وقت میں تمام قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش نہیں بلکہ بعض قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وقت میں جس قدر قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے پہلے ان کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر ضروری نہیں کہ پہلے وتر کی نماز پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھے بلکہ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) وفي كشف الاسرار: ان المثلية في القضاء في حق ازالة المأثم لا في احراز الفضيلة آه والظاهر ان المراد بالمأثم ترك الصلاة، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واما اثم تاخيرها عن الوقت التي هو كبيرة فباق لا يزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بد منها، البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. طحطاوى على المراقى، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى، رد المحتار: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو تعددت الفائتة، والوقت يسع بعضها مع الوقتية سقط الترتيب في الأصح، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى كراچى. "(قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت، فالاصح جواز الوقتية) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتىٰ بقى من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوٰت الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر، وصرح في المجتبىٰ بأن الاصح جواز الوقتية، رد المحتار: ۲/۶۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۸۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

قضاء مقرر ہونے کی وجہ

''رخصت مقرر ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قضا نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا

قضاء نماز اعلان کر کے ادا کرنا گناہ ہے، بلکہ قضاء نماز اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چلے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔(۱)

قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے

اگر کسی نے مثلاً ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کی جماعت شروع ہو چکی ہے، تو اگر یہ شخص صاحب ترتیب ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے، اور اگر صاحب ترتیب نہیں ہے تو پہلے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے پھر اس کے بعد ظہر کی قضاء پڑھے۔(۲)

---

(۱)(قوله: وينبغي الخ) تقدم في باب الاذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التاخير معصية فلا يظهرها، وظاهره أن الممنوعة هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح. شامي (۲/۷۷) باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۵، باب قضاء الفوائت، ط: حقانية، البحر (۲/۱۶۰) باب قضاء الفوائت، ط: دار الكتب العلمية بيروت و (۲/۹۰) تتمة. ط: سعيد. شامي (۱/۳۹۱) باب الاذان ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهيل.

(۲)(الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لا زم ...... (ويسقط) الترتيب (باحد ثلاثة اشياء) ...... (و) الثالث (اذا صارت الفوائت) الحقيقة، او الحكمية (ستا) لانه لو وجب الترتيب فيها لو قعوا في حرج عظيم وهو مدفوع بالنص، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۴۰ - ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۲/۶۵ - ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/۷۹ - ۸۴، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۱ - ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله والقضاء...) تنبيه لو خاف فوت جماعة الحاضرة قبل قضاء الفائتة، فان كان صاحب ترتيب قضى، وان لم يكن فهل يقضي ليكون الاداء على حسب ما وجب، وليخرج من خلاف مالک فان الترتيب لا يسقط عنده بالأعذار المذكورة عندنا أم يقتدي لاحراز فضيلة الجماعة مع جواز تاخير القضاء وامكان تلافيه، قال الخير الرملي: لم اره، ثم نقل عن الشافعية اختلاف الترجيح

قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ

قضاء نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، البتہ فرض اور واجب نماز یعنی وتر کی قضاء ہے، سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔ (۱)

قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی

اگر قضاء نماز پڑھنے والا صاحب ترتیب ہے، اور قضاء نماز شروع کرنے سے پہلے ہی جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اس صورت میں صاحب ترتیب کے لئے پہلے قضاء نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی اس سے پہلے نہیں۔

اور جو آدمی صاحب ترتیب نہیں وہ پہلے قضاء نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہوجائے، اور اگر قضاء نماز شروع کرنے کے بعد جماعت کی نماز شروع ہوگئی تو قضاء نماز کو پوری کر کے جماعت میں شامل ہوجائے، درمیان میں قضاء نماز کو ختم نہ کرے۔ (۲)

قضاء نماز جماعت سے پڑھے......

اگر جہری نماز قضاء ہوگئی ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں تو امام بلند آواز سے قرأت کرے۔ (۳)

قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

☆...... ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے، بلا عذر تاخیر کرنا جائز نہیں، تاہم اگر کسی وجہ سے نماز قضاء ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے جیسا کہ

=فیه،واستظهر الثانی ، قلت ووجهه ظاهر ، لان الجماعة واجبة عندنا او فی حکم الواجب، ولذا یترک لاجلها سنة الفجر التی قیل عندنا بوجوبها الخ، شامی: ۲/ ۵۰، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۱)" کل صـــــلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فیه یلزمه قضاء ها.......... والقضاء فرض فی الفرض وواجب فی الواجب وسنة فی السنة، هندیة: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة. ان الاصل فی السنة ان لا تقضی لاختصاص القضاء بالواجب، البحر الرائق: ۲/ ۴۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. رد المحتار: ۲/ ۵۹، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) عنوان" قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہوجائے" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(۳)" قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا" عنوان کی آخری نمبر کی تخریج کو دیکھیں۔

''جنگ خندق''(۱) اور ''لیلۃ التعریس''(۲) میں قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

☆......اگر چند لوگوں کے ایک وقت یا چند اوقات کی نماز قضاء ہوگئی، تو ان کو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کریں، اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جائے، اور اگر آہستہ آواز کی نماز ہے تو آہستہ سے قرأت کرے۔(۳)

---

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال: ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتىٰ ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر، ثم أقام فصلى العصر، ثم أقام فصلى المغرب، ثم أقام فصلى العشاء'' جامع الترمذي: ۱/ ۴۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ ،ط: سعيد كراچي.

'' عن جابر بن عبدالله ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه جاء يوم الخندق، بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش، قال: يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتىٰ كادت الشمس تغرب فقال النبي صلى الله عليه وسلم: والله ما صليتها، فقمنا الى بطحان فتوضأ للصلاة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، صحيح البخاري: ۱/ ۸۳۔ ۸۴، كتاب الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، ط: قديمي كراچي.

(۲) عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال: سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم: لو عرست بنا يا رسول الله! قال: اخاف ان تناموا عن الصلاة، قال بلال: انا اوقظكم: فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عيناه فنام فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال: يا بلال اين ما قلت؟ قال ما القيت على نومة مثلها قط، قال: ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء، يا بلال، قم فاذن بالناس للصلاة، فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى، صحيح البخاري: ۱/ ۸۳، كتاب الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت، ط: قديمي كراچي.

(۳)'' ومتىٰ قضى الفوائت، ان قضاها بجماعة فان كانت صلاة يجهر فيها يجهر فيها الامام بالقراءة وان قضاها وحده يتخير بين الجهر والمخافة والجهر افضل، ويخافت فيما يخافت فيه حتما، هندية: ۱/ ۱۲۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. التاتارخانية: ۱/ ۷۶۷، كتاب الصلاة قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچي، رد المحتار: ۱/ ۵۳۲۔ ۵۳۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

قضاء نماز کا فدیہ

اگر بالغ ہونے کے بعد نماز نہیں پڑھی ،تو بعد میں ان نمازوں کا پڑھنا ضروری ہے اگر کسی وجہ سے زندگی میں نہیں پڑھ سکا تو فدیہ دینے کی وصیت کر کے جانا چاہئے، (۱) نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے، موت کے بعد دینا صحیح ہے، اس سے ان شاء اللہ عذاب سے بچ جائے گا۔(۲)

اور فدیہ فی نماز ایک صدقہ فطر کے برابر ہے، اور روزانہ وتر کے ساتھ چھ نمازیں ہیں تو فدیے بھی چھ ہیں اور ایک صدقہ فطر تقریباً دو کلو آٹا یا اس کی قیمت ہے۔(۳)

قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے

دن رات ۲۴ گھنٹے میں تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز

---

(۱) وهي ...... واجبة بالزكاة والصيام والصلاة، التى فرط فيها، الدر المختار مع الرد: ٦٤٨/٦، كتاب الوصايا ،ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ٦/ ٤٢٣، كتاب الوصايا ، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" (قوله ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح) فى التاتارخانية: عن التتمة: سئل الحسن بن على عن الفدية عن الصلاة، فى مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا...... وفى القنية : ولا فدية فى الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار: ٢/ ٧٤، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. هندية: ١/ ١٢٥، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشيديه كوئٹه. وفى القرآن " ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء".

(۳) ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم، الدر المختار مع الرد: ٢/ ٧٢، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. البحر: ٢/ ٩٠، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى و (٢/ ١٦٠) ط: رشيدية.هندية: ١/ ١٢٥، ط: رشيديه كوئٹه.

نہیں، نہ قضاء نہ نفل سب ناجائز ہیں، اور وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱......سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے، اور دھوپ کی زردی باقی نہ رہے، اور اشراق کا وقت ہوجائے۔

۲......سورج غروب ہونے سے پہلے جب سورج کی دھوپ زرد ہوجائے، اس وقت سے لیکر آفتاب غروب ہونے تک قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت میں بھی پڑھ لینا ضروری ہے، قضاء کرنا گناہ ہے۔

۳......زوال کا وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

ان تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر کی نماز اگر اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت پڑھ لینا ضروری ہے،(۱) ان تین اوقات کے علاوہ وہ تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، قضاء نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:

(۱) صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے صرف سنت پڑھی جاتی ہے کوئی نفل نماز اس وقت جائز نہیں (۲) فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب طلوع ہونے تک (۳) عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

---

(۱) "ثلاث ساعات لا تجوز فیها المکتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: اذا طلعت الشمس حتیٰ ترتفع، وعند الانتصاف الی ان تزول وعند احمرار ها الی ان تغیب الا عصر یومه ذلک فانه یجوز اداؤه عند الغروب، .... ولا یجوز فیها قضاء الفرائض والواجبات الفائتة عن اوقاتها، کالوتر، هندیة: ۱/ ۵۲، کتاب الصلاةِ الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث فی بیان الاوقات التی لا تجوز فیها الصلوٰة وتکره فیها،، ط: رشیدیه کوئٹة. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۵ ـــ ۱۸۷، کتاب الصلوٰه، فصل فی الاوقات المکروهة، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹، ـ ۲۵۰، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

ان تین اوقات میں نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز، البتہ قضاء نماز ان اوقات میں جائز ہے،(۱) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔(۲)

قضاء نماز کی تعداد ایک ہے

اگر کسی آدمی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی ہے، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نماز نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں، تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں قضاء کے حکم میں ہیں، اور شروع کی ایک قضاء حقیقۃً قضاء ہے سب مل کر پانچ نمازوں سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی،

---

(۱) " (قوله عن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة) اى منع عن التنفل فى هذين الوقتين قصدا ...... واقتصر على الثلاثة ليفيد ان بقية الواجبات من الصلاة داخل فى النفل فيكره فيهما كالمنذور خلافا لابى يوسف وما شرع فيه من النفل ثم افسده وركعتى الطواف .... واطلق فى التنفل فشمل ماله سبب وما ليس له فتكره تحية المسجد فيهما ......(وبعد طلوع الفجر باكثر من سنة الفجر) " البحر الرائق: ۱/۲۵۱-۲۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص:۱۸۸-۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل فى الاوقات المكروهة، ط: قديمى، هندية: ۱/۵۲، الباب الاول فى المواقيت الفصل الثالث فى الاوقات اللتى لا تجوز فيها الصلوة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" ويكره قضاؤها فيه لان التأخير معصية فلا يظهرها)...ويظهر من التعليل ان المكروه قضاؤها مع الاطلاع عليها ولو فى غير المسجد " رد المحتار: ۱/۳۹۱، كتاب الصلوة، باب الاذان، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص:۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

اوران نمازوں کوترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہوگیا۔(۱)

قضاء نماز کی نیت

قضاء نماز کی نیت یہ ہے کہ مثلا جتنی فجر کی نمازیں قضاء کی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز ادا کر رہا ہوں "اللہ اکبر" یا مثلا جتنی ظہر کی نماز قضاء ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز ادا کر رہا ہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کر کے نماز ادا کرتا رہے، جب آخری نماز ہوتو یہ نیت کرے کہ میں فوت شدہ نمازوں میں سے آخری فجر کی نماز پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کرے۔(۲)

---

(۱)فنقول لو صلی فرضا ذاکراً ان علیه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا عند ابی حنیفة، وباتا عندهما ومعنی الوقف عنده انه ان لم یقض الفائتة حتیٰ صلی ستا وهو ذاکر لها اعاد الکل صحیحا مثاله فاته صلوٰة الفجر فصلی الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من الیوم الثانی وهو ذاکر الفائتة فی کل واحدة منها فهٰذه الخمس فاسدة فسادا موقوفا عنده فان صلی الظهر من الیوم الثانی قبل ان یقضی الفائتة صحت الظهر والخمس التی قبلها ، حلبی کبیر،ص: ۵۳۰، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،البحر الرائق: ۸۸/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی و ۱۵۶/۲ ، ط: رشیدیة، فتح القدیر: ۴۸۸/۱، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، فتاویٰ شامی: ۶۸/۲ ـ ۶۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) "(کثرت الفوائت نوی اول ظهرعلیه او آخره)مثاله لو فاته صلاة الخمیس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعیین لان فجر الخمیس مثلا غیر فجر الجمعة ، فان اراد تسهیل الامر ، یقول اول فجر مثلا فانه اذا صلاه یصیر ما یلیه اولا او یقول آخر فجر ، فان ماقبله یصیر آخرا ، ولا یضره عکس الترتیب لسقوطه بکثرة الفوائت، رد المحتار: ۷۶/۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی،المحیط البرهانی: ۹۹/۲ ، کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة ط: المکتبة الغفاریة، تاتارخانیة ۷۶۶/۲ کتاب الصلاة، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن کراچی، هندیة: ۱/ ۶۶ ، کتاب الصلوٰة، الباب الثالث فی شروط الصلوٰة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئٹه.

واضح رہے کہ قضاء ادا کی نیت سے اور ادا قضاء کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

قضاء نماز کے لئے اذان دینا

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا قضاء نماز پڑھنا چاہے، تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر قضاء پڑھے۔(۲)

☆......اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اذان کہنا یا نہ کہنا ان کے اختیار میں ہے، البتہ اقامت ہر نماز کے شروع میں کہی جائے۔(۳)

---

(۱) لصحة القضاء بنية الاداء كعكسه هو المختار، رد المحتار: ۱/۴۲۲، باب شروط الصلاة، مطلب يصح القضاء بنية الاداء وعكسه، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱/۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲)(و) يسن ان (يؤذن ويقيم لفائتة) رافعا صوته لوبجماعة او صحراء لا ببيته منفردا... (ولا يسن) ذلك ......فيما يقضى من الفوائت فى مسجد ، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۱،باب الاذان ،ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/۵۲۴، كتاب الصلوٰة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی. ،واذا كانوا قد صرحوا بان الفائتة لا تقضى فى المسجد لما فيه من اظهار التكاسل فى اخراج الصلاة عن وقتها فالواجب الاخفاء فالاذان للفائتة فى المسجد اولىٰ بالمنع ، البحر الرائق: ۱/۲۶۲، كتاب الصلاة، باب الاذان ، ط: سعيد كراچی.

(۳) وان فاتته صلوات اذن للاولى واقام وكان مخير فى الباقى ان شاء اذن واقام وان شاء اقتصر على الاقامة كذا فى الهداية، عالمگيری: ۱/۵۵ الباب الثانى فى الاذان، ط: حقانيه شامی (۱/۳۹۰) باب الاذان، ط: سعيد تاتارخانية : ۱/۵۲۴، نوع آخر فى من يقضى الفوائت يقضيها باذان واقامة او بغيرهما ط: ادارة القرآن كراچی. (وكذا) يسنان (لاولىٰ الفوائت) لا لفاسدة ويخير فيه للباقى لو فى مجلس وفعله اولىٰ ، ويقيم للكل. الدر المختار: اى لا يخير فى الاقامة للباقى، بل يكره تركها، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۱، باب الاذان ، مطلب فى اذان الجوق ، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۲، باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا نماز پڑھنا چاہے تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر پڑھے۔(۱)

☆......اور اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہنا کافی ہے، اذان دینے کی ضرورت نہیں۔(۲)

قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے

قضاء نمازوں کا فدیہ زندگی میں ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ زندگی میں قضاء نمازوں کا ادا کرنا ہی لازم ہے،(۳) ہاں اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مرگیا ہے کہ اس کے ذمہ قضاء نمازیں رہ گئیں، اور وہ زندگی میں ادا نہ کرسکا، تو اب موت کے بعد فدیہ دینا جائز ہوگا، اگر اس نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ (میراث) میں کچھ چھوڑ کر گیا ہے، تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصے سے جتنا فدیہ ادا ہوسکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا، اگر وارث فدیہ ادا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے کیونکہ اس نے وصیت کی اور ترکہ میں مال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۳ فی الصفحة السابقة

(۳)"(قوله ولو فدی عن صلاته فی مرضه لا یصح) فی التتارخانیة عن التتمة : سئل الحسن بن علی عن الفدیة عن الصلاة، فی مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا ...... وفی القنیة : ولا فدیة فی الصلاة حالة الحیاة بخلاف الصوم آه، رد المحتار : ۲/ ۷۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/ ۱۲۵، کتاب الصلوة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشیدیة کوئٹه.

وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے۔(۱)

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام وارث عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی طور پر، یا اپنے اپنے حصے سے انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر احسان ہوگا امید ہے کہ اس کا بوجھ اتر جائے گا۔(۲)

اور ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح تقریباً دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور قیمت میں اس دن کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کیا جائے گا اور روزانہ وتر سمیت چھ نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔(۳)

قضاء نمازوں کا کفارہ

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ یا کفارہ ان نمازوں کو ادا کرنا ہے، اور ادا کرنے کے بعد تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس سے توبہ بھی کرنا ہے، زندگی میں قضاء نمازوں کے بدلہ میں صدقہ دینے سے کچھ بھی نہیں ہوگا، اس لئے ان نمازوں کو ادا کرنا ہر حال میں لازم ہے، (۴) ہاں صدقہ کرنے کی صورت میں اللہ کے غصے میں کمی آئے گی۔(۵)

(۱، ۲) ومن مات وعليه صلوات فاوصى بمال معين يعطى لكفارة صلواته لزم و يعطى لكل صلاة كالفطرة وللوتر كذلك وكذا الصوم كل يوم وانما يلزم تنفيذها من الثلث وان لم يوص وتبرع به بعض الورثة جاز حلبى كبير، ص: ۵۳۵ فصل فى قضاء الفوائت ط، سهيل اكيڈمى، ردالمحتار: ۲/ ۷۲ـ ۷۳ باب قضاء الفوائت ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر قضاء الفوائت ط، رشيدية. البحر الرائق: ۲/ ۹۱، باب القضاء الفوائت ط: سعيد.

(۳) واذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فاوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع عالمگيرى: ۱/ ۱۲۵ باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۲/ ۹۱، تتمة، ردالمحتار: ۲/ ۷۲ـ ۷۳ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۴) (عنوان قضاء نمازوں کا کفارہ کب ادا کیا جائے) اور ''قضاء عمری'' کے تحت حواشی ملاحظہ کریں۔

(۵) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفئى غضب الرب وتدفع ميتة السوء.

قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں

اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف دنوں میں قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو ترتیب یاد نہیں مثلاً کسی دن کی ظہر، اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ بھی یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو

''ترتیب ساقط ہو جاتی ہے'' عنوان کے تحت نمبر ۳ کو دیکھیں۔

قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں

اگر قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہے، شمار کرنا مشکل ہے، تو اس صورت میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر ایک صحیح تخمینہ اور اندازہ لگانا چاہیئے، اور اس کے مطابق حساب کر کے ادا کر لینا چاہئے۔(۲)

مثلاً ایک شخص تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوا، اور اس نے چار پانچ سال تک نماز نہیں پڑھی، یا کبھی پڑھی اور کبھی چھوڑ دی، اور یہ مدت اس شخص کے اندازہ میں مثلاً چار سال کی ہوئی، تو اس شخص کو اپنے گمان کے مطابق اتنے ہی سالوں کی نماز ادا کرنا ضروری ہوگا۔

= مشكاة المصابيح: ۱/ ۱٦۸، كتاب الزكاة باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: قديمی.

(۱) ولو ترك الظهر والعصر من يومين ولا يدری ايتهما ترك اولاتحری فان لم يكن له رأی... قالوا: لانأمره الابالتحری ويسقط عنه الترتيب. عالمگيری: ۱/ ۱۲۴، قضاء الفوائت، ط: حقانية.
ردالمحتار: ۲/ ٦۸، كتاب الصلاة، قضاء الفوائت، مطلب فی تعريف الاعادة، ط: سعيد كراچی.

(۲) من لايدری كمية الفرائض يعمل باكبر الرأيه فان لم يكن له رأی يقضی حتی يتيقن انه لم يبق عليه شيئی. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۷، باب قضاء الفوائت. ط: قديمی كراچی.

دوسری مثال یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر مثلا پچاس سال ہے، اور وہ پندرہ سال میں بالغ ہوا اور اس نے تیس سال کی عمر میں نماز شروع کی، تو اس کے ذمہ پندرہ سال کی نماز باقی ہے، اور اس آدمی کے لئے پندرہ سال کی قضاء پڑھنا ضروری ہوگا۔

اگر کسی آدمی کے ذمے کسی کا قرض ہے، اور اس کی تعداد یاد نہیں کہ کتنی رقم قرض ہے تو اندازہ کر کے ہی اس کو دیا جاتا ہے، تا کہ اس کے ذمہ میں کچھ باقی نہ رہے، ایسا ہی سوچ کر فوت شدہ نمازوں کی تعداد کا اندازہ لگالے اور اس حساب سے ادا کرتا رہے، اور اندازہ سے جو حساب لگایا گیا ہے اس سے کم ادا نہ کرے بلکہ زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا

اگر کسی آدمی نے بالغ ہونے کے بعد بہت ساری نمازیں نہیں پڑھیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ان نمازوں کو ادا کرلے، بلا عذر تاخیر نہ کرے، موت وحیات کا کچھ پتہ نہیں ہے، ہاں اگر عذر کی وجہ سے فوت شدہ نمازوں کو دیر سے ادا کرنا چاہے تو گنجائش ہے، جس طرح اور جتنی فرصت ملے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرسکتا ہے،(۲) باقی تمام فوت شدہ نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اگر زندگی میں تمام فوت شدہ نمازوں کو ادا نہ کرسکا تو فدیہ

---

(۱) الاحتیاط واجب فی العبادات. هندیة: ۱/ ۱۲۴، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ویجوز تأخیر الفوائت وان وجبت علی الفور لعذر السعی علی العیال وفی الحوائج علی الاصح. الدرالمختار مع الرد: ۲/ ۷۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی.

دینے کے لئے وصیت کر کے جانا ضروری ہے۔(۱)

قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے

اگر کسی آدمی کے ذمہ قضاء نمازیں ہیں، تو جلد از جلد قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئیں بلکہ ایسے آدمی کو عام نوافل کی بجائے قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئے، کیونکہ آخرت میں نوافل کے بارے میں سوال و جواب نہیں ہوگا جبکہ فرض نماز کے بارے میں صرف سوال و جواب ہی نہیں بلکہ سزا بھی ہوگی۔(۲)

قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے

قضاء نماز پڑھتے ہوئے دوسروں کو مطلع نہ کرے بلکہ چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے، کیونکہ نماز اپنے وقت پر نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے، اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے، اس لئے قضاء نماز کو چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ قضاء نماز علی الاعلان

---

(۱) قوله ولومات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة أى بان كان يقدرعلى ادائهاولوبالايماء فيلزمه الايصاء بهاوالافلايلزم وان قلت. ردالمحتار: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت. ط:سعيد، ردالمحتار: ۶/۶۴۸، كتاب الوصايا، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۶/۴۲۳، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والاشتغال بقضاء الفوائت اولى واهم من النوافل الاالسنة المعروفه وصلاة الضحى وصلاة التسبيح والصلاة التى وردت فى الاخبارفتلك بنية النفل وغيرهابنية القضاء كذ افى المضمرات عن الظهيرية وفتاوى الحجة ومراده بالسنة المعروفه المؤكدة وقوله وغيرهابنية القضاء مراده به ان ينوى القضاء اذا اراد فعل غيرما ذكرفانه الاولى بل المتعين. طحطاوى على المراقى. ص:۴۴۷،باب قضاء الفوائت، ط: قديمى. ردالمحتار: ۲/ ۷۴، قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۵ كتاب الصلاة، الباب الحادى عشرفى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قضاء ہوئی سفر میں

''سفر میں نماز قضاء ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قضائے عمری

انسان سے بالغ ہونے کے بعد جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، ان کی قضاء اس کے ذمے لازم ہے، صرف توبہ کر لینے سے وہ معاف نہیں ہوتیں، خواہ کتنی زیادہ ہوں، (۲) البتہ وہ روزانہ پانچ نمازوں کی قضاء کرنا شروع کر دے اور جب زیادہ پڑھنے کا موقع ملے تو زیادہ بھی پڑھے اور ساتھ ساتھ یہ وصیت بھی کر دے کہ جو نمازیں میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں ان کا فدیہ میرے ترکہ سے ادا کیا جائے (۳) اور جتنی نمازیں رہ گئیں ہیں ان کا ٹھیک ٹھیک حساب کر کے ادا کرے، اور اگر ٹھیک ٹھیک حساب ممکن نہیں تو غالب گمان سے محتاط اندازہ لگائے اور اس کی قضاء شروع کر دے۔(۴)

---

(۱) وینبغی ان لایطلع غیره علی قضائه لان التاخیر معصیة فلایظهرها وتقدم فی باب الاذان انه یکره قضاء الفائتة فی المسجد وعلله الشارح بما هنا من ان التاخیر معصیة فلایظهرها وظاهره ان الممنوع هو القضاء مع الاطلاع علیه سواء کان فی المسجد اوغیره کماافاده فی المنح قلت والظاهر ان ینبغی هنا للوجوب وان الکراهة تحریمیة لان اظهار المعصیة معصیة. شامی: ۲/ ۷۷، باب قضاء الفوائت: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان ط: سعید، هندیة: ۱/ ۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه، البحر الرائق: ۲/ ۹۰، قضاء الفوائت، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۴، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی

(۲) والتاخیر بلاعذر کبیرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج فالقضاء مزیل لاثم الترک لالاثم التاخیر، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت ط قدیمی. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

(۳) وهی واجبة فی الزکاة وفدیة الصیام والصلاة التی فرط فیها. الدر المختار مع الرد: ۶/ ۶۴۸، کتاب الوصایا، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۶/ ۴۲۳، کتاب الوصایا. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) من لایدری کمیة الفوائت یعمل باکبر رأیه فان لم یکن له رأی یقضی حتی یتیقن انه لم یبق علیه شیئ طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، ص: ۴۴۷، ط: قدیمی.

قضائے عمری کی ایک غلط صورت

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں اذان کہہ کر پانچ نمازیں فجر سے عشاء تک قضا نمازوں کی نیت سے جماعت کے ساتھ پڑھاتے ہیں یا اکیلے ادا کرتے ہیں اور مغرب کی نماز تین رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور وتر کی بھی چار رکعت ادا کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح پانچ نمازیں ادا کرنے سے پوری زندگی کی قضا نماز ادا ہو جائے گی اور اس پر ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:

''من قضى خمس صلوات فى آخر جمعة من رمضان كان جابراً صلوات سبعين سنة''

اور ليلة التعريس والی حدیث سے جماعت کے ساتھ قضا نماز پڑھنے پر استدلال کرتے ہیں۔

لیکن اس طرح کی قضائے عمری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں کے اقوال سے ثابت نہیں ہے، یہ طریقہ سراسر غلط اور بدعت ہے، اور یہ لوگ جو حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے بلکہ غلط لوگوں نے بنا کر مشہور کر دیا ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''موضوعات کبیر'' میں لکھا ہے:

''حديث من قضى صلوٰة من الفرائض فى آخر الجمعة من شهر رمضان كان ذلك جابراً لكل صلاة فائتة فى عمره إلى سبعين سنة باطل قطعا؛ لأنه مناقض للاجماع على ان شيئًا من العبادات لايقوم مقام فائتة سنوات''(۱)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع اور باطل ہے اور اجماع کے خلاف ہے کیونکہ اجماع ہے کہ ایک عبادت چند سالوں کی فوت شدہ عبادتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ''الآثار المرفوعة فى الاخبار الموضوعة'' میں لکھا ہے کہ علامہ شوکانی نے بھی اس حدیث کو موضوع کہا ہے، اس کے بعد علامہ شوکانی نے اِن

(۱) موضوعات كبير ص ۸۸، حديث من قضى صلوة الخ، ط: محمدى لاهور.

جھوٹے اور حدیث بنانے والے لوگوں کو بددعا دی ہے (۱)

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنے رسالہ "العجالة النافعة" میں موضوع حدیث کے قرائن بیان فرماتے ہوئے پانچواں قرینہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ حدیث عقل کے تقاضے کے خلاف ہو اور شرعی قواعد اس کی تکذیب کرتے ہوں جیسا کہ قضاء عمری کی حدیث۔ (۲)

علامہ لکھنویؒ نے اس حدیث پر اپنے ایک مستقل رسالہ "ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان" میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ (۳)

اور ليلة التعريس کی حدیث سے اس قسم کی قضاء عمری کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس حدیث کا اس قسم کی قضاء سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں، اس حدیث سے تو اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی وقتی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو جماعت بنا کر اس کی قضا ہو سکتی ہے خواہ وہ ایک نماز ہو یا چند نمازیں، جس طرح کہ غزوہ خندق میں واقعہ پیش آیا تھا۔

---

(۱) علامہ عبدالحی لکھنویؒ ملا علی قاریؒ کی عبارت نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں،

وذكره الشوكاني في "الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعة"...... وقال هذا موضوع بلاشك ولم أجده في شئ من الكتب التي جمع مصنفوها فيها الاحاديث ولكن اشتهر عند جماعة من المتفقهة بمدينة صنعاء في عصرنا هذا وصار كثير منهم يفعلون ذلك ولا ادرى من وضع لهم فقبح الله الكذابين، انتهى. الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة للعلامة اللكنوى ص ٨٥، حديث القضاء العمرى في رمضان، ط: دارالكتب العلمية، بيروت، مجموعة رسائل اللكنوى: (٥/ ١٧) ط: ادارة القرآن.

(٢) وقال العلامة الدهلوى في رسالته العجالة النافعة عند ذكر قرائن الوضع: الخامس ان يكون مخالفا لمقتضى العقل، وتكذبه القواعد الشرعية، مثل القضاء العمرى ونحو ذلك انتهى. الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة للعلامة اللكنوى ص ٨٥، حديث القضاء العمرى، ط: دارالكتب العلمية، بيروت. مجموعة رسائل اللكنوى (٥/ ١٧) ط: ادارة القرآن.

(٣) ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان مع رسائل اللكنوى: ٢/ ٣٤٩ ط: ادارة القرآن.

نیز یہ لوگ اس موضوع اور باطل حدیث کا سہارا لے کر نماز فوت کرتے رہیں گے اور رمضان المبارک کے کسی آخری جمعہ کو پانچ وقت نماز قضا کی نیت سے پڑھ کر اپنے دلوں کو مطمئن کرتے رہیں گے، حالانکہ فقہاء کرام نے صاف لکھا ہے کہ نماز کو اپنے وقت سے تاخیر کرنا کبیرہ گناہ ہے، صرف قضا کرنے سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا، ترک کرنے کا گناہ ختم ہو جاتا ہے اور تاخیر کرنے کا گناہ باقی رہتا ہے۔(۱)

قطرہ آتا ہے سجدہ میں

''سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قطرہ ٹپک جائے

اگر کوئی شخص قطرہ ٹپکنے کی وجہ سے معذور ہے، اور نماز کی حالت میں پیشاب کا قطرہ ٹپک جائے اور کپڑوں پر بھی لگ جائے تو معذور ہونے کی وجہ سے شرعاً معاف ہے، اس لئے اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے، پڑھنا لازم ہے، نہ پڑھنے کا بہانہ بنانا غلط ہے۔(۲)

(معذور کی تفصیل کے لئے ''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں)

---

(۱) اذا التأخير بلاعذر كبيرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما يزول اثم الترك فلا يعاقب عليها اذا قضاها، واثم التأخير باق. الدر مع الرد: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، البحر: ۲/ ۷۹ باب الفوائت، ط: سعيد.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لايمكنه امساكه...... حكمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض اللام للوقت...... وان سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لايغسله ان كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منهاای الصلاة. الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵-۳۰۶، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۴۱، كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس والاستحاضة ومما يتصل بذ لك احكام المعذور، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۲۱۵، ۲۱۶، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

قطرے کا مریض

اگر قطرہ نکلنے کا گمان غالب ہو تو چاہے قطرہ نظر آئے یا نہ آئے وضو کرنا واجب ہے اور اگر محض شبہ ہو یعنی کسی طرف گمان غالب نہ ہوتا ہو تو دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیے اور اگر اس صورت میں قطرہ نظر نہ آئے تو نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، شبہ کی صورت میں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیکھنے کا موقع نہ ملے تو بغیر دیکھے اور بغیر تجدید وضو کئے نماز پڑھ لینے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

فرع اذا اصاب ثوب المعذ ورنجاسة عذره هل يجب غسله قيل لا:لان الوضو عرف بالنص والنجاسة ليست فى معناه لان قليلهايعفى فالحق به الكثيرللضرورہ ولانه غيرناقض للوضوء فلم يكن نجساً حكماولان امرالثوب ليس بأكدمن البدن وهوقول ابن سلمة كمافى القهستانى وغيره وفى البدائع يجب غسل الز ائدعن الدراهم ان كان مفيد أبان لايصيبه مرة بعد أخرى حتى لو لم يغسل وصلى لايجزئه،وان لم يكن مفيداً لا يجب مادام العذر قائماوهواختيارمشايخناو كان محمدابن مقاتل الرازى يقول يجب غسله فى كل وقت قياساعلى الوضوء والصحيح قول مشايخنالان حكم الحدث عرف بالنص والنجاسة ليست فى معناه الاترى ان القليل منهاعفوفلاتلحق به وفى النواز ل ان كان لوغسله تنجس ثانياقبل الفراغ من الصلاة جاز ان لا يغسله والافلاقال وهوالمختارقال ابن اميرحاج ويشكل عليه ماقدمناه عن البدائع وفى المضمرات فى فصل الاستنجاء عن النوازل ايضاالمستحاضة اذا توضأت لوقت كل صلاة لايجب عليهاالاستنجاء اذ الم يكن منهاغائط لانه سقط اعتبارنجاسة دمهالمكان العذر فهذا ايضايشكل على ماختاره اذ سقوط اعتبارنجاسة دمهاعام فى البدن والثوب دفعاللحرج اذ لم يامرهاعليه السلام بغسله،وتاخيرالبيان عن وقت الحاجة لايجوز، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۵۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، ط: قديمى و: ۱/ ۲۱۴ ط:المكتبة الغوثية، وص:۸۸، ط: مصطفى البابى الحلبى مصر.

(۱) فتاوى عثمانى : ۱/ ۵۰۸، كتاب الصلاة، قطرے کا مریض کپڑا دیکھے بغیر نماز پڑھے تو کیا حکم ہے. ط: مكتبه معارف القران كراچى.

قعدۂ اخیرہ

قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد وغیرہ کے لئے جو بیٹھتے ہیں اس کو"قعدۂ اخیرہ" کہتے ہیں، اور قعدۂ اخیرہ میں اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جاسکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔ (۱)

قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا

☆......آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص مثلاً چار رکعت والی نماز میں چار رکعت کے بعد بیٹھا نہیں بلکہ بھول کر سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا واپس بیٹھ کر تشہد پڑھ کر سہو سجدہ کرے پھر اس کے بعد تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے چونکہ قعدۂ اخیرہ فرض تھا اور اس کو چوتھی رکعت پر فوری قعدہ کرنا تھا اور اس میں تاخیر ہوگئی اس لئے سہو سجدہ کرنا واجب ہوا۔ (۲)

☆......اور اگر قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہونے کے بعد سجدہ کر چکا ہے تو پھر بیٹھ نہیں سکتا، اور اس کی فرض نماز باطل ہوگئی اور یہ نماز نفل میں بدل جائے گی اور اس کو اختیار

---

(۱) السادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة اولا كمافي الثنائية وقدر الفرض في القعدة والقعود مقدار ادنى قراءة التشهد وهو اسرع مايكون مع تصحيح الالفاظ، حلبي كبير، ص: ۲۹۰۔۲۹۱، فرائض الصلاة، السادسة، ط: سهيل اكيڈمی. هندية: ۱/ ۷۰، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية. ردالمحتار: ۱/ ۴۴۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد

(۲) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام الى الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۶۷۔ ۴۶۸، باب سجود السهو، ط: قديمي، ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو. ط: سعيد.

ہے کہ اس ایک رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت اور ملا لے، تا کہ یہ رکعت ضائع نہ ہو اور دونوں رکعت نفل ہو جائیں۔ (۱)

☆......اگر عصر اور فجر کی فرض نماز میں یہ واقعہ پیش آئے تب بھی دوسری رکعت ملا لے، کیونکہ عصر اور فجر کی فرض نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اور یہ رکعتیں باطل ہونے کی وجہ سے فرض نہیں رہیں بلکہ نفل ہوگئی ہیں، گویا فرض نماز سے پہلے نفل نماز ادا کی ہے، اور یہ مکروہ نہیں ہے، اور مغرب کی فرض نماز میں تیسری رکعت کے بعد صرف یہی ایک رکعت ہی کافی ہے، دوسری رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ورنہ پانچ رکعت ہو جائیں گی، اور نفل میں طاق رکعتیں منقول نہیں، اور اس صورت میں سہو سجدہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یاد آنے پر بیٹھ گیا

اگر نمازی نماز کے اندر قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا، پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا، تو اب سہو سجدہ کرنے کے لئے التحیات دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ قعدہ اور تشہد پہلے ہو چکا ہے بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ

---

(۱) وان قيد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا وتحولت صلاته نفلا عند ابی حنيفة وابی يوسف رحمهما الله ويضم اليها ركعة سادسة ولو لم يضم لاشيئ عليه. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۸-۴۶۹، باب سجود السهو، ط: قديمی، ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) وضم سادسة ان شاء...... ولو فی العصر لان التنفل قبله قصدا لايكره فبالظن اولی وضمّ رابعة فی الفجر وسكت عن المغرب لانها تصير اربعا فلا ضم فيها ولا كراهة فی الضم فيهما...... علی الصحيح لعدم القصد حال الشروع...... ولا يسجد للسهو لترك القعود فی هذا الضم فی الاصح، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۹-۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمی. ردالمحتار: ۲/ ۸۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو ط: سعيد كراچی.

کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

اگر امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا

اگر امام فجر میں دو رکعات اور مغرب میں تین رکعات اور باقی نمازوں میں چار رکعات مکمل کرنے پر قعدۂ اخیرہ کے بعد بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کریں بلکہ بیٹھے رہیں، اگر اس کے بعد امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ بھی کرلے تو اس صورت میں مقتدی حضرات از خود سلام پھیر کے نماز سے فارغ ہو جائیں، مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا بلکہ واپس آ کر قعدۂ اخیرہ کے لئے بیٹھ

---

(۱) قوله وان قعدفی الرابعة ثم قام عادوسلم..... ثم اذ اعاد لايعيدالتشهد..... وسجدللسهو. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴۔ ۱۰۵ باب سجود السهو، ط:سعيد كراچی، ردالمحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثانی عشرفی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ان قيدالخامسة بالسجدة (ولم يقعدعلى رأس الرابعة بطلت فرضيته) ای فرضية صلاته لتركه الفرض على وجه لايمكن تداركه لزيادة ركعة تامة بالسجود للخامسة. حلبی كبير، ص: ۲۹۵، القعدة الاخيرة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثانی عشرفی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

گیااور پھر سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے ۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر یا التحیات کی مقدار بیٹھ کر بھول سے کھڑا ہو گیا، تو اگر اب تک سجدہ نہیں کیا تو فوراً بیٹھ جائے اور دائیں طرف ایک سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔ (اور سلام پھیرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا)(۲)

☆......اور اگر سجدہ کرلیا ہے پھر اس کے بعد اس کو یاد آیا تو ایک رکعت اور ملالے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس صورت میں اس کی وہ رکعتیں اگر فرض کی نیت سے پڑھی ہیں تو فرض ہی رہیں گی، نفل نہیں ہوں گی، کیونکہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات یا التحیات کی مقدار بیٹھنے کی وجہ سے فرض ادا ہو گیا ہے اور نماز صحیح ہوگئی، اور سلام

---

(۱) واذامضى على نافلته الزائدة فالصحيح ان القوم لايتبعونه لانه لااتباع فى البدعة وينتظرونه قعودافان عادقبل تقييده الزائدة بسجدة اتبعوه فى السلام (فان سجد) سلمواللحال ولم يبطل فرضه لوجودالجلوس الاخير، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۷۰، باب سجودالسهو، ط:قديمى. ردالمحتار: ۲/ ۸۷، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچى. البحرالرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) وان قعدفى الرابعة، مثلاقدرالتشهد(ثم قام)ولم يسجد(عادوسلم)...... وسجدللسهو......لنقصان فرضه بتاخيرالسلام، فتاوى شامى: ۲/ ۸۷، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط: سعيد. البحرالرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: ماجدية كوئٹه. حلبى كبير. ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط المكتبة الرشيدية. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۶، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: ادارة القران كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲/ ۱۷، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو. ط: المكتبة الغوثية.

میں تاخیر کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے سہو سجدہ سے اس کی تلافی ہوگئی۔(۱)

اس صورت میں عصر اور فجر کی فرض نماز میں بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے کیونکہ عصر اور فجر میں فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر بلا قصد سہواً پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

اس صورت میں فرض کے بعد جو دو رکعتیں ادا کی گئی ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء کی فرضوں کے بعد والی دو رکعت سنت کے قائم مقام نہیں ہوں گی، کیونکہ ان سنتوں کو نئی تحریمہ سے ادا کرنا ضروری ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی منقول ہے۔(۳)

---

(۱) وان تذ کر بعد ما قید الخامسة بالسجدة لایعود إلی القعدة ولایسلم بل یضیف الیها رکعة اخری حتی یصیر شفعا ویتشهد ویسلم ویسجد للسهو استحسانا. هندیة: ۱/ ۱۲۹، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۶۳، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈ می لاهور. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۷۹، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المکتبة الرشیدیة. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) واطلق فی الضم فشمل ما اذا کان فی وقت مکروه کما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما یکره فیهما اذا کان عن اختیار اما اذا لم یکن عن اختیار فلا وعلیه الاعتماد کذا فی الخانیة وهو الصحیح. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید، فتاوی قاضیخان: ۱/ ۱۲۴، کتاب الصلا ة باب سجود السهو، ط: ماجدیه. حلبی کبیر، ص: ۴۶۴، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈ می لاهور. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۷۲۸، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) هل تنوب هاتان الرکعتان عن سنة الظهر والعشاء قیل نعم والصحیح ان لاتنوبان لان السنة بالمواظبة والمواظبة علیهما منه علیه الصلاة والسلام بتحریمة مبتدأة والکلام فی القیام الی الرابعة فی المغرب ..... کالکلام فی القیام الی الخامسة فی الرباعیات، حلبی کبیر، ص: ۴۶۳ کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈ می لاهور، فتاوی هندیة: ۱/ ۱۲۹، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدیه. فتح القدیر: ۱/ ۴۴۷، باب سجود السهو، ط: المکتبة الرشیدیة. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۷۲۷، ط: ادارة القرآن کراچی.

☆......اگر آخری رکعت میں تشہد کے بعد کھڑا ہو گیا، اور کھڑے ہوتے ہی یاد آگیا یا کچھ پڑھنے کے بعد یاد آیا، یا قرأت ختم ہونے کے بعد یاد آیا، یا رکوع کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا، تو ان تمام صورتوں میں فوراً بیٹھ جائے، اور بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی نمازی قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بے ہوش ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، ہوش میں آنے کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وأن قعدفی الرابعة ثم قام عاد وسلم)......ثم اذ اعادلايعيدالتشهد......(وسجدللسهو). البحرالرائق: ۲/۱۰۴-۱۰۵، باب سجودالسهو، ط: سعيد. ردالمحتار: ۲/۸۷، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۲۹، الباب الثانی عشرفی سجودالسهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قوله ومنهاالخروج بصنعه، ای بصنع المصلی ای فعله الاختياربای وجه كان من قول اوفعل ينافی الصلاة بعدتمامها......واحترز بصنعه عمالوكان سماويا كأن سبقه الحدث. ردالمحتار: ۱/۴۴۸-۴۴۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعيد. البحرالرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. بقی من المفسدات ارتدادبقلبه وموت وجنون واغماء (قوله وجنون واغماء فاذ اافاق فی الوقت وجب ادائهاوبعده يجب القضاء مالم يزدالجنون علی يوم وليلة الدرالمختارالرد: ۱/۶۲۹، باب مايفسدالصلاةومايكره فيها، ط: سعيد. البحرالرائق: ۲/۱۴، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲، كتاب الصلاة، فصل فی شرائط جواز البناء، ط: رشيدية كوئٹه.

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دومرتبہ پڑھ لیا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دومرتبہ پڑھنے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد جنون لاحق ہوا، تو نماز فاسد ہوجائے گی، صحیح ہونے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہوگیا

''حدث اکبر ہوگیا قعدۂ اخیرہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا

''سلام پھیرنے میں دیر کردی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد کچھ دیر خاموش رہا، اور سلام نہیں پھیرا تو سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو کرر التشهد فی القعدة الاخیرة فلاسهو علیه. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۶۰، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهیل. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۷۱۷، کتاب الصلاة، باب سجود السهو. ط: ادارة القران. حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح: ۲/ ۶۰ کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المکتبة الغوثیة.

(۲) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) ثم لافرق بین ماذا اشک فی خلال صلاته فتفکر حتی استیقن وبین ماذا اشک فی اخر صلاته بعدما قعد قدر التشهد الاخیر ثم استیقن فی حق وجوب السجدة لانه اخر الواجب وهو السلام. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۵، فصل فی بیان سبب الوجوب، ط: رشیدیة کوئٹه. ردالمحتار: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط: سعید.

قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا

اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قہقہہ لگا کر ہنسا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قصداً وضو توڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہے تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھنا واجب ہے، (۳) اگر کوئی شخص دو رکعات کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے نہیں بیٹھا، یا بیٹھا تو ہے مگر التحیات نہیں پڑھی (۴) یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی،

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها نعم تعاد لترك واجب السلام ولو وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو بعده بطلت في المسائل الاثنى عشرية عنده وقالا صحت. الدر مع الرد: ۱/۶۰۶، باب الاستخلاف المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد. (قوله عنده) اى عند ابى حنيفةؒ ...... والحدث العمد والقهقهة ونحوها مبطلة لا مغيرة وايده في البحر بما في المجتبى بان عليه المحققين من اصحابنا. شامي: ۱/۶۰۶، ايضا.

(۲) ايضاً.

(۳) (والقعود الاول، ولو في نفل في الاصح وكذا ترك الزيادة فيه على قدر التشهد واراد بالاول غير الاخير ...... (والتشهدان، ويسجد للسهو بترك بعضه ككله. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۵-۴۶۶، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة. ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۳۰۰-۳۰۱، باب صفة الصلوة، ط: سعيد.

(۴) السادس القعود الاول وكذا كل قعدة ليست اخيرة ...... فانه يلزمه سجود السهو بتركها ساهيا السابع التشهد فانه يجب سجود السهو بتركه ولو قليلا في ظاهر الرواية لانه ذكر واحد منظوم فترك بعضه كتركه كله ولا فرق بين القعدة الاولى او الثانية، البحر الرائق: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. رد المحتار: ۲/۸۴، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچی.

یا التحیات پڑھنے کے بعد "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لی تو واجب ترک ہو جائے گا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

قعدۂ اولیٰ بھول گیا

پہلا قعدہ واجب ہے، اور نماز کا واجب بھول جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص تین یا چار رکعت والی فرض، واجب یا سنت موکدہ والی نماز میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں، بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اب نہ بیٹھے بلکہ بقیہ نماز پڑھ کر اخیر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ شخص تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا، پھر تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی، البتہ آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

قعدۂ اُولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا

"امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا

چار رکعت یا تین رکعت والی فرض یا چار رکعت والی سنت موکدہ اور وتر کی دو رکعت

---

(۱) ومنها لو کرر التشهد فی القعدة الاولی فعلیه السهو لتاخیر القیام و کذا لو صلی علی النبی ﷺ فیها لتاخیره واختلفوا فی قدره والاصح وجوبه باللهم صلی علی محمد...... البحر الرائق: ۱/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعید. رد المحتار: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلوة، فصل فی بیان تالیف الصلوة الی انتهائها، ط: سعید.

(۲) (سها عن القعود الاول من الفرض...... ثم تذکره عاد الیه وتشهد ولا سهو علیه فی الاصح (مالم یستقم قائما، فی ظاهر المذهب وهو الاصح فتح (والا) ای وان استقام قائما (لا) یعود لاشتغاله بفرض القیام (وسجد للسهو) لترک الواجب (فلو عاد الی القعود) بعد ذالک (تفسد صلوته......) (وقیل لاتفسد، لکنه یکون مسیا ویسجد لتأخیر الواجب (وهو الاشبه. الدر المختار مع الرد: ۲/۸۳ - ۸۴، ط: سعید کراچی.

پر بیٹھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص ان نمازوں میں دو رکعت کے بعد بیٹھا نہیں، سیدھا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، اس کے بعد یاد آیا تو بیٹھنا نہیں چاہیئے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، (۱) اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آنے پر بیٹھ گیا تو اس میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

۱...... ایک قول یہ کہ نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ وہ فرض ... کے واجب کی طرف لوٹا ہے۔

۲...... دوسرا قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں فرض کو ترک نہیں کیا بلکہ مؤخر کیا یا مکرر کیا، اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، علامہ شامیؒ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے، یعنی ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

قعدۂ اُولیٰ کا حکم

☆...... چار رکعت والی فرض اور سنت مؤکدہ، اور تین رکعت والی فرض اور واجب

(۱) ویجب اذاقعدفیمایقام اوقام فیمایجلس فیه وهوامام اومنفرداراد بالقیام اذااستتم قائمااو كان الى القيام اقرب فانه لايعودالى القعدة وسجدللسهو الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلوة، الباب الثانی عشرفی سجودالسهو، ط: ماجدیه کوئٹه. شامی: ۲/ ۸۴، کتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: سعید. حلبی کبیر ص: ۴۵۸، کتاب الصلوٰة باب سجودالسهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (فلوعادالى القعود، بعدذالک (تفسدصلوته) لرفض الفرض لماليس بفرض (وقيل لاتفسد) لكنه يكون مسيئاويسجدلتاخيرالواجب (وهوالاشبه) كماحققه الكمال وهوالحق الدر، وفی الرد...... ان القول بالفساد غلط لانه ليس بترک بل هوتاخير. الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۸۴، کتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: سعيد. البحرالرائق ۲/ ۱۰۰ كتاب الصلوة باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى: ۲/ ۶۲، كتاب الصلوة باب سجودالسهو، ط: المكتبة الغوثية.

نماز کا قعدۂ اولیٰ واجب ہے، اوراس میں تشہد پڑھنا بھی واجب ہے، اگر قعدہ یا تشہد میں سے کوئی ایک چیز رہ جائے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔(۱)

☆......اورسنت زائدہ اورنفل نماز میں دورکعت پر قعدہ کرنا امام محمد کے نزدیک فرض ہے، اگرسنت زائدہ اورنفل کی نماز میں پہلا قعدہ رہ جائے گا تو نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ومنها القعدة الاولى حتى لوتركها يجب عليه السهو كذافي التبيين (ومنها) التشهد فاذاتركه فى القعدة الاولى اوالأخيرة وجب عليه سجود السهو. هندية: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجدية، الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراجى. فتح القدير: ۱/ ۴۴۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية.

(۲) قوله وكل النفل والوترای القراءة فرض فى جميع ركعات النفل والوتراماالنفل فلان كل شفع منه صلوة على حدة والقيام الى الثالثة كتحريمة مبتدأة ولهذ الايجب بالتحريمة الاولى الاركعتان فى المشهورعن اصحابناولهذاقالوايستفتح فى الثالثة...... انمالم تكن القعدة على رأس كل شفع فرضا كماهوقول محمدؒ وهوالقياس لانهافرض للخروج من الصلوة فاذاقام الى الثالثة تبين ان ماقبلهالم يكن اوان الخروج من الصلوة فلم تبق القعدة فريضة بخلاف القراءة. البحر الرائق: ۲/ ۵۶، باب الوتروالنوافل، ط: سعيد. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۵، باب صفة الصلوة، مطلب لاينبغى ان يعدل عن الدراية اذاوافقتهارواية، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۱۲ ــ ۱۱۳، كتاب الصلوة، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيدية كوئته. سهاعن القعودالاول من الفرض ولوعملياماالنفل فيعودمالم يقيدبالسجدة ثم تذكره عاداليه وتشهدولاسهوعليه فى الاصح الدر(وقوله اماالنفل فيعود الخ) جزم به فى المعراج والسراج وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة ولاسيماعلى قول محمدؒ بان القعدة الاولى منه فرض فكانت كالاخيرة وفيهايقعدوان قام . شامى: ۲/ ۸۳، باب سجودالسهو، ط: سعيد. (قوله او ترك قعود اول) لان كون كل شفع صلاة على حدة يقتضى افتراض القعدة عقيبه فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس ، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هى الفرض وهو الاستحسان، شامى: ۲/ ۳۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة العشرية، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر سنت زائدہ اور نفل میں دورکعت پر بیٹھا نہیں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے جب بھی یاد آجائے فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو چوتھی رکعت بھی اس کے ساتھ ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، لیکن اس صورت میں امام محمد کے نزدیک آخری دورکعت معتبر ہوں گی، اور پہلی دونوں رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہوں گی لیکن اسی تحریمہ پر آخری دونوں رکعت کی بناء صحیح ہوگی، مگر آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ باقی چاروں ائمہ کے نزدیک چاروں رکعات صحیح ہو جائیں گی۔ (۱)

---

(۱) سها عن القعود الاول من الفرض) ولو عمليا، أما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة (ثم تذكره عاد اليه) وتشهد ، ولا سهو عليه في الاصح(ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب، وهو الأصح، فتح، (والا) اى وان استقام قائما (لايعود لاشتغاله لفرض القيام (وسجد للسهو)لترك الواجب (فلو عاد الى القعود) بعد ذلك(تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسيئا ويسجد لتاخير الواجب(وهو الاشبه) كما حققه الكمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۸۳/۲ ـ ۸۴، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچى. وفى الشامية: (قوله اما النفل فيعود الخ) جزم به فى المعراج والسراج، وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة، ولا سيما على قول محمد بان القعدة الاولىٰ منه فرض فكانت كالاخيرة، وفيها يقعد وان قام الخ، شامى: ۸۳/۲باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(ولو ترك القعود الاول فى النفل سهوا سجدو لم تفسد استحسانا) لانه كما شرع ركعتين شرع اربعة ايضا، وقدمنا انه يعود ما لم يقيد الثالثة بسجدة وقيل لا، الدر مع الرد: ۸۸/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. و: ۱۶/۲ باب الوتر والنوافل مطلب قولهم كل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچى.

(قوله(وقعودها فرض) اى قعود الصلاة التى على حدة فرض فيكون رفض الفرض لمكان فرض، فيجوز ما لم يسجد للثالثة كذا فى الشرح ، وفيه انه انما يكون فرضا اذا قعده ، اما اذا تركه وبنى عليه شفعا كان واجبا حتىٰ لا تكون الصلاة فاسدة ، والحاصل ان القعود غير الاخير محتمل لكونه فرضا ان فعله ، وواجبا ان تركه فلكل من القولين وجه، فتأمل، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۴۶۶، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى.شامى: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط: سعيد كراچى.

قعدۂ اولیٰ میں تشہد دومرتبہ پڑھ لیا

''التحیات دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا

اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز، یا واجب، یا چار رکعت والی سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا یا درود شریف میں سے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' تک پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، (۱) اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو اس وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر چار رکعت والی نماز سنت زائدہ ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ (۳)

- (قوله او ترک قعود اول) لان کل شفع صلاة على حدة يقتضي افتراض القعدة عقيبه فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض، وهو الاستحسان، شامي: ۲/۳۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة عشريه، ط: سعيد كراچی۔

(۱) ولوزادفي القعدة الاولى على التشهدوقال اللهم صلى على محمديلزمه السهو. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۲۱، كتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: ماجديه. حلبي كبير ص: ۴۶۰، كتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط سهيل: خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: المكتبة الرشيدية. البحرالرائق: ۲/۹۷، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچی۔

(۲) الحاصل ان من ترک واجبامن واجباتها وارتكب مكروهاتحريمالزمه وجوباان يعيدفي الوقت. البحرالرائق: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو. ط: رشيدية كوئٹه۔

(۳) ولايصلي على النبي ﷺ في القعدة الاولى في الاربع قبل الظهروالجمعة وبعدها......وفي البواقي من ذوات الاربع يصلي على النبي ﷺ. الدرمع الرد: ۲/۱۶، باب الوتر والنوافل مطلب في لفظة " ثمان" ط: سعيد(قوله في السنن الرواتب لايصلي ولايستفتح وهي ثلاثه رباعية الظهورباعية الجمعة القبلية والبعدية وهذاهوالاصح لانهاتشبه الفرائض. ردالمحتار: ۶/۷۳۲، كتاب الخنثى، مسائل شتى، ط: البحر: ۱/۳۲۷ باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچی. هندية:

قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دیا

☆......اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے فوراً بعد یاد آیا، پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی، اور اپنے سینے کو قبلہ کے رخ سے نہیں پھیرا تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، باقی رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......اور اگر قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی یا قبلہ کے رخ سے ہٹ گیا، تو اس صورت میں اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھے۔ (۲)

= ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلوة. مطلب کل شفع من النفل صلاة. ط: سعید کراچی.

(۱) قوله أتمهابفعل ماترکه......اذاسلم ساهیاعلی الرکعتین مثلاوهوفی مکانه ولم یصرف وجهه عن القبلة ولم یات بمناف عادالی الصلوة من غیرتحریمة وبنی علی مامضی واتم ماعلیه وسجدللسهو، حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح: ۲/۷۵، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المکتبة الغوثیة، وص: ۴۷۳، ط: قدیمی. البحرالرائق: ۲/۱۱۱، کتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۶۲، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ردالمحتار: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) ویسجدللسهوولومع سلامه ناویاللقطع لان نیة تغییر المشروع لغومالم یتحول عن القبلةاو یتکلم لبطلان التحریمة(قوله لبطلان التحریمة)ای بالتحول اوالتکلم. الدرالمختارمع الرد: ۲/۹۱، باب سجودالسهو. ط: سعید کراچی. البحر ۲/۱۱۱، باب سجودالسهو. ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۶۲، فصل فی سجودالسهو، ط: سهیل اکیڈمی. التاتارخانیة: ۱/۷۳۲، الفصل السابع فی سجودالسهو، نوع آخرفی بیان مایمنع الاتیان بسجودالسهو، ط: ادارة القرآن.

☆......اور اگر قعدۂ اولیٰ میں نماز ختم ہوگئی سمجھ کر قصداً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہوگیا

''مقتدی کھڑا ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ نہیں کیا

''پہلا قعدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ کا فرق

''جلسہ کا فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ

قعدۂ اولیٰ اور دوسرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد حضرات دوسرے سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پیر انگلیوں کے بل اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیوں کا رخ مڑ کر قبلے کی طرف ہو، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو اور انگلیوں کے

---

(۱) ثم السهو عن التسليم لايخلو عن احد الوجهين اما ان وقع فى اصل الصلوة اوفى وصفها......بيان الاول اذا سلم على رأس الركعتين على ظن انه فى صلوة الفجر اوفى الجمعة اوفى السفر فانه تفسد صلوته. التاتارخانية: ١/ ٧٣٣، الفصل السابع فى سجود السهو، نوع آخر فى سلام السهو، ط: ادارة القرآن كراچى. ردالمحتار: ٢/ ٩٢، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحرالرائق: ٢/ ١١١، باب سجود السهو، ط: سعيد.

آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، گھٹنوں کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں (۱) اور نظر اپنی گود کی طرف ہو۔ (۲)

بعض لوگ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں، یہ عادت ترک کر کے سنت کے مطابق بیٹھنا ضروری ہے۔ (۳)

اور عورتیں بائیں سرین پر بیٹھیں، اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھ لیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔ (۴)

---

(۱) فاذارفع المصلی رأسه من السجدة الثانية فی الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب رجله اليمنى نصباويوجه اصابعه ای اصابع رجله اليمنى نحوالقبلة هذه كيفية القعودالمسنون فی القعدتين. حلبی كبير، ص: ۳۲۷، كتاب الصلوة بيان صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۷۵ كتاب الصلوة الفصل الثالث فی سنن الصلوة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه. حاشيه الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ۱/۲۷۶، كتاب الصلوة فصل فی كيفية ترتيب افعال الصلوة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۸۴، ط: قديمی.

(۲) ويرمی ببصره...... فی حالة القعدة الی حجره لان هذاكله تعظيم وخشوع، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل فيمايستحب فی الصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد. هندية: ۱/۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثانی فی سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه. شامی ۱/۴۷۸، باب صفة الصلوة مطلب آداب الصلوة، ط: سعيد كراچی.

(۳) وقال العلامة قاسم فی فتاواه وامانصب القدمين والجلوس علی العقبين فمكروه فی جميع الجلسات بلاخلاف نعرفه الاماذكره النووی عن الشافعی فی قول له انه يستحب بين السجدتين ردالمحتار: ۱/۶۴۳ ــ ۶۴۴، باب مايفسدالصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد. تاتارخانية: ۱/۵۲۲، كتاب الصلوة، الفصل الرابع فی بيان مايكره للمصلی ان يفعل فی صلاته ومالايكره، ط: ادارة القرآن كراچی.

(۴) ويسن تورك المرأة بان تجلس علی اليتهاوتضع الفخذ علی الفخذ وتخرج رجلهامن تحت وركهااليمنى لانه استرلهاحاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۹، كتاب الصلوة، فصل فی بيان سننها. ط: قديمی، و(۱/۳۶۶) المكتبة الغوثية. فتح القدير: ۱/۲۷۲. كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: المكتبة الرشيديه. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة وآدابها. ط: ماجديه.

"قل ھو اللّٰہ" کو تین دفعہ پڑھنا

تراویح کی نماز میں ایک رکعت میں "قل ھو اللّٰہ" کو تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے آج کل جو تین تین مرتبہ پڑھنے کا رواج ہے وہ درست نہیں۔ (۱)

قمیص

نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے قمیص درست کرنے سے بچنا چاہیے، تاہم اگر کسی نے ایسا کرلیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

قمیص باریک ہے

اگر عورت نے ایسی باریک قمیص پہن کر نماز ادا کی جس سے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔ (۳)

قنوت نازلہ

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَافِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَافِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَافِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ

---

(۱) ویکرہ تکرار السورۃ فی رکعۃ واحدۃ فی الفرائض ولا بأس بذالک فی التطوع کذافی فتاوی قاضیخان واذا کرر آیۃ واحدۃ مرارفان کان فی التطوع الذی یصلی وحدہ فذالک غیر مکروہ وان کان فی الصلوۃ المفروضۃ فھومکروہ فی حالۃ الاختیار امافی حالۃ العذر والنسیان فلابأس ھکذافی المحیط. ھندیۃ: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیمایکرہ فی الصلوۃ ومالایکرہ. الباب السابع فیمایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا. ط: رشیدیۃ کوئٹہ. قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/۱۱۹، باب الحدث فی الصلوۃ ومایکرہ فیھاومالایکرہ ط: رشیدیۃ.

(۲) ویفسدھا کل عمل کثیرلیس من اعمالھاولا لاصلاحھاالدرالمختارمع الرد: ۱/۶۲۴، باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا. مطلب فی التشبۃ باھل الکتاب، ط: سعید.

(۳) والثوب الرقیق الذی یصف ماتحتہ لاتجوز الصلوۃ فیہ کذافی التبیین. ھندیۃ: ۱/۵۸، کتاب الصلوۃ الفصل الاول، فی الطھارۃ وستر العورۃ: ط: رشیدیۃ، البحر: ۱/۲۶۸ باب شروط الصلاۃ، ط: سعید. ردالمحتار: ۱/۴۱۰ کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظرالی وجہ الامرد، ط: سعید کراچی.

وَبَارِکْ لَنَافِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَاشَرَّمَاقَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَایُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهُ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَایَعِزُّمَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَاوَتَعَالَیْتَ. (۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَاوَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ انْصُرِالْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْجِزْوَعْدَکَ وَکَانَ حَقًّاعَلَیْنَانَصْرُالْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْمُسْلِمِیْ (اَفْغَانِسْتَانَ وَفِلَسْطِیْنَ وَعِرَاقَ) اَللّٰهُمَّ الْعَنْ کَفَرَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ(مِنَ الْیَهُوْدِوَالنَّصَارٰی وَالْاَمْرِیْکَةِوَالْبِرِیْطَانِیَةِوَالْفَرَنْسَةِ وَمَنْ وَالَاهُمْ اَعْدَائِنَاوَاَعْدَائِکَ اَعْدَاءَ الدِّیْنَ) اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَکَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَاتَرُدَّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ ،اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْدِیَارَهُمْ، اَللّٰهُمَّ اَهْلِکْ اَمْوَالَهُمْ، اَللّٰهُمَّ فُلَّ حَدَّهُمْ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْ جُنْدَهُمْ، اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَعَزِیْزٍمُّقْتَدِرٍ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ

---

(۱) رواه الاربعة وحسنه الترمذی کماتقدم ورواه ابن حبان والبیهقی وزادفیه بعد "والیت" ولایعز من عادیت وزادالنسائی بعدوتعالیت وصلی الله علی النبی قال النووی اسناده صحیح اوحسن ورواه الحاکم وقال فیه اذارفعت رأسی ولم یبق الاالسجود کماقدمناه وماعداهذین فلاتوقیت فیه فمنه ماتقدم من الروایة الاربعة انه علیه الصلوة والسلام کان یقول اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک الخ ومنه ماروی عن عمرانه کان یقول بعدان عذابک الجدبالکفارملحق اللهم اغفرللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبهم واصلح ذات بینهم وانصرهم علی عدوک وعدوهم اللهم العن الکفرة اهل الکتاب الذین یکذبون رسولک ویقاتلون اولیائک اللهم خالف بین کلمتهم وزلز ل اقدامهم وانز ل علیهم بأسک الذی لایردعن القوم المجرمین وغیرذالک من الادعیة التی لاتشبه کلام الناس. حلبی کبیر،ص: ۴۱۷ ـ ۴۱۸، صلاة الوتر،ط : سهیل اکیڈمی لاهور،حاشیة الطحطاوی علی المراقی .ص: ۳۸۲ ـ ۳۸۴، باب الوتر واحکامه .ط: قدیمی.

وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.(۱)

قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے

جب قومی، ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہوتو قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کرام پر جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو رکوع کے بعد یا رکوع سے پہلے مسلمانوں کے لئے دعا اور کفار کے حق میں بددعا کیا کرتے تھے اور اس کو کبھی نہیں چھوڑا یعنی جب کوئی سخت مصیبت پیش آئی تو قنوت نازلہ ضرور پڑھی۔

مسیلمہ کذاب سے جب جنگ ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نماز میں قنوت نازلہ پڑھی، حضرت عمرؓ نے اہل کتاب سے مقابلہ کے وقت قنوت نازلہ پڑھی، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کے وقت دونوں نے قنوت نازلہ پڑھی۔ (۲)

---

(۱) نماز مسنون، ص:۶۵۲ قنوت نازلہ کے الفاظ۔ط: مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ۔

(۲) وكان النبى ﷺ وخلفاؤه اذا نابهم امر دعوا للمسلمين وعلى الكافرين بعدالركوع اوقبله ولم يتركوه بمعنى عدم القول عندالنائبة. حجة الله البالغه: ۲/ ۱۱، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب اليها. ط: رشيديه كتب خانه دهلى. واماالمروى عن الصحابة فنوعان احدهماقنوت عندالنوازل كقنوت الصديقؓ فى محاربة الصحابة لمسيلمة وعندمحاربة اهل الكتاب وكذالك قنوت عمرؓ وقنوت علىؓ عندمحاربته لمعاويةؓ واهل الشام. زادالمعاد: ۱/ ۲۸۵، قبيل فصل فى هديه ﷺ فى سجودالسهو، ط: مؤسسة الرسالة بيروت. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۷، باب الوتر واحكامه، ط: قديمى كراچى. وقدروى عن الصديقؓ انه قنت عندمحاربة الصحابةؓ مسيلمة وعندمحاربة اهل الكتاب وكذ الك قنت عمرؓ وكذا علىؓ فى محاربة معاويةؓ ومعاويةؓ فى محاربته. فتح القدير: ۱/ ۳۷۹، كتاب الصلوة باب صلاة الوتر، ط: المكتبة الرشيديه. منحة الخالق على البحر الرائق: ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل ط سعيد. قوله ولايقنت لغيره الالنازلة... انمالايقنت عندنافى صلوة الفجر من غيربلية فان وقعت فتنة اوبلية فلاباس به فعله رسول الله ﷺ ردالمحتار: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل مطلب فى القنوت النازلة. ط: سعيد كراچى. ان جميع ماوردمن قنوته ﷺ وقنوت الخلفاء الراشدين وغيرهم اختلف فيه، انماهوقنوت النوازل. منحة الخالق على البحر الرائق: ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل. ط: سعيد كراچى.

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے اخیر میں رکوع سے اٹھیں تو قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی جائے ،اس دوران ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے چھوڑنے کی بھی گنجائش ہے، آواز میں خشوع ہو، قرات کی آواز سے کم ہو، مقتدی موقع بموقع آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں اور دعا کے الفاظ یاد ہوں تو آہستہ آہستہ پڑھتے رہیں۔(۱)

قنوت نازلہ کب پڑھے

☆......جب قومی ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو، مثلا دشمن نے حملہ کردیا یا طاعون یا ہیضہ یا کوئی وبائی مرض پھیل جائے، جس سے لوگ پریشان ہوجائیں تو قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہے، اوراس وقت تک پڑھنا صحیح ہے جب تک کہ مصیبت دور نہ ہوجائے۔(۲)

☆......موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن یہود ونصاری بلکہ تمام عالم کفر متحد ہوکر مسلمان ممالک پر حملہ کررہے ہیں اور دین واسلام کو مٹانے کی انتھک اور جان

(۱)(قولہ فیقنت الامام فی الجھریة... والذی یظھرلی ان المقتدی یتابع امامه الااذاجھرفیومن وانه یقنت بعدالرکوع لاقبله بدلیل ان ماستدل به الشافعیؒ علی قنوت الفجروفیه التصریح بالقنوت بعدالرکوع حمله علمائناعلی القنوت للنازلة ثم رأیت الشرنبلالی فی مراقی الفلاح صرح بانه بعده واستظھرالحموی انه قبله والاظھرماقلناه والله اعلم . شامی: ۲/ ۱۱، باب الوتروالنوافل، مطلب فی القنوت للنازلة ،ط: سعیدکراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۳۷۷، باب الوتر واحکامه،ط: قدیمی.

(۲) ولایقنت لغیره الالنازلة (قوله الالنازلة)قال فی الصحاح النازلة الشدیدة من شدائدالدھرولاشک ان الطاعون من اشدالنوازل . شامی :۲/ ۱۱، باب الوتروالنوافل. مطلب فی القنوت للنازلة . ط: سعید کراچی.

توڑ کوشش کر رہے ہیں ایسے نازک حالات میں اس وقت تک قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہوگا جب تک کہ یہ حالات درست نہ ہو جائیں۔(۱)

قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے

بعض علماء کے نزدیک قنوت نازلہ جہری نماز یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی نماز میں پڑھنے کی گنجائش ہے البتہ فجر کی نماز میں پڑھنا سب سے بہتر ہے، اس لئے فجر کی نماز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا قوی اور راجح ہے، اس لئے کہ ہر اس قیام میں جس میں مسنون ذکر ہے، امام ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا سنت ہے، اس لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے وقت، وتر کی نماز میں دعائے قنوت

---

(۱) فتاوی رحیمیه : ۳۴/۶، قنوت نازلہ کے متعلق تفصیل. ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) ولایقنت لغیره الاالنازلة فیقنت الامام فی الجهریة وقیل فی الکل. الدرالمختارقوله فیقنت الامام فی الجهریة یوافقه مافی البحروالشرنبلالیة عن شرح النقایة عن الغایة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلاة الجهر وهوقول الثوری واحمدو کذامافی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایة اذاوقعت نازلة قنت الامام فی الصلاة الجهریة لکن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلاة الفجرویؤیده مافی شرح المنیة حیث قال بعدکلام فتکون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة وهومحمل قنوت من قنت من الصحابة بعدوفاته علیه الصلاةوالسلام وهومذهبناوعلیه الجمهوروقال الحافظ ابوجعفرالطحاوی انمالایقنت عندنافی صلاة الفجرمن غیربلیة فان وقعت فتنة اوبلیة فلابأس به فعله رسول الله ﷺ واماالقنوت فی الصلوات کلهاللنوازل فلم یقل به الاالشافعی وکانهم حملوامااروی عنه علیه الصلوة والسلام انه قنت فی الظهروالعشاء کمافی مسلم وانه قنت فی المغرب ایضاکمافی البخاری علی النسخ لعدم ورودالمواظبة والتکرارالواردین فی الفجرعنه علیه الصلاة والسلام وهوصریح فی ان قنوت النازلة عندنامختص بصلاة الفجردون غیرهامن الصلوات الجهریة اوالسریة ..... شامی : ۱۱/۲، باب الوتروالنوافل مطلب فی القنوت للنازلة . ط :سعیدکراچی.

پڑھتے وقت اور جنازہ کی نماز میں اسی طرح قنوت نازلہ پڑھتے وقت بھی ہاتھ باندھنا چاہیئے، اگر کوئی ہاتھ چھوڑ دے تو اس سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔(۱)

قوما

اگر کوئی شخص بیماری یا ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے قومے میں چلا گیا، اور پورے ۲۴ گھنٹے قومے میں رہا اور اس دوران پانچ وقت تک نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر قومے میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ وقت گذر گیا اور اس دوران پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں، تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

قومہ

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑے ہوجانے کو "قومہ" کہتے ہیں اور قومے میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور اور مقتدی کو صرف "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ"

(۱) ثم وضع يمينه على يساره تحت سرته عقيب التحريمة بلامهلة .... وعندهمايعتمدفي كل قيام فيه ذكرمسنون كحالة الثناء والقنوت وصلوةالجنازة ويرسل بين تكبيرات العيدين اذ ليس فيه ذكرمسنون، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب ط: قديمى. واختلفوا انه يرسل يديه فى القنوت ام يعتمدو المختار انه يعتمدهكذ افى فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/ ۱۱۱، كتاب الصلوة، باب فى صلوة الوتر، ط: مكتبه حقانيه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۵، كتاب الصلوة الفصل الثانى فى فرائض الصلوة وواجباتهاوسننها، ط: مكتبه رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۵۳۸، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: مكتبه رشيدية، و: ۱/ ۳۰۸، ط: سعيد. حلبى كبير، ص: ۳۲۰، باب صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (قوله ومن جن اواغمى عليه خمس صلوات قضى ولواكثرلا)... اطلق فى الاغماء والجنون فشمل ماذاكان بسبب فزع من سبع اوخوف من عدوفلايجب القضاء اذاامتداجماعالان الخوف بسبب ضعف قلبه وهومرض. البحرالرائق: ۲/ ۱۱۷، باب صلاة المريض. ط: سعيد. ومن جن اواغمى عليه ولوبفزع من سبع او آدمى يوماوليلة قضى الخمس وان زادوقت صلاة سادسة لا، للحرج (قوله ومن جن أو أغمى عليه) الجنون آفة تسلب العقل والاغماء آفة تستره... واعتبر الزيادة بالاوقات على قول الثالث وهوالاصح. ردالمحتار: ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المريض،

کہنا اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہنا سنت ہے۔(۱)

قومہ بھول گیا

اگر کسی نے "قومہ" نہیں کیا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا نہیں ہوا، اور سجدے میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

=مطلب فی الصلاة فی السفینة ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض ، ط: رشیدیة، کوئٹه. الحنفیة قالواتسقط الصلاة رأساعن المغمی علیه والمجنون بشرطین الاول : ان یستمر الاغماء والجنون واکثرمن خمس صلوات اماان استمرذالک خمس صلوات فأقل ثم افاق وجب علیه قضاء مافاته، الثانی : ان لایفیق مدة الجنون أو الاغماء افاقة منتظمة بان لایفیق اصلاًاویفیق افاقة متقطعة فاذاافاق افاقة منتظمة فی وقت معلوم کوقت الصبح مثلافان افاقته هذه تقطع المدة ویطالب بالقضاء. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/۴۸۸، الاعذارالتی تسقط بهاالصلاة رأسه. ط: دارالفکربیروت.

(۱) فإذااطمأن راکعارفع رأسه ..... فان کان امام یقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان کان مقتدیایاتی بالتحمیدولایأتی بالتسمیع بلاخلاف وان کان منفرداالاصح انه یاتی بهماکذافی المحیط وعلیه الاعتماد ، کذافی التاتارخانیة وهوالاصح هکذا فی الهدایة. هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلوة، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: مکتبة حقانیه بشاور، البحرالرائق : ۱/ ۵۵۲، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: رشیدیة کوئٹه و: ۱/ ۳۱۶، ط: سعید. فتح القدیر : ۱/ ۲۵۹، باب صفة الصلوة ، ط: رشیدیه. ردالمحتار : ۱/۴۹۶-۴۹۷، باب صفة الصلوة. ط: سعید.

(۲)ولوترک القومة ساهیابان انحط من الرکوع ساجدافقی فتاوی قاضیخان ان علیه السجودعندابی حنیفةؒ ومحمدؒ . فتح القدیر : ۱/ ۴۳۸، کتاب الصلوة ،باب سجود السهو ،ط:رشیدیة کوئٹه ،فتاوی هندیة : ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجودالسهو، ط:حقانیه، البحر : ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلوة، ط: سعید کراچی.

قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے

"قومہ" سے سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰه اکبر" کہے اور یہ حکم امام مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۱)

قومہ کا مسنون طریقہ

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے کیونکہ سیدھا کھڑا ہونا سنت ہے اور اس کو واجب اور فرض بھی کہا گیا ہے(۲)، اطمینان سے کھڑے ہونے کے بعد پھر زمین کی طرف جھکتے ہوئے "اللّٰه اکبر" کہے اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھے۔(۳)

اور جولوگ رکوع کے بعد قومہ میں سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اور سجدے میں چلے جاتے ہیں ان کی یہ عادت صحیح نہیں ہے، ایسے لوگوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے دوبارہ پڑھنی

(۱) قوله ثم يكبر مع الخرور بان يكون ابتداء التكبير عندابتداء الخرور وانتهاؤه عندانتهائه. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۷، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. حلبی كبير، ص: ۳۲۰ صفة الصلاة، ط: سهيل، هندية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة، الباب الرابع فی صفة الصلوٰة الفصل الثالث، فی سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله و تعديل الاركان) ای تسكين الجوارح قدرتسبيحة فی الركوع والسجود وكذا فی الرفع منهماعلى مااختاره الكمال لكن المشهوران مكمل الفرض واجب ومكمل الواجب سنة وعند الثانی الاربعة فرض قوله على مااختاره الكمال قال فی البحرومقتضى الدليل وجوب الطمانينةفی الاربعة ای فی الركوع والسجودوفی القومة والجلسة. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلوة،مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الاشارةالخ ط: سعيدكراچی،البحر: ۱/ ۳۰۰ باب صفة الصلاة،ط:سعيد. التاتارخارنية: ۱/ ۵۰۸، كتاب الصلوة، فصل فی القومة التی بين الركوع السجودوالجلسة بين السجدتين ،ط:ادارة القرآن.

(۳) فاذااطمأن راكعارفع رأسه ثم اذااستوى قائماكبروسجد...قالوااذااراد السجود يضع اولا ماكان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولاثم يديه الخ فتاوى هندية : ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة باب واجبات الصلوة ط: حقانيه، فتح القدير: ۱/ ۲۵۹، ۲۶۱ ، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشيدية كوئٹه.حلبی كبير، ص: ۳۲۰۔ ۳۲۱، باب صفة الصلوة.ط: سهيل اكيڈمی،البحر الرائق : ۱/ ۳۱۷، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچی.

چاہیئے۔(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوتے پھر سجدے میں جاتے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق اپنی نماز ہونی چاہیئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو اسی طرح تم نماز پڑھو"۔(۳)

اگر ہم اپنی نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو ہماری نماز سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، اور اپنی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے اور اس کا ہر ہر عضو اپنی

---

(۱) وعن السرخسي من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة ومن المشايخ من قال تلزمه، ويكون الفرض هو الثاني ولا اشكال في وجوب الاعادة اذ هو الحكم في كل صلاة اديت مع كراهة التحريم ويكون جابر اللاول لان الفرض لايتكرر، البحر الرائق : ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلوة ، ط: سعيد كراچی. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلو ة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية ، ط:سعيد كراچی. التاتارخانية: ۱/ ۵۰۹،فصل في القومة التي بين الركوع والسجود والجلسة بين السجدتين ، ط:ادارة القران كراچی.

(۲) عن البراء قال: كان ركوع النبي ﷺ وسجوده وبين السجدتين واذ ارفع من الركوع ماخلا القيام والقعود قريبا من السواء متفق عليه. مشكوة المصابيح : ۱/ ۸۲، كتاب الصلاة، باب الركوع، ط: قديمی كتب خانه كراچی. وعن عائشةؓ قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراء ة بالحمد لله رب العلمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذالک وكان اذ ارفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوى قائما. مشكوة،ص: ۷۵، باب صفة الصلوة، ط:قديمی كراچی.

(۳) حدثنا محمد ابن المثنى وصلوا كما رأيتموني اصلي الخ. بخاری : ۱/ ۸۸، باب الاذان للمسافر، ط: قديمی.

اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے، اسی طرح جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اپنی پیٹھ کو درست نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی ہے۔ (۱)

قومہ کرنا

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جانا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "قومہ" کہتے ہیں۔ بہت سارے لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور بہت ہی جلدی سجدہ کے لئے چلے جاتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ خسارے میں ہیں، ان کو اپنی نماز کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

اور قومہ میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھرنا واجب ہے۔ (۲)

قومہ میں دعا

مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کے بعد اگر وقت مل جائے اور امام سے پیچھے نہ رہے تو "حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاری ؓ قال قال رسول الله ﷺ لاتجزئ صلوة لایقیم الرجل فیھا یعنی صلبه فی الرکوع وفی السجود. جامع الترمذی : ۱/ ۳۶، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی من لایقیم صلبه فی الرکوع والسجود، ط: فاروقی کتب خانه ملتان

عن ابی مسعود الانصاری قال: قال رسول الله ﷺ :لاتجزئ صلوة الرجل حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجه والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح ، مشکوة، ص: ۸۲، باب الرکوع، الفصل الثانی ، ط: قدیمی کراچی.

وعن البراء ؓ قال کان رکوع النبی ﷺ وسجوده وبین السجدتین واذارفع من الرکوع ماخلاالقیام والقعود قریبامن السواء متفق علیه آه. مشکوة ، ص: ۸۲، ط:قدیمی

(۲) وتعدیل الارکان ای تسکین الجوارح قدرتسبیحة فی الرکوع والسجود وکذافی الرفع منهماعلی مااختاره الکمال، الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۶۴، کتاب الصلوة، مطلب واجبات الصلوة ، ط: سعید.

وفی البحر قوله وتعدیل الارکان وادناه مقدارتسبیحة وهوواجب علی تخریج الکرخی وهو الصحیح ،البحر : ۱/ ۵۲۲، ۵۲۳،باب صفة الصلوة، ط:رشیدیةو ۱/ ۲۹۹،ط:سعید،هندیة: ۱/ ۷۱ ،فصل فی واجبات الصلوة، ط: حقانیه .

نیز عنوان قومہ کے مسنون طریقے کے تحت دیکھیں۔

مُبَارَكًا فِيْهِ" کہہ سکتا ہے، اور اگر اس دعا کے پڑھنے کی وجہ سے امام سے پیچھے رہ جائے گا تو یہ دعا نہ پڑھے۔(۱)

قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ

جب آدمی سجدہ کرنا چاہتا ہے، تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہے اور وہ جھکنا رکوع نہ ہو بلکہ سجدہ میں پہنچنے کا ذریعہ ہو، اس لئے رکوع اور سجدہ کے درمیان ایک تیسرے فعل کی ضرورت ہوئی تا کہ رکوع کو سجدہ سے اور سجدہ کو رکوع سے الگ کر کے دونوں کو ایک ایک مستقل عبادت بنادے اور ہر ایک کے لئے نفس کا ارادہ جدا جدا ہوتا کہ نفس کو ہر ایک کے اثر معلوم کرنے میں تنبیہ و آگاہی بھی جداگانہ ہو، اور وہ درمیان والا تیسرا فعل ''قومہ'' ہے۔(احکام اسلام ص ۶۳)(۲)

---

(۱)قوله وليس بينهماذ كرمسنون قال ابويوسفؒ سالت الامام أيقول الرجل اذ ارفع رأسه من الركوع والسجود"اللهم اغفرلي" قال: يقول: ربنالك الحمدوسكت ولقداحسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفارنهروغيره اقول بل فيه اشارة الى انه غيرمكروه اذ لو كان مكروهالنهى عنه كماينهى عن القراء ة في الركوع والسجودوعدم كونه مسنونالاينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجامن خلاف الامام احمدؒ لا بطاله الصلوة بتركه عامداولم ارمن صرح بذالك عندنالكن صرحوااستحباب مراعاة الخلاف، شامي: ۱/ ۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلوة الى انتهائها،مطلب في اطالة الركوع للجائي ، ط: سعيد.

قوله محمول على النفل اى تهجداوغيره خزائن وكتب في هامشه فيه ردعلى الزيلعي حيث خصه بالتهجد،اه ثم الحمل المذ كورصرح به المشايخ في الواردفي الركوع والسجودوصرح به في الحليةُ في الواردفي القومة والجلسة وقال على انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراداوالجماعة والماموموں محصورون لايتثقلون بذ الك كمانص عليه الشافعية ولاضررفي التز امه وان لم يصرح به مشايخنافان القواعدالشرعية لاتنبوعنه كيف والصلوة والتسبيح والتكبيروالقراء ة كمانبت في السنة. شامي : ۱/۶ ۵۰، ايضا.

(۲) اقول القومة شرعت فارقة بين الركوع والسجودفالرفع معهارفع للسجودفلامعنى للتكرار. حجة الله البالغة: ۲/ ۱۰ ، اذكار الصلوة المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

قہقہہ

بالغ مرد یا عورت کا نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، ایسی صورت میں دوبارہ وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

اور قہقہہ سے مراد اتنی آواز سے ہنسنا ہے کہ ساتھ والا آدمی سن لے، اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

واضح رہے اللہ کے دربار میں نماز کے لئے کھڑا ہوکر قہقہہ لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام

☆......''قیام'' جو مرد یا عورت کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر ہے، اس پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی

---

(۱) وكذا القهقهة فى كل صلاة ذات ركوع وسجود ...فالقهقهة فى الصلاة ذات الركوع والسجود تنقض الوضوء والصلاة جميعاًسواء كان القهقهة عامدا...أو ناسياً. حلبى كبير: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط:سهيل، يجب بأن يعلم ان القهقهة فى كل صلاة فيها ركوع وسجود ينقض الصلاة والوضوء عندنا وفى الكافى قيدالانتقاض بقهقهة مصلّ بالغ، التاتارخانية: ۱/۱۳۸، كتاب الصلوة، الفصل الثانى فى بيان مايوجب الوضوء نوع منه فى القهقهة، ط:ادارة القرآن. وقهقهة هى مايسمع جيرانه بالغ ولوامراة، الدرالمختارمع الرد: ۱/۱۴۴ـ ۱۴۵، كتاب الصلوة، مطلب نواقض الوضوء، ط:سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۴۱،۴۲، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وحد القهقهة ان يكون مسموعا له ولجيرانه.........القهقهة فى كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلوٰة والوضوء عندنا كذا فى المحيط. فتاوىٰ هندية: ۱/۱۲، فصل فى نواقض الوضوء حلبى كبير: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط:سهيل، شامى: ۱/۱۴۴، باب نواقض الوضوء، ط:سعيد، هندية: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، فصل فى نواقض الوضوء، ط:رشيدية.

جا سکے جو فرض ہے۔(۱)

☆......کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں، قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔(۲)

☆......جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔(۳)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اور اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں:

۱......جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوارات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

۲......قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

۳......چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹتا رہتا ہے اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں(In The Language Of Seience)غیر مرئی شعائیں کہتے ہیں، اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

۴......قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔قوت

(۱، ۲، ۳) ومنها القيام بحيث لومديه لاينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدرالقراء ة فيه ...... (فی فرض، وملحق به كنذر،وسنة فجرفی الاصح لقادرعليه وعلى السجود(قوله القادرعليه) فلوعجز عنه حقيقة وهوظاهراوحكما...فانه يسقط ،شامی : ۱/ ۴۴۴،۴۴۵،باب صفة الصلوة،بحث القيام. ط: سعيد كراچی. البحرالرائق : ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچی.

فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

سجدہ ان تین علوم کا مرقع ہے: ۱۔اصول یوگا ۲۔اصول ٹیلی پیتھی

۳۔اصول ہائجین

۵......قیام سے موخر دماغ (Pons) (جس کا کام چال، ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہو جاتا ہے اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا (فزیالوجی ریسرچ)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۶۴-۶۵ ج)

قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں

اگر کوئی شخص صرف کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۱)

قیامت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کے پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱)(ومنها القیام...فی فرض...لقادر علیه) وعلی السجود فلو قدر علیه دون السجود ندب ایماؤه قاعدا الدر المختار. قوله فلو قدر علیه ای علی القیام وحده اومع الرکوع کمافی المنیة(قوله ندب ایماؤه قاعدا)ای(لقربه من السجود وجاز ایماؤه قائما کمافی البحر واوجب الثانی زفرؒ والائمة الثلاثة لان القیام رکن فلایترک مع القدرة علیه ولنا ان القیام وسیلة الی السجود للخرور والسجود اصل لانه شرع عبادة بلاقیام کسجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة وحده حتی لو سجد لغیر الله تعالی یکفر بخلاف القیام واذ اعجز عن الاصل سقطت الوسیلة کالوضوء مع الصلوة والسعی مع الجمعة. شامی: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلوة بحث القیام ،ط:سعید کراچی.
ان المریض لوقدر علی القیام دون الرکوع والسجود فانه یخیر بین القیام والقعود وان کان القعود افضل فقد سقط عنه القیام مع قدرته علیه ، البحر: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلوة(قوله والقیام) ط:سعید و: ۱/ ۵۰۹، ط: رشیدیة کوئٹه ،فتح القدیر: ۱/ ۴۵۸، باب صلوة المریض، ط: رشیدیة.

قیام کرنے والے کی اقتداء

قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز امام کے پیچھے درست ہے۔(۱)

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا چاہیئے۔(۲)

قیام کی مقدار

تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر کھڑا رہنا واجب ہے، جس میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جاسکے۔(۳)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعدالذی یرکع ویسجد. هندیة: ۱/ ۸۵، کتاب الصلوة الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث ط: رشیدیة. شامی: ۱/۵۸۸، کتاب الصلوة باب الامامة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۳۴۰، کتاب الصلوة، باب الامامة ط: رشیدیة. البحرالرائق: ۱/ ۳۶۴، کتاب الصلوة، باب الامامة ،ط: سعید.

(۲) وینبغی ان یکون بینهما مقدار اربع اصابع الیدلانه اقرب الی الخشوع، ردالمحتار: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة بحث القیام ط. سعید. هندیة: ۱/ ۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشیدیة. ویسن (تفریج القدمین فی القیام قدر اربع اصابع) لأنه اقرب إلی الخشوع والتراوح افضل من نصب القدمین حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۲۶۲ فصل فی بیان سننها ط: قدیمی کراچی.

(۳) (قوله بقدرالقراءة فیه)......وحینئذ فهوبقدر آیة فرض وبقدر الفاتحة والسورة واجب. شامی: ۱/ ۴۴۴ باب صفة الصلوة. بحث القیام ط: سعید. هندیة: ۱/ ۷۱، کتاب الصلوة الباب الرابع فی صفة الصلوة الفصل الثانی فی واجبات الصلوة، ط: حقانیه بشاور. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۱، کتاب الصلوة، ط: رشیدیة.

قیام کے بارے میں تفصیل

''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں التحیات پڑھ لی

''تشہد قیام میں پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ

نماز کی حالت میں قیام کے دوران دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ رکھنا مستحب اور بہتر ہے، اور اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہو جائے گی تب بھی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی (۱)

قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا

نماز کے دوران قیام کی (کھڑے ہونے کی) حالت میں سنت کے مطابق دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (۲)

قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں

اگر قیدی کو اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ دور لے جایا گیا تو اس پر قصر لازم ہے

---

(۱) وينبغى ان يكون بينهمامقدار اربع اصابع اليدلانه اقرب الى الخشوع هكذ اروى عن ابى نصر الدبوسى، ردالمحتار: ۱/ ۴۴۴، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوٰة بحث القيام. ط: سعيد. التاتارخانية : ۱/ ۴۴۲، كتاب الصلوة ، فصل فى تكبيرة الافتتاح، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلاميه هندية: ۱/ ۷۳ ، كتاب الصلوة الباب الرابع فى صفة الصلاة الفصل الثالث فى سنن الصلوة. ط: رشيدية.

(۲) وسننها رفع اليدين للتحريمة ونشر الاصابع...... ووضع يمينه على يساره تحت السرة للرجال. الدرمع الرد: ۱/ ۴۷۶، كتاب الصلوة، فروع يكره اشتمال الصماء...... وترك كل سنة ومستحب. فتاوى شامى: ۱/ ۶۵۳، كتاب الصلوة باب مكروهات الصلاة، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۳۲، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد كراچى.

ورنہ پوری نماز پڑھے، (۱) قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے نماز پوری پڑھ لی، اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہو گیا، مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی۔ (۲)

اگر جیلر نے قید کی مدت پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ متعین کردی ہے تو نماز پوری

---

(۱) وعن ابی حنیفۃ انه اعتبر ثلاث مراحل وفی الحجة کل مرحلة ستة فراسخ...... وفی الغیاثیة وعامتهم قدروا بالفراسخ واختاروا ثمانیة عشر فی التقدیر لا خمسة عشر وعلیه الفتوی لانه اضبط واحوط. التاتارخانیة: ۲/۲، کتاب الصلوة الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان ادنی مدة السفر الذی یتعلق به قصر الصلوة، ط: ادارة القرآن (قوله ولا اعتبار بالفراسخ الفرسخ ثلاثة امیال، والمیل اربعة الاف ذراع ردالمحتار: ۱۲۳/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

(قوله ولا یشترط الخ)...... وعن ابی حنیفۃ التقدیر بالمراحل وهو قریب من الأول، آه قال فی النهایة ای التقدیر بثلاث مراحل قریب من التقدیر بثلا ثة ایام لان المعتاد من السیر فی کل یوم مرحلة واحدة خصوصا فی اقصر ایام السنة کذا فی المبسوط شامی ۱۲۲/۲، ۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی.

(۲) وفرض المسافر عندنا فی کل صلاة رباعیة علی المقیم (رکعتان لایجوز له الزیادة علیهما عمدا التاخیر السلام وترک واجب القصر ویجب سجود السهو ان کان سهوا...... فان صلی المسافر اربعا وقعد فی الثانیة مقدار التشهد اجزاء ته رکعتان عن فرضه وکانت الرکعتان الاخریان له نافلة ویکون مسیاء کمامر (وان لم یقعد) فی الثانیة (مقدار التشهد بطلت صلاته) اللباب فی شرح الکتاب للمیدانی: ۱۱۰/۱-۱۱۱، باب صلاة المسافر ط: قدیمی. شامی: ۱۲۸/۲، باب صلاة المسافر. ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۸، فصل فی صلاة المسافر. ط: سهیل اکیڈمی.

پڑھے ورنہ قصر کرے، اپنے گمان کا کچھ اعتبار نہیں، جیلر کی بات کا اعتبار ہے۔(۱)

قیدی نے صف بنائی

اگر جیل خانہ کے قیدیوں نے جائے نماز بنائی ہے، اور کسی نے جیل خانہ سے ایسی جائے نماز خرید لی ہے تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) والاسير من المسلمين فى ايدى اهل الحرب هم له قاهرون، ان اقاموا به فى موضع يريدون ان يقيموا به خمسة عشر يوما فعليه ان يكمل الصلاة وان كان الاسير لا يريد ان يقيم معهم ،وان كان الاسير يريد ان يقيم فى موضع خمسة عشر يوما فاخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة ايام قصر الصلاة، وكذلك الرجل يبعث اليه الخليفة او الوالى ليؤتى به من بلد الى بلد كانت نية الاقامة والسفر الى الشخص لا اليه ، لانه مقهور فى يد الشخص وكان كالاسير فى ايدى الكفار، التاتارخانية: ۲/۱۲ ،كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان من لا يصير مقيما بنية اقامته ويصير مقيما بنية اقامة غيره، ط: ادارة القرآن، ردالمحتار: ۲/۱۳۴ ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۵۴۱، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/۱۳۹ ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۶۶ ، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.
ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة اشياء : الاستقلال بالحكم ، مراقى الفلاح قوله (الاستقلال بالحكم) اى الانفراد بحكم نفسه بحيث لا يكون تابعا لغيره فى حكمه ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۲۴، باب صلاة المسافر، ط: قديمى كراچى.
والتابع...... (والجندى مع اميره)اذا كان يرتزق منه، والاجير مع المستاجر والتلميذ مع استاده، والاسير والمكره مع من اكرهه على السفر، الخ، مراقى الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۲۴،ط: قديمى كراچى.

(۲) ولو شك فى نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر ، وتمامه فى الاشباه الدر المختار(قوله ولو شك الخ) وفى التاتارخانية: من شك فى انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة ام لا فهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة فى الطرقات ويستقى منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما يتخذه اهل الشرك اوالجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، الخ، شامى: ۱/۱۵۱ ، قبيل مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچى.

ک

کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا

شہر یا فنائے شہر میں کسی بھی جگہ مثلاً مکان، ہال یا کھلے میدان میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے(۱) البتہ مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے، اس لئے کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، البتہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کا جو اجر اور ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔ (۲)

کاروبار بند کرنا

''جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کافر کی بنائی ہوئی صف

اگر غیر مسلموں نے صف بنائی ہے، اور صف کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے پہلے دھونا ضروری ہے، دھونے سے پہلے ناپاک صف پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اعادہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

اور اگر صف ناپاک ہونے کے بارے میں یقین نہیں صرف شبہ ہے تو احتیاط کے

---

(۱) ويشترط لصحتهاى صلاة الجمعة ستة اشياء الاول المصر اوفناء ه سواء مصلى العيدوغيره لانه بمنزلة المصر فى حق حوائج اهله وتصح اقامة الجمعة فى مواضع كثيرة بالمصر وفنائه، طحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۰۴، باب الجمعة، ط: مصطفى البابى مصر، وص: ۵۰۶، ط: قديمى. هندية: ۱/۱۴۵، باب فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. فتاوى شامى: ۲/۱۳۸، باب الجمعة. ط: سعيد.

(قوله واذاكان القاضى اوالامير)...... وفى الشرح ولايشترط الصلاة فى البلد بالمسجد فتصح بفضاء فيها. حاشية الطحطاوى على المراقى. ص: ۵۱۳، باب الجمعة، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن انس ابن مالكؓ قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل فى بيته بصلاة وصلاته فى مسجدالقبائل بخمس وعشرين صلاة وصلاته فى المسجدالذى يجمع فيه بخمس مائة صلاة. مشكوة، ص: ۷۲، باب المساجدومواضع الصلاة، ط: قديمى كراچى.

طور پر دھولینا بہتر ہے۔

اور اگر صف پاک ہونے کے بارے میں یقین ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں دھوئے بغیر بھی نماز ہوجائے گی۔(۱)

کافر کے گھر میں نماز پڑھنا

اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہے، تو وہاں نماز پڑھنا جائز ہے اگر اتفاق سے کافر کے گھر میں نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے تو کافر کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر کپڑا اچھالیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔(۲)

کافر مسلمان ہوا

اگر کوئی کافر تراویح کے وقت مسلمان ہوا ہے، تو اس نومسلم کے لئے بھی عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

---

(۱) فرع مایخرج من دارالحرب کسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر اوبنجس فنجس وان شک فغسله افضل الدر المختار (قوله فنجس) ای فلاتجوز الصلاة فیه مالم یغسل (قوله فغسله افضل) لان الاخذ بماهو الوثیقة فی موضع الشک افضل اذالم یؤدالی الحرج ومن هناقالوا لابأس بلبس ثیاب اهل الذمة والصلاة فیهاالاالاز ارو السراویل فانه تکره الصلاة فیهالقربهامن موضع الحدث وتجوز لان الاصل الطهارة وللتوارث بین المسلمین فی الصلاة بثیاب الغنائم قبل الغسل وتمامه فی الحلیة. شامی: ۱/۲۰۵-۲۰۶ کتاب الطهارة، مطلب فی احکام الدباغة. ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۶۸، فصل یطهر جلدالمیتة ط: قدیمی کراچی. و ص: ۹۸، ط: مصطفی البابی مصر.

(قوله ولوشک الخ) فی التاتارخانیة من شک فی انائه اوثوبه أوبدنه الخ. شامی: ۱/۱۵۱، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل ط: سعید. مزید "قیدی نے صف بنائی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) طهارة بدنه......ومکانه. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعید.

(۳)وهی سنة الوقت لاسنة الصوم فی الاصح فمن صار اهلاللصلاة فی اخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذاطهرت المسافرو المریض المفطر مراقی الفلاح قوله والمسافر والمریض......وعبارته فی الشرح اولی حیث قال والاصح انهاسنة الوقت لقوله ﷺ وسننت لکم قیام لیله حتی ان المریض

کافروں کے مستعمل کپڑے

کافر مثلاً عیسائی یہودی اور ہندو وغیرہ کے مستعمل کپڑے دھونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں اور پاک کپڑوں میں نماز ہو جاتی ہے، لہٰذا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر کافروں کے مستعمل کپڑوں کو دھویا نہیں گیا تو پاجامہ، شلوار، ازار اور پینٹ کا تو ناپاک ہونا غالب گمان ہے کیونکہ یہ لوگ پیشاب وغیرہ کرنے کے بعد پاک اور صاف نہیں کرتے، نجاست اور پیشاب کپڑے میں لگ جاتا ہے اس لئے ایسے کپڑوں کو دھوئے بغیر اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

= المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذ اطهرتا او الكافر اذ اسلم فى اخر اليوم تسن لهم التراويح الى اخره. حاشية الطحطاوى على المراقى. ص: ۴۱۶، قبيل باب الصلاة فى الكعبة، ط: قديمى كراچى.

(۱) قال فى الدر المختار: ولو شك فى نجاسة ماء او ثوب او طلاق اوعتق لم يعتبر قال فى رد المحتار (ولو شك) فى التاتارخانية ومن شك فى انائه او ثوبه أو بدنه اصابته نجاسة اولا فهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض......) وكذ امايتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، فرع لوشك فى السائل من ذكره أماء اوبول ان قرب عهده بالماء اوتكرر مضى والاعاده بخلاف مالوغلب على ظنه انه احدهما الفتاوى الشامية: ۱/ ۱۵۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد. ثياب الفسقة وأهل الذمة طاهرة. الدر المختار، (قوله ثياب الفسقة الخ) قال فى الفتح: وقال بعض المشايخ: تكره الصلاة فى ثياب الفسقة؛ لأنهم لايتقون الخمور، قال المصنف: يعنى صاحب الهداية، الأصح انه لايكره، لأنه لم يكره من ثياب اهل الذمة الا السراويل مع استحلالهم الخمر، فهذا اولىٰ، شامى ۱/ ۳۵۰. قبيل مطلب فى الامر بالمعروف، وقبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد. (فرع) ما يخرج من دار الحرب كسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر أو بنجس فنجس وان شك فغسله افضل، الدر المختار.

(قوله فنجس) أى فلاتجوز الصلاة فيه مالم يغسل (قوله فغسله افضل) لأن الأخذ بماهو الوثيقة فى موضع الشك افضل اذا لم يود إلى الحرج، ومن هنا قالوا: لا بأس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيها الا الازار والسراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين فى الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه فى الحلية. شامى ۱/ ۲۰۶ باب المياه، مطلب فى احكام الدباغة، ط: سعيد.

کامل انسان

کامل انسان وہی ہے جو شرک اور مخلوق پرستی سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقہ سے کرتا رہے، اور اپنے آرام و راحت سے دست بردار ہو کر اپنے خالق کا شکر ادا کرنے میں تیار اور مستعد رہے، اور اس کے اوامر ونواہی پر کاربند ہو کر ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام و راحت کی تلاش میں کوشش کرتا رہے۔ (۱)

کامل نماز

کامل نماز وہ ہے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خشعون

ترجمہ: یقیناً فلاح و کامیابی پاگئے جو یعنی نماز میں (اللہ سے ڈرتے ہوئے) جھکنے والے ہیں۔ (۲)

کپڑا

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جس کو پہن کر عام طور پر لوگوں کے پاس نہیں جاسکتا ہے، ہاں اگر اس کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا اس کے پاس نہیں ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلاة ویؤتوا الزکوٰة وذلک دین القیمة، البیّنه: ۵.

(۲) انما الصلاة الکاملة هی التی قال الله فی شانها قدافلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون. کتاب الفقة علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاة حکمة مشروعیتها. ط دار الفکر.

(۳) وکره (کفه)...... (وصلاته) فی ثیاب بذلة یلبسها فی بیته (ومهنته) ای خدمة ان له غیرها والالا. الدر المختار مع الرد ۱/۶۴۰ کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها. مطلب فی الکراهة التحریمیة والتنزیهیة، ط: ایم ایچ سعید. وتکره الصلاة فی ثیاب بذلة کذافی معراج الدرایة، هندیة: ۱/۱۰۷.

کپڑا پاک نہ ہو

اگر مجبوری کی حالت میں مریض کپڑے کو پاک نہ کرسکا، اور خود بھی پاک نہیں رہ سکتا اور پاک کپڑا بدل کر پہن بھی نہ سکا تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر پاک کپڑا بدلنے کا انتظام تھا اس کے باوجود نہیں بدلا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، اور بعد میں اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

کپڑا تصویر والا

''تصویر والا کپڑا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کپڑا چپکا ہوا ہو

اگر نماز کے دوران مردوں کا کپڑا جسم سے اس طرح چپک گیا کہ ستر کی حدود کا امتیاز ہو سکے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

-كتاب الصلاة باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لايكره، ط: مكتبه رشيدي .التاتارخانية: ١/ ٥٦٣ ، كتاب الصلوة الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي ان يفعل في صلاته ومالايكره ،ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي.

(١)ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لايجدفي جميع وقتهازمنايتوضأويصلي فيه خالياعن الحدث (ولوحكما) لان الانقطاع اليسيرملحق بالعدم .... (وحكمه الوضوء ، لاغسل ثوبه ونحوه......... وان سال على ثوبه فوق الدرهم ، جاز له ان لايغسله ان كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منها، اى الصلاة (والا يتنجس قبل فراغه(فلا، يجوز ترك غسله، هوالمختارللفتوىٰ، الدرالمختارمع ردالمحتار: ١/ ٣٠٥ـ ٣٠٦، باب الحيض، مطلب في احكام المعذورط: سعيد كراچي.هندية: ١/ ٤١، قبيل الباب السابع في النجاسة واحكامها، ط: رشيديه كوئٹه.

(٢)ولايضر التصاقه بالعورة بحيث يحددجرمها، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ١/ ١٩٠، مبحث سترالعورةفي الصلاة، ط: دارالفكر، بيروت لبنان.

کپڑا دستور کے خلاف پہننا

نماز کی حالت میں عام عادت اور دستور کے خلاف کپڑے پہننے سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔(۱)

کپڑا اسمیٹنا

سجدہ میں جاتے وقت اپنے آگے یا پیچھے سے پاجامہ یا تہبند وغیرہ کپڑوں کو سمیٹنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران اس سے بچنا چاہیئے، ورنہ نماز تو ہو جائے گی، ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) (وکرہ ...... سدل) تحریماللنهی (ثوبه ای ارساله بلالبس معتاد و کذاالقباء بکم الی وراء ذکره الحلبی، کشدومندیل یرسله من کتفیه، (قوله و کذاالقباء بکمّ الی وراء) ای کالاقبیة الرومیة التی یجعل لأکمامهاخروق عنداعلیٰ العضداذاأخرج المصلی یده من الخرق وارسل الکم الی ورائه مثلافانه یکره ایضالصدق السدل علیه، لانه ارخاء من غیرلبس ،لان لبس الکم یکون بادخال الیدفیه(قوله کشد)هو شیء یعتاد علی الکتفین کما فی البحر ،وذالک نحو الشال. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۳۹ ، کتاب الصلاة، باب مایفسدالصلوٰة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.. هندیة: ۱/ ۱۰۶ ، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیمایکره فی الصلوٰة، ومالایکره فیها، ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه. البحرالرائق: ۲/ ۲۴، باب مایفسدالصلوٰة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) منهارفع ثوبه بین یدیه اومن خلفه فی الصلاة، لقوله صلی الله علیه وسلم "امرت ان اسجدعلی سبعة اعظم وان لا اکف شعراولاثوبا" رواه الشیخان ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۶، رفع المصلی ثوبه من خلفه اوقدامه وهویصلی، ط: دارالفکر،وکره (کفه)أی رفعه ولو لتراب کمشمر کم أو ذیل .الدر المختار (قوله أی رفعه)ای سواء کان من بین یدیه أو من خلفه عند الانحطاط للسجود،بحر، وحررالخیرالرملی مایفیدان الکراهة فیه تحریمیة ، شامی: ۱/ ۶۴۰، باب مایفسدالصلاة، ومایکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة والتنزیهیة، ،ط: سعید کراچی. البحرالرائق: ۲/ ۱۱ ، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

کپڑا کم ہے

اگر کسی آدمی کے پاس کپڑا اس قدر کم ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت میں اس کا ستر نہیں چھپتا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پورا ستر چھپ جاتا ہے، (اور ایسی حالت عام طور پر طوفان، سیلاب زلزلہ اور جنگ وغیرہ کے وقت پیش آتی ہیں) تو اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیئے۔(۱)

کپڑا لپیٹنا

نماز کے دوران کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے

''ناپاک کپڑے نیچے ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)وعادم ساتر لیصلی قاعدا،تنویر الابصار، شامی: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الامرد، ط: سعید کراچی۔لوان امرأۃ لوصلت قائمۃ ینکشف من عورتھامایمنع جواز الصلاۃ، ولوصلت قاعدۃ لاینکشف منھاشئی فانھاتصلی قاعدۃ لماان ترک القیام اھون، البحر الرائق: ۱/۲۷۴، .... (قولہ ولوعدم ثوباصلی قاعداموميابرکوع وسجودوھوافضل من القیام برکوع وسجودلماعن انس ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،رکبوافی السفینۃ فانکسرت بھم فخرجوامن البحرعراۃ فصلواقعودابایماء ارادبالثوب مایسترعامۃ عورتہ الخ، البحر: ۱/۲۷۴، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی۔

(۲)[فرع] یکرہ اشتمال الصماء والاعتجارالخ، الدرالمختار(قولہ یکرہ اشتمال الصماء) لنھیہ علیہ الصلاۃ والسلام عنھا، وھی ان یأخذ بثوبہ فیخلل بہ جسدہ کلہ من رأسہ الی قدمہ، ولایرفع جانبا، یخرج یدہ منہ سمی بہ لعدم منفذ یخرج منہ یدہ کالصخرۃ الصماء ،شامی: ۱/۶۵۲، باب مایفسدالصلاۃ ومایکرہ فیھا، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحۃ، ط: سعید کراچی۔

کپڑا ناپاک ہے

ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو دوبارہ پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ہاں اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جو بھی کپڑا پہنایا جاتا ہے فوراً ناپاک ہوجاتا ہے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہوجائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانا

نماز کے دوران رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اپنے کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانے کے لئے یا کسی اور غرض سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه) .... اماطهارة ثوبه فلقوله تعالى "وثيابك فطهر" فان الاظهران المرادثيابك الملبوسة وان معناه طهرهامن النجاسة وقدقيل فى الاية غيرهذا لكن الارجح ماذكرناوهوقول الفقهاء وهوالصحيح كماذكره النووى فى شرح المهذب. البحر: ١/ ٢٦٦، ٢٦٧، باب شروط الصلاة . ط : سعيد كراچى. شامى: ١/ ٤٠٢، باب شروط الصلاة. ط : سعيد كراچى.

(۲) ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضه بان لايجدفى جميع وقتهازمنايتوضأ ويصلى فيه خالياعن الحدث (ولوحكما) لان الانقطاع اليسيرملحق بالعدم ...... (وحكمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه .... وان سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لايغسله ان كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منهااى الصلاة (والايتنجس قبل فراغه فلا) يجوز ترك غسله هوالمختارللفتوى. وكذاالمريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فوراً له تركه الدرالمختارمع الرد: ١/ ٣٠٥ ـ ٣٠٧، كتاب الصلاة، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيدكراچى. هندية: ١/ ٤٠، ٤١، الفصل الرابع فى احكام الحيض الخ. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكره كفه اى رفعه لولتراب كمشمر كم اوذيل الدرالمختار. (قوله اى رفعه، اى سواء كان من بين يديه اومن خلفه عندالانحطاط للسجود، بحروحررالخيرالرملى مايفيدان الكراهة فيه تحريمية، شامى: ١/ ٦٤٠، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، مطلب فى الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيدكراچى، البحرالرائق: ٢/ ١١، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيدكراچى، تاتارخانية: ١/ ٥٦٠، ط: ادارة القرآن.

کپڑے اوپر کرنا

۱......نماز میں بلاضرورت رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ،شلوار اور قمیص کے دامن وغیرہ کو اوپر کرنا ادب کے خلاف ہے،اچھا نہیں ہے،لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲......اور اگر سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے پاجامہ وغیرہ کو اوپر کرنے کی ضرورت ہے تو اوپر کرنا ادب کے خلاف نہیں ہوگا۔(۱)

کتاب نماز کے بعد سنانا

''نماز کے بعد کتاب سنانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کراہنا

☆......نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے کراہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ،اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

☆......اگر کوئی مریض یا زخمی نماز کے دوران کراہنے کو ضبط کرنے پر قادر ہے، لیکن اس کے باوجود صاف صاف لفظوں میں'' آہ،آہ،ہائے،ہائے،اوئی'' کرتا ہے تو اس

---

(۱) وکره (کفه) ای رفعه ولولتراب کمشمر کم اوذیل (وعبثه به) ای بثوبه (وبجسده، للنهی الالحاجة ولابأس به خارج صلاة، الدرمع الرد(قوله وعبثه، هوفعل لغرض غیرصحیح قال فی النهایة: وحاصله ان کل عمل هومفیدللمصلی فلابأس به اصله ماروی " ان النبی صلی الله علیه وسلم عرق فی صلاته فسلت العرق عن جبینه ای مسحه لانه کان یوذیه فکان مفیدا، وفی زمن الصیف کان اذاقام من السجودنفض ثوبه یمنة اویسرة لانه کان مفیداکی لاتبقی صورة فامالیس بمفید فهوالعبث ، الخ،شامی: ۱/ ۶۴۰، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة والتنزیهیة، ط: سعیدکراچی، حلبی کبیر،ص:۳۴۵، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحرالرائق: ۲/ ۲۴، باب مایفسدالصلاة، ومایکره فیها،ط: سعیدکراچی.

کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر زخم اور بیماری اتنی زیادہ شدید ہے کہ ” آہ، آہ، ہائے، ہائے“ وغیرہ کو ضبط کرنے پر قدرت نہیں تو وہ معذور ہے، اس حالت میں اس کی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

کرتہ

نماز کی حالت میں کرتہ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے، اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) (والانین) هو قوله "أه" بالقصر (والتاؤه) هو قوله آه بالمد (والتافيف) اف اوتف (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لوجع اومصيبة) قيدللاربعة الالمريض لايملك نفسه عن انين وتاوه لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وان حصل حروف للضرورة، الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيدكراچى. الفتاوىٰ التاتارخانية، : ۱/ ۵۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس فى بيان مايفسدالصلاة ومالايفسد، ط: ادارة القرآن كراچى. البحرالرائق: ۲/ ۳، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيدكراچى.

(۲) ويفسدها كل عمل كثيرليس من اعمالها ولالاصلاحها.............. مالايشك بسببه الناظرمن بعيدفى فاعله أنه ليس فيها وان شك انه فيها ام لافقليل . الدرالمختار، مع ردالمحتار: ۱/ ۶۲۴، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيدكراچى. هندية: ۱/ ۱۰۱، كتاب الصلاة الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدالصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، ويكره ايضافى الصلوٰة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) بفتح القاف واللام وضم السين وهى ماتلبس فى الرأس وكذايكره (لبسهما، اذاكان النزع اواللبس بعمل يسيرلانه عمل اجنبى من الصلوٰة لايحصل به تتميم شئى من اعمالها ولهذاكان مفسدااذاحصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين اوكان ممالورآه الناظرظنه ليس فى الصلوٰة، حلبى كبيرص/ ۳۵۶. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆......جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قادر نہیں، یا کھڑے ہونے پر قادر ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، یا قیام وسجود کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ یا شفا ہونے میں تاخیر یا نا قابل برداشت شدید قسم کا درد ہونے کا غالب گمان ہو، تو ان صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ کسی قابل برداشت معمولی درد یا کسی موہوم تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کر دینا اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

اسی طرح جو شخص فرض نماز میں مکمل قیام پر تو قادر نہیں، لیکن کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے، ایسے شخص کے لئے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، اگر چہ کسی چیز کا سہارا لینا پڑے، اس

---

(۱) (من تعذرعليه القيام) أى كله (لمرض) حقيقى وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتى (قبلها أوفيها) أى الفريضة (او) حكمى بان (خاف زيادته أوبطء برئه بقيامه أودوران رأسه أووجدلقيامه الماشديدا) .... (صلى قاعدا)... (كيف شاء)... بركوع وسجود وان قدرعلى بعض القيام، ولومتكئاعلى عصاأوحائط (قام) لزومابقدرمايقدرولو قدرآية أوتكبيرة على المذهب لان البعض معتبربالكل (وان تعذرا) ليس تعذرهماشرطاً بل تعذرالسجود كاف لاالقيام أومأ.... قاعداالدرمع الرد: ۲/۹۵-۹۸. باب صلاة المريض، ط :سعيد.عن عمران بن حصين أنه سال النبى صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعداً ،فقال :صلاته قائماً افضل من صلاته قاعداً،وصلاته قاعداً،على النصف من صلاته قائماً.وصلاته نائماً على النصف من صلاته قاعداً.سنن ابى داود : ۱/۱۳۷، كتاب الصلاة ،باب فى صلاة القاعد ،ط:مير محمد . و كذالك اذا خاف زيادة المرض أو ابطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس كذا فى التبيين ،أو يجد وجعاً لذالك فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذالك القيام ،كذا فى الكافى .هندية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة ،الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ،ط:رشيدية ،البحر (۲/۱۱۲) باب صلاة المريض ،ط:سعيد.و(۲/۱۹۸)ط:رشيدية.

کے بعد وہ بقیہ نماز زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔(۱)

☆......جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے میز رکھ کر اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں، صرف اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے، اور سجدہ کے اشارہ میں رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکے۔(۲)

☆......جو شخص زیادہ دیر کھڑے ہونے پر قادر نہیں، البتہ رکوع اور سجدہ کرسکتا ہے، تو ایسا شخص نماز کھڑے ہو کر شروع کرے، اور جتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھے، پھر اس کے بعد کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز مکمل کرسکتا ہے، البتہ یہ شخص چونکہ زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرے، صرف اشارہ سے سجدہ کرنا کافی

---

(۱) ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتىٰ اذا كان قادراً على ان يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة او كان قادراً على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد اذا عجز قال شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالىٰ هو المذهب الصحيح ولو ترک هذا خفت ان لا تجوز صلاته كذا فى الخلاصة، هنديه: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، الدر المختار مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد، و: ۲/۱۹۸، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانی: ۳/۲۷، الفصل الحادی و الثلاثون فى صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچی.

(۲) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع. هنديه: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، البحر (۲/۲۰۰) باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۲/۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فانه يكره تحريما. الدر المختار (قوله فانه يكره تحريما)...... اقول هذا محمول على ما اذا كان يحمل الى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما اذا كان موضوعا على الارض، يدل عليه ما فى الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهة فى الاول، ثم قال فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلک، اه فان مفاده هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة فى الموضوع على الارض المرتفع، ثم رأيت القهستانی صرح ذلک، شامی: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

نہیں ہوگا، اور سامنے کی میز اونچائی میں کرسی کے برابر ہو، اگر کرسی سے اونچی ہو تو ایک یا دو اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو، اس سے زیادہ اونچی میز پر سجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆...... جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے لیکن کمر یا گھٹنے وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱)(قوله الاان يجدقو ة الارض)............ اقول : الحق التفصيل وهوانه ان كان ركوعه بمجردايماء الرأس من غيرانحناء وميل الظهر، فهٰذاايماء لاركوع فلايعتبرالسجود بعدالايماء مطلقاوان كان مع الانحناء كان ركوعامعتبراحتىٰ انه يصح من المتطوع القادرعلى القيام فحينئذ ينظران كان الموضوع ممايصح السجودعليه كحجرمثلاولم يزدارتفاعه على قدرلبنة اولبنتين فهوسجودحقيقي فيكون راكعاساجدالاموميا حتىٰ انه يصح اقتداء القائم به واذاقدرفي صلاته على القيام يتمهاقائما، وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مومنافلايصح اقتداء القائم به، واذاقدرفيهاعلى القيام استأنفهابل يظهرلي انه لوكان قادراعلى وضع شئي على الارض ممايصح السجودعليه انه يلزمه ذلك لانه قادرعلى الركوع والسجودحقيقة، ولايصح الايماء بهمامع القدرة عليهمابل شرطه تعذرهماكماهوموضوع المسألة، شامي: ۲/ ۹۸ ـ ۹۹ ، باب صلاة المريض، ط؛ سعيد.

(واراد باللبنة) في قوله مقدارلبنتين(لبنة بخارى وهي ربع ذراع)عرض ست اصابع فمقدارارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتي عشراصبعاوذكرفي الخلاصة قال مشايخناان سجد على لبنة جاز وعلى لبنتين لايجوز ان كانت احديهمافوق الاخرى وان كانتا آجرتين يجوز لان الارتفاع قليل، وهولاينافي ماهنالان لبنة بخارى على مقدارالآجرة على ماقررناه، حلبي كبير، ص: ۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ويكره للمومي ان يرفع اليه عوداًاووسادة يسجد عليه فان فعل ذالك ينتظران كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجوداخفض من الركوع جازت صلاته كذافي الخلاصة ،ويكون مسيأ هكذافي المضمرات وان كان لايخفض راسه لكن يوضع العودعلى جبهته لم يجز هوالاصح فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجدعليهاجازت صلاته هندية: ۱/ ۱۳۶ كتاب الصلاة،الباب الرابع عشرفي صلاة المريض، ط:رشيدية ، ردالمحتار، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض،ص: ۲/ ۹۸ ط: سعيد. البحرالرائق، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ،۲/ ۲۰۰ ط: رشيديه .المحيط البرهاني:۳/ ۳۳، كتاب الصلاة الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض ط: ادارة القران.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

☆......جو شخص رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن زیادہ دیر تک پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرنا ضروری ہے،(۱) البتہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور تشہد پڑھنے کے دوران پاؤں موڑ کر بیٹھنے کی بجائے چارزانو یا جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پوری کر سکتا ہے۔(۲)

☆......جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص گھر یا مسجد میں انفرادی طور پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو ایسا شخص گھر میں کھڑے ہو کر انفرادی طور پر نماز ادا کرے، مسجد کی جماعت میں شامل نہ ہو، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ سے زیادہ واجب ہے اور فرض نماز قدرت ہونے

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) قوله ولايتربع الامن عذروفی المبسوط ومن علل فيه فقال التربع جلوس الجبابرة فلهذاكره فی الصلاة .... والصحيح ان الجلوس علی الركبتين أقرب الی التواضع من التربع فهواولی فی حالة الصلا ة الاعندالعذر، الكفاية مع فتح القدير: ۴۲۲/۱ وفی نسخه ۳۵۸/۱، كتاب الصلاة باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، فصل ويكره للمصلی، ط: رشيديه، تبيين الحقائق: ۴۰۹/۱، كتاب الصلا ة، باب مايفسدالصلاةومايكره فيها، ط سعيد، البحرالرائق: ۴۱/۲، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها ط: رشيديه.

(۳) وان عجز عن القيام والركوع والسجودوقدرعلی القعوديصلی قاعدابايماء ويجعل السجوداخفض من الركوع، هندية ۱۳۶/۱، كتاب الصلاة الباب الرابع عشرفی صلاة المريض، ط: رشيدية، الدرالمختارمع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ۹۷/۲-۹۸ ط: سعيد، البحرالرائق ۱۹۹/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط. رشيدية. وانظر الحاشية السابقة رقم ۱ ايضا فی الصفحة السابقة.

کی صورت میں کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، اور واجب ادا کرنے کے لئے فرض چھوڑنا جائز نہیں۔(۱)

☆......بعض لوگ قیام بھی کرتے ہیں، اور رکوع بھی کرتے ہیں، لیکن زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے پھر سجدہ اور جلسہ کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے کرتے ہیں، ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسے لوگ شروع سے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کریں، کچھ نماز کھڑے ہو کر اور کچھ نماز کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے پڑھنا بہتر نہیں، اگر چہ اس طرح بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔(۲)

واضح رہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر نہیں اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

☆......عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت

---

(۱) المریض اذا صلى في بيته يستطيع القيام واذا خرج لايستطيع اختلف المشايخ رحمهم الله تعالى فيه المختار انه يصلي في بيته قائما وبه يفتى هندية ۱/ ۱۳۶ ،كتاب الصلاة،الباب الرابع عشر في صلاة المريض ،ط رشيدية. البحر الرائق ۲/ ۱۹۹ ،كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ط: رشيدية، فلو ان المريض اذا صلى في بيته يستطيع القيام ،واذا خرج الى الجماعة لايستطيع القيام ،يصلي في بيته قائماقال شمس الائمة الاوزجندي :يخرج الى الجماعة لكن كبر قائماثم يقعدثم يقوم عندالركوع والاول أصح وبه يفتى .خلاصة الفتاوى ۱/ ۱۹۷ الفصل الحادى والعشرون في صلاة المريض ،جنس آخر صلى المريض الى غير القبلة ،ط:امجداكيڈمی لاهور.

(۲) قوله بل تعذرالسجود كاف نقله في البحر عن البدائع وغيرهاوفي الذخيرة رجل بحلقه خراج ان سجدسال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدايومي ولوصلى قائمابركوع وقعد،وأومأبالسجود اجزأه والاول افضل لان القيام والركوع لم يشرعاقربة بنفسهابل ليكون وسيلتين الى السجود، ردالمحتار: ۲/ ۹۷، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: رشيدية، تبيين الحقائق: ۱/ ۴۸۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهاني: ۳/ ۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچی.

میں کرسی کا پچھلا پایا صف کی لکیر پر رکھے تاکہ صف سیدھی رہے، اور دائیں بائیں بیٹھے ہوئے لوگوں سے آگے پیچھے نہ ہو جائے۔(۱)

☆......اگر کرسی میں چوڑائی کے اعتبار سے زیادہ حجم ہے لیکن کرسی کے دائیں بائیں کے لوگ کرسی سے متصل ہیں تو اس کو صف میں ''خلا'' نہیں کہا جائے گا، البتہ اگر کرسی کو صف کے کسی ایک کنارہ پر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔(۲)

کرفیو کی حالت میں مسجد جانا

اگر فوج کرفیو کے اوقات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانے سے نہیں روکتی، تو مسجد میں جانا ضروری ہے، ورنہ گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے، قانون کی خلاف ورزی کرنا اور عزت و جان کو خطرے میں ڈالنا جائز نہیں۔(۳)

کسوف کی حالت

☆......''کسوف'' سورج گرہن کو کہتے ہیں، یعنی سورج پر چاند کا سایہ ہو جانے

(۱،۲) ویصف ای یصفهم الامام بان یأمرهم بذلک قال الشمنی : وینبغی ان یأمرهم بأن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبهم ویقف وسطا،الدر المختار مع الرد: ۱/۵٦۸، کتاب الصلاة، باب الامامة ، ط: سعید کراچی. البحر ۱/۳۵۳،باب الامامة،ط:سعید،هندیة: ۱/۸۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام و المأموم ، ط:رشیدیة کوئٹه،" عن النعمان بن بشیر رضی الله عنه قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یسوی صفوفنا حتیٰ کانما یسوی بها القداح ، حتیٰ رأی انا قد عقلنا عنه ثم خرج یوما فقام حتیٰ کاد ان یکبر فرأی رجلا بادیا صدره من الصف ، فقال عباد الله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم رواه مسلم ، مشکوة: ۱/۹۷ ، باب تسویة الصفوف،ط: قدیمی کراچی.

(۳) قوله او ظالم یخاف علی نفسه او ماله ،ردالمحتار: ۱/۵۵٦، کتاب الصلاة،باب الامامة ، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد،ط: سعید کراچی و ۱/۲۰۳ ،ط:رشیدیة.هندیة: ۱/۸۳، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: رشیدیه کوئٹه.

سے اس کا کالا نظر آنا۔(۱)

☆......کسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ "سورج گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو"۔(۳)

---

(۱) قوله للشمس والقمر، لف ونشرمرتب قال فی الحلیة: والاشهرفی السنة الفقهاء تخصیص الکسوف بالشمس والخسوف بالقمروادعی الجوهری انه الافصح وقیل همافیهاسواء وفی القهستانی وقال ابن الاثیران الاول هوالکثیرالمعروف فی اللغة، ردالمحتار: ۱۸۱/۲، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ط: سعیدکراچی، البحرالرائق: ۱۶۶/۲، باب صلاة الکسوف، ط: سعیدکراچی، الکسوف: هوزوال ضوء الشمس کلاوبعضا، التعریفات الفقهیة مجموعة قواعدالفقه، ص: ۴۴۳، ط: میرمحمدکتب خانه کراچی.

(۲) قلت ورجحه فی البدائع للأمربهافی الحدیث لکن فی العنایة ان العامة علی القول بالسنیة لانهالیست من شعائرالاسلام فانهاتوجدبعارض لکن صلاهاالنبی صلی الله علیه وسلم فکانت سنة والامرللندب، ردالمحتار: ۱۸۳/۲، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ط: سعید کراچی، البحرالرائق: ۱۶۷/۲، باب صلاة الکسوف، ط: سعیدو: ۲۹۱/۲، ط: رشیدیه کوئٹه، هندیة: ۱۵۲/۱ ــ ۱۵۳، کتاب الصلاة، الباب الثامن عشرفی صلاة الکسوف، ط: رشیدیه کوئٹه. تبیین الحقائق: ۵۴۷/۱، کتاب الصلاة، باب الکسوف، ط: سعیدکراچی.

(۳) عن ابی بکرة قال کناعندالنبی صلی الله علیه وسلم فانکسفت الشمس فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم یجررداءه حتیٰ دخل المسجدفدخلنافصلی بنارکعتین حتیٰ انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمرلاینکسفان لموت احدواذارأیتموهافصلواوادعواحتیٰ یکشف مابکم، بخاری ۱۴۰/۱، ابواب الکسوف، باب الصلوة فی کسوف الشمس، ط: قدیمی کراچی. مسلم: ۲۹۵/۱، کتاب الکسوف، ط: قدیمی کراچی. البحرالرائق: ۱۶۷/۲، باب صلاة الکسوف، ط: سعیدکراچی.

☆......کسوف کی نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو دوسرے نوافل کا ہے۔(۱)

☆......اگر حاضرین میں جامع مسجد کا امام موجود ہے، تو کسوف کی نماز جماعت سے ادا کرنی چاہیئے۔(۲)

☆......کسوف کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے، اگر لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو اعلان کر دیا جائے۔(۳)

☆......کسوف کی نماز میں وہ تمام شرائط معتبر ہیں جو جمعہ کے لئے معتبر ہیں البتہ کسوف کی نماز میں خطبہ نہیں ہے۔(۴)

☆......کسوف کی نماز میں سورۂ بقرہ وغیرہ جیسی بڑی بڑی سورت پڑھنا اور رکوع

---

(۱) قوله يصلى ركعتين كالنفل امام الجمعة، بيان لمقدارها ولصفة ادائها اما مقدارها فذكر أنها ركعتان وهو بيان لأقلها...... واما صفة ادائها فهي صفة اداء النفل من ان كل ركعة بركوع واحد وسجدتين ومن انه لااذان له ولااقامة ولاخطبة الخ البحر ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف ط: سعيد، الدر مع الرد ۲/۱۸۲. باب الكسوف ط: سعيد.

(۲) قوله بيان للمستحب أى قوله يصلى بالناس بيان للمستحب وهو فعلها بالجماعة أى اذا وجد امام الجمعة والا فلا تستحب الجماعة بل تصلى فرادى اذ لا يقيمها غيره كما علمته، ردالمحتار: ۲/۱۸۱. باب الكسوف، ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/۱۶۷. كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف ط: سعيد و: ۲/۲۹۱. ط: رشيديه. تبيين الحقائق: ۱/۵۴۷. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط: سعيد.

(۳) بلا أذان ولا اقامة ولا جهر ولا خطبة وينادى الصلاة جامعة ليجتمعوا. الدر مع الرد: ۲/۱۸۲. كتاب الصلاة باب الكسوف ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد. ورشيدية: ۲/۲۹۱. ط: رشيدية، فتح القدير: ۲/۵۲. باب صلاة الكسوف، ط: رشيدية.

(۴) وما فى السراج لابد من شرائط الجمعة الا الخطبة رده فى البحر عند الكسوف، الدر المختار مع ردالمحتار: ۲/۱۸۱ ـ ۱۸۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف، ط: سعيد و: ۲/۲۹۲. ط: رشيدية. فتح القدير: ۲/۵۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية.

اور سجدوں میں دیر کرنا یعنی لمبا لمبا رکوع اور سجدہ کرنا مسنون ہے۔(۱)

☆......اور قرأت آہستہ پڑھے۔(۲)

☆......نماز کے بعد امام دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں، جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے، ہاں اگر ایسی حالت میں سورج غروب ہو جائے، یا کسی نماز کا وقت آ جائے، تو دعا کو ختم کر کے نماز میں مشغول ہو جائے۔(۳)

کسوف کی نماز عصر کے بعد

کسوف کی نماز عصر کے بعد پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مکروہ وقت ہے، اگر مکروہ اوقات میں کسوف ہو تو نماز کی بجائے صرف دعا میں مشغول رہنا چاہیئے۔(۴)

کسوف کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھے۔

---

(۱) (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة، نقل ذلك في الشرنبلالية عن البرهان أي لورود الاحاديث المذكورة في الفتح وغيره بذلك قال القهستاني فيقرأ أي في الركعتين مثل البقرة وآل عمران. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۱٦٧/۲. باب صلاة الكسوف ط: سعيد.و: ۲۹۱/۲،ط:رشيدية.

(۲) قوله ولا جهر وقال أبويوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهرة، ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط:سعيد كراچي. البحرالرائق: ۱٦٧/۲. باب صلاة الكسوف. ط:سعيد: ۲۹۲/۲. ط:رشيدية. تبيين الحقائق: ۵۵۰/۱. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط:سعيد.

(۳) ثم يدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة أو قائما مستقبل الناس والقوم يؤمنون حتى تنجلي الشمس كلها. الدرالمختار مع الرد: ۱۸۲/۲ ـ ۱۸۳. باب الكسوف ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۱٦٨/۲. باب صلاة الكسوف،ط:سعيد. ۲۹۲/۲.ط: رشيدية. تبيين الحقائق: ۵۵۱/۱. باب الكسوف ط: سعيد.

(۴) قوله في غير وقت مكروه لان النوافل لاتصلى في الاوقات المنهي عن الصلاة فيها وهذه نافلة جوهرة ..... وفي الحموي عن البرجندي عن الملتقط اذاانكسفت بعدالعصر أو نصف النهار دعوا ولم يصلوا. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط:سعيد كراچي. البحرالرائق: ۱٦٧/۲. باب صلاة الكسوف ط:سعيد، و: ۲۹۱/۳. ط: رشيدية كوئٹه. فتح التقدير: ۵۲/۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية كوئٹه.

کسوف یعنی سورج گرہن کے وقت جو دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اس میں قرأت آہستہ پڑھی جائے۔(۱)

کعبہ

کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے، اور جس رخ پر بھی نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتے ہیں البتہ کعبہ کے اوپر چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے۔(۲)

کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

اگر کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے گی تو کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ جس مقام پر کعبۃ اللہ ہے وہ زمین اور اس کے برابر اوپر آسمان تک قبلہ ہے "قبلہ" کعبہ کی دیوار اور چھت پر محدود نہیں بلکہ ان چاروں دیواروں کے برابر آسمان تک قبلہ ہے، اس لئے اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔

لیکن کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی بے احترامی ہوتی ہے، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے مکروہ

(۱) قوله ولا جهر وقال أبو يوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهرة . ردالمحتار: ۱۸۲/۲ . باب الكسوف. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲ . باب صلاة الكسوف. ط: سعيد كراچي. و: ۲۹۲/۲ . ط: رشيديه كوئٹه ، تبيين الحقائق: ۵۵۰/۱ . باب الكسوف، ط: سعيد

(۲) ويصح فرض ونفل فيها وفوقها ولو بلا سترة لان القبلة عندنا هي العرصة والهواء الى عنان السماء وان كره الثاني للنهي وترك التعظيم .الدر المختار مع الرد ۲۵۴/۲ . باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد (قوله يصح فرض ونفل فيها) أي في جوفها. شامي : ۲۵۴/۲ . ط:سعيد، حلبي كبير. ص: ۶۱۶ . فصل في مسائل شتى. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۳۵۰/۲ ، ۳۵۱، باب الصلاة في الكعبة. ط:رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۵۹۷/۱ كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة . ط:سعيد.

تحریمی ہے۔(۱)

کعبۃ اللہ کی تصویر

کعبۃ اللہ کی تصویر گھر میں رکھنا یا دیوار پر لٹکانا جائز ہے، اور اگر اس میں طواف کرنے والے یا نمازی وغیرہ کی تصویر ہے تو اس کو گھر میں لٹکانا صحیح نہیں ہوگا، جاندار کی تصویر کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور ایسی تصویر کی موجودگی میں وہاں نماز بھی مکروہ ہوگی، یعنی جو نماز پڑھی گئی ہے، ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیے اتنا نہیں ملے گا۔(۲)

(۱) قوله هي العرصة والهواء اى لاالبناء بدليل أنه لونقل الى عرصة أخرى وصلى اليه لم يجز ولانه لوصلى على ابى قبيس جازت بالاجماع مع أنه لم يصل الى البناء .... قوله وان كره الثانى أى الصلاة فوقهاقوله للنهى لانهامن السبع التى نهى عنهارسول ﷺ. الدرمع الرد: ۲/۲۵۴. ط:سعيد. حلبى كبير. ص: ۶۱۶ فصل فى مسائل شتى، ط:سهيل . تبيين الحقائق : ۱/۵۹۷. باب الصلاة فى الكعبة، ط:سعيد كراچى .هندية: ۱/۶۳. كتاب الصلاة الباب الثالث فى شروط الصلاة الفصل الثالث استقبال القبلة ط: رشيديه كوئٹه.البحر ۲/۲۰۰ باب الصلاة فى الكعبة، ط:سعيدو ۲/۳۵۰، ۳۵۱،ط:رشيدية.

(۲)عن ابى طلحة صاحب رسول ﷺ انه قال ان رسول ﷺ قال ان الملائكة لاتدخل بيتافيه صورة قال بسر ثم اشتكى زيدفعدناه فاذاعلى بابه سترفيه صورة قال فقلت لعبيدالله الخولانى ربيب ميمونة زوج النبى ﷺ الم يخبرنازيدعن الصوريوم الأول فقال عبيدالله الم تسمعه حين قال الا رقماً فى ثوب مسلم: ۲/۲۰۰. باب تحريم صورة الحيوان وتحريم اتخاذمافيه صورة الخ،ط:قديمى .... قوله وان يكون فوق رأسه أوبين يديه أوبحذائه صورة لحديث الصحيحين عنه صلى ﷺ لاتدخل الملائكة بيتافيه كلب ولاصورة وفى المغرب الصورة عام فى كل ما يصور مشبهابخلق الله تعالى من ذوات الروح وغيرهاوقولهم ويكره التصاوير المرادبهاالتماثيل فالحاصل أن الصورة عام والتماثيل خاص والمرادهناالخاص فان غيرذى الروح لايكره كالشجر. البحر الرائق : ۲/۲۷. باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط:سعيد و ۲/۴۸،ط:رشيديه . الدرالمختارمع ردالمحتار: ۲/۲۴۸. باب مايفسدصلاة ومايكره فيهاط: سعيد. تبيين الحقائق: ۱/۴۱۴. باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها.ط: سعيد.

کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت

ا...... قدیم زمانہ سے لوگوں میں یہ عادت جاری ہے کہ جب کسی امیر اور بادشاہ کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہیں تو پہلے اس کے سامنے کھڑے ہو تے ہیں، پھر تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہوتے ہیں اور نماز میں بھی یہی چیزیں ہیں کہ خیال وتصور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اور عبادت کی روح خشوع وخضوع ہے، اور یہ سکون اور اطمینان کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا، جب تک عبادت کرنے والا تمام چیزوں سے توجہ کو ہٹا کر صرف ایک متعین اور مقرر سمت کی طرف رخ نہیں کرے گا تب تک سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوگا، اس لئے نماز میں کعبۃ اللہ کی ایک خاص سمت مقرر ہوئی۔

۲...... ظاہر کو باطن کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ظاہری طور پر ایک ہی سمت کو اختیار کرنے سے باطنی توجہ بھی ایک طرف ہو جاتی ہے، اس لئے نماز میں قبلہ کی سمت پر رخ کر کے کھڑا ہونا لازم ہے۔

۳...... دنیا کے تمام ایمانداروں کے ظاہری طور پر اتحاد اور اتفاق کے لئے ایک ہی قبلہ متعین اور مقرر ہونا ضروری ہے، جب عبادات کے باطنی انوار اور برکات حاصل کرنے کے لئے ایک ہی قبلہ کی طرف سب متفق ہو جائیں گے تو اس دل میں ایمانی نور پیدا ہونے میں عظیم الشان اثر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بہت ساری لائٹیں کسی مکان میں ایک ہی جگہ پر روشن کی جائیں تو اس سے بہت زیادہ روشنی حاصل ہوتی ہے اس لئے جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، جیسا کہ پانچ وقت نمازوں کی جماعتوں میں ایک محلّہ کے لوگوں کا اتفاق اور اجتماع ہوتا ہے، اور جمعہ کی نماز میں ایک شہر کے لوگوں کا اتفاق ہوتا ہے، اور حج میں پوری دنیا کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اور اتفاق واجتماع

سے عبادات کے انورات میں اضافہ ہوتا ہے، چونکہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک ہی مکان میں ہر وقت جمع ہونا مشکل ہے تو اس مکان کی سمت اور جہت کو اس مکان کے قائم مقام کر کے نماز میں اس کے استقبال کا حکم ہوا۔

۴...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پوری دنیا میں عبادت کے جو طریقے رائج تھے ان میں شرک اور مخلوق کی عبادت کا بڑا جز شامل تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے طریقوں کو شرک اور بت پرستی سے پاک صاف کر کے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک واضح اور ممتاز مسلک اور راستہ مقرر کیا، اس وجہ سے پوری امت کے ظاہری رخ کو بھی ایک ہی سمت کی طرف کر دیا، اس سے روحانی طاقت میں مزید جان پڑتی ہے۔

اور تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کو توحید کے ایک بڑے واعظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور آخری زمانہ میں اسی نبی کی اولاد میں سے ایک زبردست کامل نبی مکمل شریعت لے کر ظاہر ہوا، اور اس نے اس پہلے نبی کی تلقین و تعلیم کو پھر زندہ اور کامل کیا، جب نماز میں بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں تو یہ تمام تصورات آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں، اور اس مصلح عالم کی تمام خدمات اور جانفشانیاں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے انجام دیں یاد آجاتی ہیں۔

۵...... اگر کوئی شخص کسی مکان کی طرف جاتا ہے تو مکان میں رہنے والا مکین مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ادب و احترام کرنے کو مکان میں رہنے والوں کا ادب اور احترام سمجھا جاتا ہے، جیسے اگر کسی تخت نشین کے تخت کی طرف جھک کر سلام کریں تو وہ تخت کو سلام کرنا مقصد نہیں ہوتا بلکہ تخت والے کو سلام کرنا مقصد ہوتا ہے، چنانچہ ''بیت اللہ'' کے لفظ میں اس جانب اشارہ ہے کہ گھر مقصد نہیں بلکہ گھر والا مقصد ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغیر ص ۵۳-۵۴)

کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا

☆......جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس کے محاذات پر نماز پڑھنا درست ہے، ویسا ہی کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، کعبۃ اللہ کے اندر جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی، کیونکہ اندر چاروں طرف قبلہ ہے، جس طرف بھی منہ کیا جائے گا کعبہ ہی کعبہ ہے۔(۱)

☆......ہاں جب ایک طرف منہ کر کے نماز شروع کی جائے گی، تو پھر نماز کی حالت میں دوسری طرف پھر جانا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اور کعبۃ اللہ کے اندر نفل سنت اور فرض تمام نمازیں پڑھنا جائز ہے۔(۳)

☆......کعبہ کے اندر تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے، اور کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف

---

(۱) (قوله صح فرض ونفل فيها وفوقها، لانه ﷺ صلى فى جوف الكعبة يوم الفتح ولانها صلاة استجمعت شرائطها لوجود استقبال القبلة لان استيعابها ليس بشرط. البحر الرائق: ۲/۲۰۰ .باب الصلاة فى الكعبة ط: سعيد و: ۲/۳۵۰، ط: رشيديه .تبيين الحقائق: ۱/۵۹۷ باب الصلاة فى الكعبة ط: سعيد، ردالمحتار: ۲/۲۵۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى الكعبة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل فى شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربى.

(۲) وانما يتعين الجزء قبلة له بالشروع فى الصلاة والتوجه اليه ومتى صار قبلة فاستدبار غيره لايكون مفسدا، وعلى هذا ينبغى أنه لو صلى ركعة الى جهة اخرى لم يصح لانه صار مستدبرا الجهة التى صارت قبلة فى حقه بيقين بلاضرورة .ردالمحتار: ۲/۲۵۴، باب الصلاة فى الكعبة ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل فى شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربى.

(۳) يصح فرض ونفل فيها وفوقها، الدرالمختار مع الرد: ۲/۲۵۴، باب الصلاة فى الكعبة. ط: سعيد، البحر الرائق: ۲/۲۰۰ باب الصلاة فى الكعبة، ط: سعيد و: ۲/۳۵۰، ط: رشيديه كوئته. ، تبيين الحقائق: ۱/۵۹۷، باب الصلاة فى الكعبة، ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل فى شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربى.

ہونا شرط نہیں، کیونکہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے، البتہ مقتدیوں کے لئے امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہونا صحیح نہیں، اس صورت میں امام سے آگے بڑھ کر کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی۔ کیونکہ آگے بڑھنا اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ جب امام اور مقتدی دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اور مقتدی امام سے آگے ہو، البتہ اس صورت میں امام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، کیونکہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہوگی تو مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

کلام کرنا

نماز کی حالت میں کلام یعنی بات چیت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور ''کلام'' کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کلام میں کم سے کم دو حرف

---

(۱) منفرداأوبجماعة وان .... اختلف وجوههم فی التوجه الی الکعبة الااذاجعل قفاه الی وجه امامه فلایصح اقتداء ه لتقدمه علیه ،الدرمع الرد: ۲/ ۲۵۴ ،باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید،حلبی کبیرص:۶۱۶ ، فصل فی مسائل شتی، ط: سهیل اکیڈمی .البحرالرائق :۲/ ۲۰۰ باب الصلاة فی الکعبة ، ط:سعید و:۲/ ۳۵۱، ط: رشیدیة.

(۲) قوله ویکره جعل وجهه لوجهه بلاحائل ،قال فی شرح الملتقی لانه لایشبه عبادة الصورة،وفی القهستانی عن الجلابی وینبغی أن یجعل بینه وبین الامام سترة بأن یعلق نطعاأوثوبا"ط" أی لیمنع عن المواجهة،ردالمحتار: ۲/ ۲۵۴ ، باب الصلاة فی الکعبة. ط: سعید. حلبی کبیرص:۶۱۶ ، فصل فی مسائل شتی ط: سهیل اکیڈمی. البحرالرائق: ۲/ ۲۰۰، باب الصلاة فی الکعبة ، ط: سعید، و: ۲/ ۳۵۱، ط: رشیدیة.

ہوں، یا ایک ایسا حرف ہو جس کا معنی سمجھ میں آتا ہو۔(۱)

کلام کی پانچ قسمیں

کلام یعنی بات چیت کی پانچ قسمیں ہیں:

۱...... کسی آدمی کو مخاطب کر کے بات کرنا، یہ ہر حال میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے خواہ قصداً ہو یا بھول سے، عربی زبان میں ہو یا عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں، وہ لفظ قرآن مجید میں ہو یا قرآن مجید میں نہ ہو، ہر صورت میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

مثلاً: کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ میں نماز میں نہیں ہوں یا اور کسی دھوکہ میں آ کر کسی آدمی سے بات کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) يفسدها التكلم هو النطق بحرفين أو حرف مفهم كع وق امراً. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۱۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد. هندية ۱/ ۹۸، الباب السابع فيمايفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدها ط: رشيديه. البحر الرائق: ۲/ ۲، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد و ۲/ ۳، ط: رشيديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۴۴۴، فصل فيمايفسد الصلاة. ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) اذ اتكلم في صلاته ناسيا او عامدا خاطئا او قاصدا قليلا او كثيرا تكلم لاصلاح صلاته بأن قام الامام في موضع القعود فقال له المقتدى اقعد او قعد الامام في موضع القيام فقال له المقتدى: قم، او لا لإصلاح صلاته ويكون الكلام من كلام الناس استقبل الصلاة عندنا لحديث عائشة رضی الله عنها ان رسول الله ﷺ قال من قاء او رعف في صلاته فلينصرف وليتوضأ وليبن على صلاته مالم يتكلم وهذ اقد تكلم فلايبنى لظاهر هذا الحديث. المحيط البرهانی: ۲/ ۱۴۶، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلاة ومالايفسد، ط: ادارة القران كراچی. هندية: ۱/ ۹۸، كتاب الصلاة الباب السابع فيمايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد: و ۲/ ۳، ط: رشيديه. شامی: ۱/ ۶۱۴، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۳) اذا تكلم في صلاته ناسيا او عامدا، خاطئا أو قاصداً. المحيط البرهانی: ۲/ ۱۴۶، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلاة ومالايفسد. ط: ادارة القران كراچی. هندية: ۱/ ۹۸، الباب السابع فيمايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۲/ ۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه و ۲/ ۲، ط: سعيد. شامی: ۱/ ۶۱۴، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد كراچی.

۲......نماز کی حالت میں کسی آدمی سے کہے کہ " اُقْتُلِ الْحَيَّةَ" (سانپ کو مار ڈال) یا بجلی کا بٹن بند کر دے، یا پنکھا چالو کر دے، یا چولھا بند کر دے، یا دروازہ بند کر دے یا مائیک (Mike) بند کر دے وغیرہ تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳......نماز کی حالت میں کسی سے کہے کہ پڑھو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴......ایک آدمی کا نام "یحیٰ" ہے نماز کی حالت میں اس سے کہے کہ "یا یحییٰ خذ الکتاب" (اے یحیٰ کتاب لے لو) یا کسی آدمی کا نام موسیٰ ہے اس سے کہے کہ "یا موسی" (اے موسیٰ) یا کسی سے کہے "اقرأ" (پڑھو) یہ تمام الفاظ قرآن مجید کے ہیں، اس کے باوجود کسی کو مخاطب کر کے کہنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو سلام کیا، یا کسی کے سلام کا جواب دیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر دوسرے آدمی کی چھینک کے جواب میں "یرحمک اللّٰہ" (یعنی اللہ تم پر رحم کرے) کہے یا اچھی خبر سن کر "الحمد للّٰہ" کہے یا اسی طرح اور کوئی لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جَلَّ جَلَالُہٗ" کہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، بشرطیکہ ان الفاظ سے جواب دینا مقصد ہو۔

خلاصہ یہ کہ جب نماز کے دوران کسی آدمی کو مخاطب بنا کر بات کی جائے گی تو نماز

---

(۱) وقوله او الخطاب، هذ امفسد بالاتفاق. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها.
ط: سعید کراچی.

فاسد ہو جائے گی خواہ کسی قسم کی بھی بات ہو، اور کسی بھی حالت میں ہو۔(۱)

(۲) دوسری قسم، کسی جانور کو مخاطب کر کے بات کرنا، اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

(۳) تیسری قسم، خود بخود بات کرنا اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ عربی لفظ نہ ہو، اور ایسا نہ ہو جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہو، اور اگر عربی لفظ ہے اور قرآن مجید میں وہ لفظ موجود ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ مثلاً اپنی چھینک کے جواب میں "الحمد للہ" کہے یا اس قسم کا کوئی اور لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، اور اگر کوئی لفظ کسی شخص کا تکیۂ کلام ہے، تو اس کے کہنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ وہ

---

(۱) (اوالخطاب ، قوله لمن اسمه يحيى اوموسى (يايحيى خذ الكتاب بقوة اووماتلك بيمينك ياموسى مخاطبالمن اسمه ذلك اولمن بالباب ومن دخله كان امنا[فرع] سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله اوالنبى ﷺ فصلى عليه اوقراءة الامام فقال صدق الله ورسوله تفسد ان قصدجوابه . الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط: سعيد،حلبى كبير ص ۴۳۶، فصل فيمايفسدالصلاة ط: سهيل . قال رحمه الله جواب عاطس بيرحمك الله لانه يجرى فى مخاطبات الناس فصاركمالوقال اطال الله بقائك فكان من كلامهم، تبيين الحقائق: ۱/ ۳۹۲، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط:سعيدكراچى. البحر الرائق: ۲/ ۵، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد و: ۲/ ۸، ط: رشيابية.

(۲) واذ اساق الدابة بقول هلااوز جرالكلب فقال" هر"يقطع عندهمايضالانه حروف مهجاة وان ساقهابماليس له حروف مهجلة لايقطع عندهماعلى ماذكره شمس الائمة. المحيط البرهانى : ۲/ ۱۵۲، الفصل الخامس فى بيان مايفسدالصلاة ومالايفسد. ط: ادارة القران كراچى. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۱۴، ۶۲۱ ، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۳۶، فصل فيمايفسدالصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدالصلاة، ط: رشيدية.

قرآن مجید میں موجود ہو مثلاً "نعم" کسی آدمی کا تکیۂ کلام ہے، تو نماز کے دوران "نعم" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ یہ لفظ قرآن مجید میں موجود ہے۔(۱)

(۴) چوتھی قسم، ذکر اور دعا۔

اگر ذکر اور دعا عربی الفاظ میں نہیں، یا عربی الفظ میں ہیں مگر وہ الفاظ قرآن مجید اور احادیث میں موجود نہیں، اور اس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا حرام نہیں، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ "اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی الْمِلْحَ" (اے اللہ مجھے نمک عنایت فرما) یا "اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِیْ فُلَانَةً" (اے اللہ میرا نکاح فلاں عورت سے کردے) یہ دعائیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں نہیں ہیں، اور ان کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع نہیں ہے، تو نماز کے دوران ایسے الفاظ سے دعا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر قرآن مجید یا احادیث میں کوئی دعا موجود ہے اور اس کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع ہے، تو ایسی دعا سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اگر چہ بے موقع پڑھی جائے مثلاً رکوع یا سجدوں میں پڑھی جائے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولوجری علی لسانه نعم او آری ان کان یعتادهافی کلامه تفسدلانه من کلامه، وإلالا، لانه قرآن. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۲۳، کتاب الصلاة، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۲، فصل فیمایفسدالصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۰۰، کتاب الصلاة، الباب السابع فیمایفسدالصلاة ومایکره فیها. الفصل الاول فیمایفسدها، ط: رشیدیه کوئٹه.

قوله لانه من کلامه، بدلیل الاعتیاد(قوله لانه قرآن) هذ اظاهرفی نعم وکذافی آری علی روایة ان القرآن اسم للمعنی اماعلی روایة انه اسم للنظم والمعنی فلا. شامی: ۱/ ۶۲۳، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها. ط: سعید

(۲) بالادعیة المذکورة فی القرآن والسنة لابما یشبه کلام الناس، اضطرب فیه کلامهم

۵...... پانچویں قسم، لقمہ دینا، یعنی کسی کو قرآن مجید غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا، یہ مقتدی کے لئے اپنے امام کو دینا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر لقمہ دینے والا مقتدی اور لقمہ دینے والا اس کا امام نہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا

فرض نماز کے بعد ہلکی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے، البتہ فرض نماز کے بعد خاص کیفیت کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا منع ہے تاکہ دیگر نمازی اور ذکر کرنے

– ولاسيماالمصنف والمختار كماقاله الحلبى ان ماهوفى القرآن اوفى الحديث لايفسدوماليس فى احدهماان استحال طلبه من الخلق لايفسد والا يفسدلوقبل قدرالتشهد. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۲۳، ۵۲۴ (قوله والايفسد) مثل اللهم ارز قنى بقلاوقثاء وعدساوبصلااوارز قنى فلانة. شامى : ۱/ ۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،مطلب فى خلف الوعيدوحكم الدعاء بالمغفرة للكافرولجميع المؤمنين، ط: سعيد ،كراچى، و: ۱/ ۶۱۹، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهامطلب المواضع التى لايجب فيهاردالسلام ،ط :سعيدحلبى كبير،ص: ۴۴۷، فصل فيمايفسدالصلاة ، ط: سهيل اكيڈ مى لاهور، البحر: ۲/ ۳، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ، ص: ۲۷۳ ،فصل فى بيان سننها ط:قديمى. وتكره قراء ة القران فى الركوع والسجودوالتشهدباجماع الائمة الاربعة لقوله عليه الصلاة والسلام نهيت ان أقرأالقران راكعااوساجدارواه مسلم، شامى : ۱/ ۵۲۳، ط:سعيد.

(۱) وفتحه على غير امامه الا اذا ارادالتلاوة وكذا الاخذ الا اذا تذكر فتلا قبل تمام الفتح بخلاف فتحه على امامه فانه لا يفسد مطلقاً لفاتح وآخذ بكل حال، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۶، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها،ط: سعيد كراچى.

والوں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے جو کلمہ طیبہ پڑھنا ثابت ہے وہ امت کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا ورد اور وظیفہ کے طور پر نہ تھا۔

کم عمر

کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کا حکم برابر ہے، اور کم عمر بچوں سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچوں کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے، اس عمر سے آگے جب تک دیکھنے سے بُرا خیال پیدا نہیں ہوتا ہے، تب تک بچے کا ستر صرف اس کی آگے اور پیچھے کی شرم گاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کو دیکھنے سے بُرا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کا ستر نماز اور نماز سے باہر بالغ مرد اور

---

(۱) باب الذکر بعد الصلاۃ فیہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنا نعرف انقضاء صلوۃ رسول اللہ ﷺ بالتکبیر وفی روایۃ ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ علی عھد النبی ﷺ وانہ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذ اسمعتہ ھذا دلیل لما قالہ بعض السلف انہ یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبۃ وممن استحبہ من المتاخرین ابن حزم الظاھری ونقل ابن بطال واخرون ان اصحاب المذاھب المتبوعۃ وغیرھم متفقون علی عدم استحباب رفع الصوت بالذکر والتکبیر وحمل الشافعی رحمہ اللہ تعالی ھذا الحدیث علی انہ جھر وقتا یسیرا حتی یعلمھم صفۃ الذکر لا انھم جھروا دائما قال فاختار للامام والماموم یذکر اللہ تعالی بعد الفراغ من الصلاۃ ویخفیان ذلک الا ان یکون اماما یرید ان یتعلم منہ فیجھر حتی یعلم انہ قد تعلم منہ ثم یسر اوحمل الحدیث علی ھذا. الصحیح لمسلم مع شرحہ الکامل للنواوی : ۱/۲۱۷، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الصلاۃ ط: قدیمی.

(قولہ ورفع صوت بذکر الخ)...وفی حاشیۃ الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا وخلفا علی استحباب ذکر الجماعۃ فی المساجد وغیرھا الا ان یشوش جھرھم علی نائم اومصل اوقاری، شامی : ۱/۶۶۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا. مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید، و : ۶/۳۹۸، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ط: سعید. مجموعۃ رسائل اللکنوی رحمۃ اللہ علیہ سباحۃ الفکر فی الجھر بالذکر : ۳/۳۴، الباب الاول فی حکم الجھر بالذکر، ط: ادارۃ القران کراچی.

عورت کے ستر کی مانند ہے۔(۱)

کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا

نماز کے دوران کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ،لیکن نماز کے دوران ایسا کرنا مناسب نہیں ،اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ،(۲)اور قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پراور رکوع میں دونوں قدموں پراور سجدے میں ناک کے سرے پراور بیٹھنے کی حالت میں گود پر نظر ہونی چاہیئے ،یہی سنت ہے۔(۳)

کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز

جن مردوں نے بال کندھوں سے بڑھا کر رکھے ہوئے ہیں ،ان کی نماز ہو جاتی

---

(۱)وفی السراج : لاعورة للصغیرجدا،ثم مادام لم یشته فقبل ودبر،ثم تغلظ الی عشرسنین، ثم کبالغ ،الدرالمختارمع الرد.(قوله لاعورة للصغیرجدا، وکذاالصغیرة کمافی السراج ، فیباح النظروالمس کمافی المعراج، قال ح: وفسره شیخنابابن اربع فمادونها، ولم ادرلم عزاه آه اقول : قدیؤخذ مما فی جنائز الشرنبلالی ونصه:واذا لم یبلغ الصغیر والصغیرة حدالشهوة یغسلهما الرجال والنساء ، وقدره فی الاصل بان یکون قبل ان یتکلم (قوله ثم تغلظ) قیل المرادانه یعتبر الدبروماحوله من الالیتین ،والقبل وماحوله یعنی انه یعتبرفی عورته ماغلظ من الکبیرویحتمل انهما قبل ذلک من المخفف فالنظر الیهماعندعدم الاشتهاء اخف الیهمامن النظربعد، ولیحرر، (قوله ثم کبالغ) ای عورته تکون بعدالعشرة کعورة البالغین، وفی النهر: کان ینبغی اعتبارالسبع لامرهما بالصلاة اذابلغاهذاالسن، الخ، شامی: ۱/ ۴۰۷-۴۰۸ ، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظرالی وجه الامرد، ط: سعیدکراچی.البحرالرائق: ۱/ ۲۷۰، باب شروط الصلاة، ط: سعیدکراچی.

(۲) ویکره .... الالتفات بوجهه کله اوبعضه للنهی وببصره یکره تنزیها.الدرالمختارمع ردالمحتار: ۱/ ۶۴۳ ، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، ط: سعیدکراچی.البحرالرائق: ۲/ ۲۱، باب مایفسدالصلاة، ومایکره فیها، ط: سعیدکراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۶ ، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ومایکره فیها، الفصل الثانی فیمایکره فی الصلاة ومالایکره ،ط: رشیدیة.

(۳)نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهرقدمیه حال رکوعه والی ارنبة انفه حال سجوده و الی حجره حال قعوده والی منکبیه الایمن والایسرعندالتسلیم الاولیٰ والثانیة لتحصیل الخشوع ، الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۷۷، ۴۷۸ باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. التاتارخانیة: ۱/ ۵۲۹ ،فصل فی بیان آداب الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱/ ۷۲-۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة،وآدابها وکیفیتها،ط: رشیدیة کوئٹه.

ہے مگر ایسے بال رکھنا جس سے غیر مسلم یا فساق و فجار سے مشابہت پیدا ہو، جائز نہیں۔(۱)

کنکری

نماز کی حالت میں سجدے کے مقام سے کنکری ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کنکری ہٹائے بغیر سجدہ کرنا بالکل ممکن ہی نہ ہو تو پھر ہٹانا مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر ہٹائے بغیر مسنون طریقے سے سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مرتبہ ہٹا دے اس سے زیادہ نہیں، تاہم نہ ہٹانا بہتر ہے۔(۲)

کوٹ

اگر کوٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے لباس سے پرہیز کر لینا

---

(۱) وحاصله ان الطويل منه يصل الى المنكبين وغيره الى شحمة الاذنين ، ويمكن ان يكون المعنى منتهيافى بعض الاوقات الى منكبيه. جمع الوسائل فى شرح الشمائل : ۸۲/۱، باب ماجاء فى شعررسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: ادارة تاليفات اشرفيه ملتان.

عنه (ابن عمررضى الله عنهما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم ، مشكوة ص ۳۷۵، كتاب اللباس ،الفصل الثانى ،ط:قديمى قال على القارى أى من شبه نفسه بالكفارمثلافى اللباس وغيره اوبالفساق او الفجاراوباهل التصوف الصلحاء الابرارفهومنهم اى فى الاثم اوالخير عندالله تعالىٰ ،مرقاة المفاتيح: ۱۵۵/۸ ،كتاب اللباس، الفصل الثانى ،ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولايقلب الحصالانه نوع عبث الاان لايمكنه من السجودفيسويه مرة لقوله عليه السلامرة ياباذروالافذرولان فيه اصلاح صلاته ،هداية: ۱۳۳/۱ ، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ، فصل فى مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۳۵/۲، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: دارالكتب العلمية بيروت لبنان و: ۲۰/۲، ط: سعيد كراچى. وقلب الحصالنهى الالسجوده التام فيرخص مرة وتركها أولى. الدر مع الرد ۶۴۲/۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط:سعيد.

چاہئے۔(۱)

کولھے پر ہاتھ رکھنا

نماز کی حالت میں کولھے پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کوما

''قوما'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کون سی دعا قبول ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا قبول ہوتی ہے۔آپ ﷺ

(۱) شروط الصلوٰۃ: ھی ستۃ طھارۃ بدنہ من حدث وخبث وثوبہ و کذامایتحرک بحرکتہ، الدرالمختار،(قولہ وثوبہ، اراد مالابس البدن فدخل القلنسوۃ والخف والنعل (قولہ و کذاما) ای شئی متصل بہ یتحرک بحرکتہ کمندیل طرفہ علی عنقہ وفی الاخر بنجاسۃ مانعۃ ان تحرک موضع النجاسۃ بحرکات الصلاۃ منع والا، بخلاف مالم یتصل کبساط طرفہ نجس وموضع الوقوف والجبھۃ طاھر فلایمنع مطلقا، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱/۴۰۱-۴۰۲، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۶-۲۶۷، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۱۴، فصل فی شرائط الارکان،ط: سعید کراچی.

(۲) ویکرہ ان یضع یدہ علی خاصرتہ، ھندیۃ: ۱/۱۰۶، الفصل الثانی فیمایکرہ فی الصلوٰۃ ومالا یکرہ، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامی: ۱/۶۴۲-۶۴۳، باب مایفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. (وکرہ عبثہ بثوبہ وبدنہ وقلب الحصاالاللسجود مرۃ وفرقعۃ الاصابع والتخصر...... (التخصر): وھووضع الیدعلی الخاصرۃ وھی مافوق الطفطفۃ والشراسیف،البحر الرائق: ۲/۳۳-۳۶، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھاط: رشیدیہ کوئٹہ. و: ۲/۱۹، ط: سعید کراچی.

نے ارشاد فرمایا کہ رات کے آخری حصہ کی، فرض نماز کے بعد کی دعا قبول ہوتی ہے۔(۱)

کھادوالی گھاس

گوبر وغیرہ کی کھادوالی گھاس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ وہ جگہ ناپاک ہے،(۲) ہاں اگر کھاد بالکل مٹی بن گئی،(۳) اس کا الگ وجود قطعاً نظر نہ آئے یا گھاس اتنی گھنی اور بڑی ہو کہ اس میں سے کھاد تک نمازی کا کوئی عضو نہ پہنچے تو اس پر نماز ہو جائے گی، کھاد سے نجس

---

(۱) عن ابی امامة قال قیل یارسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات، جامع الترمذی: ۱۸۷/۲، ابواب الدعوات، صحیح البخاری: ۹۳۶/۲، کتاب الدعوات باب الدعاء نصف اللیل، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۲) اماههنابخلافه ان کانت النجاسة فی موضع القدمین فان قام علیها وافتتح الصلوة لم تجز لان القیام رکن فلایصح بدون الطهارة کمالوافتتح مع الثوب النجس اوالبدن النجس. بدائع الصنائع : ۲۳۷/۱، فصل فی بیان مقدارمایه یربه المحل نجسا: الخ، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان، الدرالمختارمع الرد: ۴۰۳/۱ - ۴۰۴، باب شروط الصلوة . ط : سعید کراچی

(۳)(قوله والا) ای وان لا نقل لا یکون نجسا ، وظاهره ان العلة الضرورة وصریح الدر وغیرها ان العلة هی انقلاب العین کما یأتی ، لکن قدمنا عن المجتبی ان العلة هذه ، وان الفتویٰ علی هذا القول للبلویٰ فمفاده ان عموم البلوی علة اختیار القول بالطهارة المعللة بانقلاب العین فتدبر .... (قوله لانقلاب العین) علة للکل وهذا قول محمد، وذکر معه فی الذخیرة ، والمحیط أن ابا حنیفة حلیة، قال فی الفتح وکثیر من المشایخ اختاروه ، وهو المختار لان الشرع رتب وصف النجاسة علی تلک الحقیقة وتنتفی الحقیقة بانتقاء بعض اجزاء مفهومها فکیف بالکل ، فان الملح غیر العظم واللحم، فاذا صار ملحا ترتب حکم الملح ونظیره فی الشرع النطفة نجسة وتصیر علقة وهی نجسة وتصیر مضغة فتطهر ، والعصیر طاهر فیصیر خمرا فینجس ویصیر خلا فیطهر فعرفنا ان استحالة العین تستتبع زوال الوصف ،المرتب علیها، اه، شامی: ۳۲۶/۱ ـ ۳۲۷، باب الانجاس، مطلب فی العفو عن طین الشارع، ط: سعید کراچی، البحر: ۲۲۷/۱، باب الانجاس، ط:سعید کراچی.

پانی جو گھاس کو لگا ہو وہ پانی جب گھاس پر سے خشک ہو جائے گا گھاس پاک ہو جائے گی۔(۱)

کھانا

☆......نماز کے دوران کھانے پینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے، خواہ کھانے پینے کی مقدار کتنی ہی کم ہو، (۲) ہاں اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو، اور اس کی مقدار چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کو نگلنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) اور اگر چنے کی مقدار سے زیادہ ہوگی تو نماز فاسد

(۱) الارض تطهر باليبس وذهاب الاثر للصلوة. هندية: ۱/ ۴۴، الباب السابع فی النجاسة واحكامها، ط: بلوچستان بک ڈپو، الدرالمختار مع الرد: ۱/۳۱۱، باب الانجاس. ط: سعید والارض... باليبس وذهاب الاثر للصلاة (قوله الارض) وما كان ثابتا فيها كالحيطان والاشجار والكلاء والقصب وغيره مادام قائماهو المختار كمافي الخلاصة. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۱۴۴ - ۱۴۵ باب الانجاس، طبع دار الكتب العلمية بيروت.

(۲) قوله والاكل والشرب) اى يفسد انها لان كل واحد منهما عمل كثير وليس من اعمال الصلاة ولا ضرورة اليه، البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.
(يفسد ها التكلم عمده وسهوه قبل قعوده قدر التشهد سيان .... واكله وشربه مطلقا) ولو سمسمة ناسيا. الدر المختار (قوله مطلقا) سواء كان كثيراً او قليلاً عامدا او ناسيا)، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها النوع الثانى فى الافعال المفسدة للصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۳) قوله والاكل والشرب... لوابتلع شيئابين اسنانه وكان قدر الحمصة لاتفسد صلاته البحر: ۲/ ۱۱ باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. فتاوى التاتار خانية ۱/ ۵۸۹، باب مايفسد الصلاة ومالايفسد النوع الثانى فى بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه كراچى. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.
اما اذا كان اكثر من ذلك تفسد. فتاوى تاتارخانية: ۱/ ۵۸۹، باب مايفسد الصلاة ومالا يفسد، النوع الثانى فى بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القران والعلوم الاسلاميه كراچى. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.

ہو جائے گی۔(۱)

☆......اور ایسی چیز نگلنے سے یا معدہ میں پہنچنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

کھانسنا

نماز کی حالت میں بلا عذر کھانسنا صحیح نہیں۔(۳)

اگر کوئی عذر ہے، مثلاً کسی کو کھانسی کا مرض ہے، یا نزلہ کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہے، یا بے اختیار کھانسی آ جاتی ہے، یا کوئی صحیح مقصد کی وجہ سے کھانستا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور صحیح مقصد کی مثال:

۱......آواز صاف کرنے کے لئے کھانسنا۔

۲......امام کی غلطی پر آگاہ کرنے کے لئے کھانسنا۔

---

(۱) اما اذا کان اکثر من ذلک تفسد ، فتاویٰ تاتارخانیة: ۱/۵۸۹، باب ما یفسد الصلاۃ وما لایفسد، النوع الثانی فی بیان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن کراجی. الدر مع الرد ۱/۶۲۳ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها،ط:سعید ،البحر ۲/۱۱ ،باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها،ط:سعید.

(۲)(قوله کسکر) ولوادخل الفانیداوالسکرفی فیه ولم یمضغه لکن یصلی والحلاوة تصل الی جوفه تفسدصلاته، ردالمحتار: ۱/۶۲۳، باب مایفسدالصلاۃ ومایکرہ فیها، ط ایچ ایم سعید. فتاوی التاتارخانیة: ۱/۵۹۰،باب ما یفسد الصلاۃ وما لایفسد،النوع الثانی ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة. البحرالرائق :۲/۱۱، باب مایفسدالصلاۃ ومایکرہ فیها،ط: ایچ ایم سعید.

(۳)... (والبکاء بصوت) یحصل به حروف (لوجع اومصیبة) قیدللاربعة الالمریض لایملک نفسه عن انین وتأوہ لانه حینئذ کعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وان حصل حروف للضرورة الدرالمختار(قوله وان حصل حروف)... وافادانه لولم یحصل له حروف لاتفسدمطلقا کما لوسعل وظهرمنه صوت من نفس یخرج من الانف بلاحروف. شامی :۱/۶۱۹، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها،مطلب المواضع التی لایجب فیهاردالسلام، ط: سعید.

۳......نمازی کا اس مقصد کے لئے کھانسنا تا کہ دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کھانسنے والا نماز میں ہے۔(۱)

کھانسی

☆......جہاں تک ممکن ہو نماز کے دوران کھانسی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

☆......اگر نماز کے دوران طبعی طور پر کھانسی آجائے، یا بیماری کی وجہ سے کھانسی آجائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، ہاں اگر بلا ضرورت کھانسی کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۳)

☆......آواز میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کھانسنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی اگر چہ تین بار یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔(۴)

---

(۱) والتنحنح بحرفين(بلا عذر) اما به بان نشأ من طبعه فلا(او)غرض صحيح فلولتحسين صوته أوليهتدى امامه اولاعلام انه فى الصلوة فلافسادعلى الصحيح. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۱۸ـ ۴۱۹، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام ، ط: ايچ ايم سعيد،البحر الرائق: ۲/ ۴، باب مايفسدالصلاةومالايفسد،ط:ايچ ايم سعيد.فتاوى تاتارخانية: ۱/ ۵۷۸، باب مايفسدالصلاة ومالايفسد.ط:ادارة القران والعلوم الاسلامية كراچى.

(۲) لاتبطل الصلاة بالتثاوءب والعطاس والسعال والجشاء ولوكانت مشتملة على بعض الحروف للضرورة عندالمالكية والحنابلة اماالشافعية والحنفية فانظرمذهبم تحت الخط .

(۲)الحنفية قالوا انهالاتبطل بهذ االاشياء بشرط ان لايتكلف اخراج حروف زائدة على ماتقتضيه الطبعية كان يقول فى تثاوء به هاه هاه اويزيدالعاطس حروفالاتضطراليهاطبعية العاطس فان ذلك يبطل الصلاة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵، مبطلات الصلاة، التثاوءب والعطاس والسعال فى الصلاة .ط: دارالفكر.

(۳) انظر الحاشية السابقةرقم ۱،۲.

(۴) ان تنحنح لتحسين الصوت لايفسدلان ذلك سعى فى اداء الركن وهوالقراءة على وصف الكمال. بدائع الصنائع : ۱/ ۲۳۴،فصل واما بيان ما يفسد الصلاة ط ايچ ايم سعيد.لوتنحنح لاصلاح صوته وتحسينه

کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا

اگر نماز کے دوران چنے سے کم مقدار یا کم وبیش کھانے کی چیز منہ میں زبان پر آجائے اس کو کپڑے یا ہاتھ سے باہر نکال دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور قائم رہے گی۔(۱)

کھجانا

نماز شروع کرنے کے بعد ضرورت کے بغیر بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہیئے، اور نماز کو نہایت خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔(۲)

– لاتفسد على الاصح. النهر الفائق: ۱/ ۲۶۸، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: مكتبة دارالكتب العلمية بيروت (والتنحنح، بحرفين... فلولتحسين صوته... فلافساد على الصحيح الدرالمختار (قوله على الصحيح) لانه يفعله لاصلاح القراءة فيكون من القراءة معنى الدرالمختار مع الرد ۱/ ۶۱۸-۶۱۹، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد، البحر ۲/ ۵ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد. وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(۱) (ولو كان معه حجر فرمى به الطائر اونحوه (لاتفسد) صلوته لانه عمل قليل. حلبی کبير، ص: ۴۴۸: باب فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۴۲. فصل فى بيان حكم الاستخلاف، ط: ايچ ايم سعيد، الدرمع الرد: ۱/ ۶۲۹. باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد.

(۲) عبثه به اى بثوبه وبجسده للنهى الالحاجة ولابأس به خارج الصلاة قوله الالحاجة كحك بدنه لشئ اكله واضره وسلت عرق يولمه، ويشغل قلبه وهذ الوبدون عمل كثير قال فى الفيض الحك بيد واحدة فى ركن ثلاث مرات يفسد الصلاة ان رفع يده فى كل مرة، الدرمع الرد: ۱/ ۶۴۰، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب فى الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۱۰۵، الفصل الثانى فيمايكره فى الصلاة ومالايكره، ط: مكتبة حقانيه. خلاصة الفتاوى ۱/ ۵۷، الجنس فيمايكره فى الصلاة، ط: مكتبه رشيدية.

کھجلانا

☆......بلاضرورت ایک بار بھی کھجلانا مکروہ تحریمی ہے، (۱) اور نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، (۲) اگر کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ کھجلانے کے بغیر نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی تو ایک دوبار کھجلانا بلاکراہت جائز ہے، (۳) اور تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار وقت میں تین بار کھجلانا بھی مفسد ہے۔ (۴)

☆......تین دفعہ کھجلانے سے ہر وقت نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ یہ اس وقت نماز فاسد کر دیتی ہے کہ ہر دفعہ کھجلی کر کے ہاتھ اٹھائے، اگر ہر دفعہ کھجلی کر کے ہاتھ نہ اُٹھائے بلکہ ایک ہی دفعہ ہاتھ اٹھا کر مسلسل تین دفعہ کھجلی کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۵)

---

(۱) ولو كان الحك مرة واحدة يكره ،هندية: ۱/ ۱۰۴، الباب السابع فيمايفسدالصلاة، ومايكره فيها، النوع الثانى من الافعال المفسدة، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۷، الجنس فيمايكره فى الصلاة، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. البحرا لرائق: ۲/ ۱۲ ،باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط:سعيد . وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(۲) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختارانه جابر للاول. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة،مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم،الخ، ط: سعيد كراچى.

(۳) ولوحك المصلى(جسده مرة اومرتين) متواليتين (لاتفسدصلاته للقلة، حلبى كبير،ص: ۴۴۸، فصل فيمايفسدالصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وانظر الحاشية رقم: ۴فى الصفحة السابقة.

(۴) ...... ولوفعل ذلك مرارامتواليات اى فى ركن واحدتفسدصلاته لانه كثيرهذااذارفع يده فى كل مرة امااذالم يرفع يده فى كل مرة فلاتفسدلانه حك واحد، حلبى كبير، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۵) واذاحك ثلاثافى ركن واحدتفسدصلوته ، هذااذارفع يده فى كل مرة امااذالم يرفع فى كل مرة فلاتفسد،هندية : ۱/ ۱۰۴، الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، النوع الثانى فى الافعال المفسدة ط: رشيديه كوئٹه. مراقى الفلاح شرح نورالايضاح ،ص: ۱۸۷، باب ما يفسد الصلوة ومايكره فيها،ط:قديمى كتب خانه كراچى،حلبى كبير،ص:۴۴۸،باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☆......زیادہ مجبوری کی صورت میں نماز کو اس طرح مختصر کیا جا سکتا ہے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اکتفا کرے، سنن اور آداب کو ترک کردے، قیام میں ثناء، تعوذ اور تسمیہ چھوڑ دے، سورۂ فاتحہ کے بعد مختصر قرأت کرے، رکوع اور سجود میں صرف ایک تسبیح کی مقدار ادا کرے، اور آخری قعدہ میں صرف تشہد اور اس کے بعد " **اللّٰهم صل على محمد** " تک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ بہتر ہے کہ سلام سے قبل " **رب اغفرلی** " جیسی مختصر دعا بھی پڑھ لے۔(۱)

کھڑا ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے

اگر کوئی شخص سجدہ کر سکتا ہے، اور تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے، پوری سورت ختم ہونے تک کھڑا نہیں ہو سکتا، تو اس صورت میں جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، جب طاقت نہ ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بقیہ نماز پوری کرے۔(۲)

اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہوگا، پھر اس کے بعد طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

---

(۱) احسن الفتاوىٰ: ۴۱۷/۳، باب مفسدات الصلاة، والمكروهات، ط: سعيد كراچى.
ونظيره: (قوله اذاضاق الوقت،......... ولولم يمكنه اداء الوقتية الامع التخفيف فى قصر القراءة والافعال يرتب ويقتصر على ماتجوز به الصلاة، ،بحرعن المجتبىٰ، شامى: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۲) قال فى الدرالمختار: . (وان قدرعلى بعض القيام) .... (قام) لزومابقدرمايقدرولوقدرآية اوتكبيرة على المذهب قال فى ردالمحتار: لوقدرعلى بعض القيام دون تمامه او كان يقدرعلى القيام لبعض القراءة دون تمامهايؤمربان يكبرقائماويقرأ ماقدرعليه ثم يقعدان عجز وهو المذهب الصحيح، ردالمحتار: ۹۷/۲، باب صلوٰة المريض، ط: ايچ ايم سعيد كراچى. هنديه: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشرفى صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. النهرالفائق: شرح كنز الدقائق: ۳۳۴/۱، باب صلاة المريض، ط: دارالكتب العلمية بيروت، لبنان.

ہوگی ،اوراگراس صورت میں بیٹھ کرنماز شروع کرے گا تو نماز نہیں ہوگی ،اسی طرح اگر لکڑی، تکیہ یاکسی آدمی کے سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنالازم ہوگا، بیٹھ کرنماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

اور اگر ایسا آدمی سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو قیام ساقط ہو جائے گا اور بیٹھ کر اشارے سے نماز پوری کر سکے گا۔(۲)

کھڑا ہونے پر قادر نہیں

☆......اگرکوئی شخص کھڑے ہوکرنماز پڑھنے پر قادر نہیں یعنی اگر کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے یا کوئی بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا پہلے سے جو بیماری ہے اس میں اضافہ ہونے کا ڈر ہے، یا بدن میں کہیں سخت درد ہونے لگتا ہے، یا گھٹنے یا کمر کے جوڑ کام نہیں کرتے ،کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا اور بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہوسکتا، یا کھڑا ہوسکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کرسکتا ،تو ان تمام صورتوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں ہو گا بلکہ بیٹھ کر نماز

---

(۱) ولوقدرعلى القيام متكنا الصحيح، انه يصلي قائمامتكنا ولايجز يه غيرذلک وكذلک لوقدرعلى ان يعتمدعلى عصااوعلى خادم له فانه يقوم ويتكئى كذافى التبيين، هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشرفى صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. رد المحتار : ۲/ ۹۷، باب صلوٰة المريض، ط:سعيد كراچى. النهرالفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۳۳۴، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية بيروت. لبنان.

(۲) (وان تعذرا) ليس تعذرهماشرطابل تعذرالسجود كاف (لاالقيام ، اوما) بالهمزة (قاعدا) وهوافضل من الايماء قائمالقربه من الارض ، الدرمع الرد: ۲/ ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. رجل بحلقه جراح لايقدرعلى السجودويقدرعلى غيره من الافعال فانه يصلي قاعدابالايماء ،البحرالرائق شرح كنز الدقائق: ۲/ ۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. النهرالفائق،شرح كنز الدقائق: ۱/ ۳۳۶، باب صلاةالمريض، ط: دارالكتب العلمية بيروت ، لبنان، شامى: ۲/ ۹۸، باب صلاة المريض،ط: سعيد كراچى.هندية ۱/ ۱۳۶،الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ،ط:رشيدية.

پڑھے، اگر زمین پر سجدہ کرسکتا ہے تو زمین پر سجدہ کرے ورنہ رکوع سجدہ اشارے سے کرے۔(۱)

☆......اگر کوئی کمزور یا بیمار آدمی کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت میں ایسا بے طاقت ہوجاتا ہے یا سانس لینا مشکل ہوجاتا ہے کہ قرأت نہیں پڑھ سکتا تو وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھے، ایسے آدمی سے قیام کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے۔(۲)

---

(۱) (من تعذرعليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتي (قبلهااوفيها) اى الفريضة (اوحكمي بان (خاف زيادته اوبطء برئه لقيامه اودوران رأسه اووجدلقيامه الماشديدا)اوكان لوصلى قائماسلس بوله اوتعذرعليه الصوم كمامر (صلى قاعدا)...... (وان تعذر) ليس تعذرهماشرطابل تعذرالسجودكاف (لاالقيام اومأ)......... قاعدا......... ويجعل سجوده اخفض من ركوعه الخ، الدرمع الرد: ۲/۹۵-۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.و: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي، من كان مريضالايستطيع ان يصلي الصلاة المفروضة، قائماصلى قاعدا، فاذاامكنه القيام ولكن يلزم من قيامه حدوث مرض آخراوزيادة مرضه اوتاخرشفائه فله ان يصلي قاعداايضا، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷، مباحث صلاة المريض كيف يصلي، ط: دارالفكروان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدرعلى القعوديصلي قاعدابايماء ويجعل السجوداخفض من الركوع هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع فى صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۹۴، الفصل الحادى والعشرون فى صلوة المريض، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه، شامى: ۲/۹۵-۹۶، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۲/۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) اذاعجز المريض عن القيام صلى قاعدايركع ويسجد، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع فى صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه، البحرالرائق: ۲/۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۹۴، الفصل الحادى والعشرون، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. وقدتحتم القعودكمن يسيل جرحه اذاقام اويسلس بوله اويبدوربع عورته اويضعف عن القراءة اصلااوعن صوم رمضان الخ، الدرمع الرد: ۱/۴۴۵-۴۴۶، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيدكراچي. (قوله وقدتحتم القعودالخ) اى يلزمه الايماء قاعداً لخلفية عن القيام الذى عجز عنه حكمااذلوقام لزم فوت الطهارة اوالستراوالقراءة اوالصوم بلاخلف الخ، شامى: ۱/۴۴۵، ايضا. (قوله بل تعذرالسجودكاف) الخ، شامى: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی ہو جائے گی، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی نہیں ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۱)

کھڑے ہونے سے سر میں چکر آ جاتا ہے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر چکرائے گا اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نہیں چکرائے گا تو وہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ پوری نماز ادا کرے۔(۲)

کھڑے کھڑے تھک جائے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں قرأت لمبی ہونے کی وجہ سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے، تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے ٹیک لگا لینا مکروہ نہیں۔(۳)

---

(۱) وكذلك الصحيح الذى علم بتجربة اوغيرهاانه اذاصلى نائمااصابه اغماء اودوارفى رأسه، فانه يصلى من جلوس، ويجب اتمام الصلاة، بركوع وسجودفى جميع ماتقدم، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷، مباحث صلاة المريض، كيف يصلى، ط: دارالفكر،

(۲) ايضا.

(۳) واذاعجز عن القيام استقلالا، ولكنه يقدرعليه مستنداعلى حائط اوعصااونحوذلك تعين عليه القيام مستندا، ولايجوز له الجلوس، باتفاق الحنفية والحنابلة، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷، مباحث صلاة المريض، كيف يصلى ط: دارالفكر بيروت لبنان

(...... وان قدرعلى بعض القيام) ولومتكياعلى عصااوحائط (قام) لزومابقدرمايقدرولوقدرآية اوتكبيرة على المذهب، لان البعض معتبربالكل، الدرمع الرد: ۲/۹۷، (قوله على المذهب، فى

تراویح کی نماز میں اکثر ضعیف اور کمزور اور بوڑھے لوگوں کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(احتیاط) ایسی حالت میں نیند نہیں آنی چاہیئے ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو فرض نماز نہیں ہوگی، فرض نماز کو کھڑے ہوکر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جب تک فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہو بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں۔(۱)

البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے سے ہو جائیں گی۔

کھنکارنا

اگر نماز میں ضرورت کے بغیر کھنکارنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو

– شرح الحلوانی نقلاعن الهندوانی: لوقدرعلی بعض القيام دون تمامه، او كان يقدرعلی القيام لبعض القراءة دون تمامهايومربأن يكبرقائماويقرأ ماقدرعليه ثم يقعدان عجز وهو المذهب الصحيح، لايروى خلافه عن اصحابنا، الخ، شامی: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. و: ۴۴۶/۱ باب صفة الصلاة، قبيل مبحث القراءة، ط: سعيد كراچی.

(۱) (قول لان البعض معتبربالكل، ای ان حكم البعض كحكم الكل، بمعنى ان من قدرعلى كل القيام يلزمه، فكذا من قدرعلى بعضه شامی: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. (قوله قائما)، ای فی الفرض مع القدرة علی القيام، شامی: ۴۸۰/۱، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچی. (ومنهاالقيام) ...... (فی فرض، وملحق به كنذروسنة فجرفی الاصح (لقادرعليه) الدرمع الرد: ۴۴۴/۱ــ ۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام، ط: سعيد كراچی.

جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے مثلاً آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جا سکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی، بدستور صحیح رہے گی۔(۱)

کہنی

نماز کے دوران کہنیاں کھلی ہوں، تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، اور اگر پوری آستین والے کپڑے نہیں ہیں تو اس صورت میں مجبوری کی بناء پر نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

کہنی سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں بلکہ زمین سے الگ رکھیں، اور خواتین سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱) (قوله والتنحنح بلاعذر، .... فان كان التنحنح لعذرفانه لايبطل الصلاة، بلاخلاف وان حصل به حروف لانه جاء من قبل من له الحق فجعل عفواوان كان من غيرعذرولاغرض صحيح فهومفسدعندهماخلافالابى يوسف فى الحرفين وان كان بغيرعذرلكن لغرض صحيح كتحسين صوته للقراءة اوللاعلام انه فى الصلاة اوليهتدى امامه عندخطائه ، الخ، البحر: ۲/ ۴-۵ ،باب ما يفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد،شامى: ۱/ ۶۱۸، : ۶۱۹، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، مطلب المواضع التى لايجب فيهاردالسلام ،ط: سعيد كراچى. ويفسدهاأيضا (التنحنح بلا عذر)...... لوتنحنح لاصلاح صوته وتحسينه لايفسدعلى الاصح ، النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۲۶۸، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، ط: دارالكتب العلمية بيروت لبنان. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۳۴-۲۳۵، فصل فى بيان مايفسدالصلوٰة، ط: سعيد كراچى.

(۲) لوصلى رافعاكميه الى المرفقين كره، هندية: ۱/ ۱۰۶، الباب السابع فيمايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، الفصل الثانى فيمايكره فى الصلوٰة ومالايكره، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۸، الفصل الثانى الجنس فيمايكره فى الصلاة، ،ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/ ۶۴۰-۶۴۱، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها. ط: سعيد كراچى.

(۳)(قوله وابدى ضبعيه) ...... لحديث الصحيحين ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذاسجد فرج بين يديه حتىٰ يبدوبياض ابطيه، ولحديث مسلم اذاسجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك، ثم ان كان فى الصف لايبديهماحذرامن ايذاء جاره بخلاف ماذالم يودالى الايذاء كما.

کہنیاں

مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

کھوپڑی کھلی رہے

نماز پڑھتے وقت سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کھیلنا

نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے بلا ضرورت بدن سے

– اذا لم يكن فى الصف زحام .... (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنهابفخذيها، لانه استرلهافانهاعورة مستورة ، ويدل عليه ماروواه ابوداود فى مراسيله انه عليه الصلاة والسلام مرعلى امرأتين تصليان فقال اذاسجدتمافضمابعض اللحم الى الارض، فان المرأة ليست فى ذلك كالرجل ، الخ، البحر: ۱/ ۳۲۰، ــ ۳۲۱،فصل اذاارادالدخول فى الصلاة كبر،ط: سعيد كراجى، شامى: ۱/ ۵۰۳ ــ ۵۰۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراجى، تاتارخانية: ۱/ ۵۰۷، فصل فى السجود، ط: ادارة القرآن كراجى.

(۱)(وافتراش) الرجل (ذراعيه ، للنهى (قوله وافتراش الرجل ذراعيه، اى بسطهمافى حالة السجود، وقيدبالرجل اتباعاً للحديث المارآنفاولان المرأة تفترش وقال فى البحرقيل وانهانهى عن ذلك لانها صفةالكسلان والتهاون بحاله مع مافيه من التشبه بالسباع والكلاب والظاهر انهاتحريمية للنهى المذكورمن غيرصارف ، شامى: ۱/ ۶۴۴، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، ط: سعيد كراجى. فتاوىٰ تاتارخانية: ۱/ ۵۶۲، باب مايكره للمصلى ومالايكره ،ط: ادارة القرآن كراجى. البحرالرائق: ۲/ ۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲) ويكره الاعتجار وهوان يشد رأسه بالمنديل ويترك وسط رأسه ،قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۸، باب الحدث فى الصلوٰة، وما يكره فيها، ومالايكره ،ط: مكتبه ماجديه كوئته. شامى: ۱/ ۶۵۲، مكروهات الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراجى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۷، جنس آخرفيمايكره ، ط: مكتبه رشيديه كوئته.

کھیلنا، بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا، کپڑوں کو درست کرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں (۱) نماز میں کھیلنا (۲) روزے میں گالی گلوچ کرنا (۲) قبرستان میں ہنسنا۔

بحرالرائق میں ہے کہ یہ افعال مکروہ تحریمی ہیں۔ (۱)

---

(۱)" (قوله و كره عبثه بثوبه وبدنه.... المذكور في شرح الهدايةوغيرهاان العبث الفعل لغرض غير صحيح، ...... ما قدمنامن تعريف العبث يدل على ان الحك بيده في بدنه انمايكون عبثااذاكان لغير حاجة اماذاا كله شئى في بدنه ضره واشغله فلاباس بحكه ولايكون من العبث .... ثم ان كراهة العبث تحريمية، لمااخرجه القضاعي في مسندالشهاب مرسلاعن يحىٰ ابن ابي كثيرعن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كره لكم ثلاثا العبث في الصلاة والرفث في الصيام والضحك في المقابر... وارادبه كراهة التحريم ،البحرالرائق: ۲/ ۱۹ ـ ۲۰، باب مايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، ،ط: سعيدكراچى.هندية: ۱/ ۱۰۵، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيمايكره في الصلاة ومالايكره ،ط : مكتبه ماجديه كوئٹه.شامي: ۱/ ۶۴۰ ،باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط:سعيد.

گ

گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر ریل گاڑی وغیرہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

بس اور کوچ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، ہاں اگر سیٹ وغیرہ کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

---

(۱) (وان قدرعلى بعض القيام ......) (قام) وان تعذرا... لاالقيام اومأ قاعدا، (قوله اومأ قاعدا، لان ركنية القيام للتوصل الى السجودفلايجب دونه وهٰذا اولىٰ من قول بعضهم صلى قاعدا، شامى: ۹۷/۲ ـ ۹۸، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۹۷/۱، الفصل الحادى والعشرون فى صلاة المريض، جنس آخروفى الفتاوىٰ المريض الذى يصلى قاعداالخ، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. فان عجز عن استقبالهاصلى الى جهة قدرته ويسقط عنه السجودايضااذاعجز عنه ، ومحل كل ذلك اذاخاف خروج الوقت قبل ان تصل السفينة اوالقاطرة الى المكان الذى يصلى فيه صلاة كاملة ، ولا تجب عليه الاعادة ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية ، ونحوها، الفقه على المذاهب الاربعة للجزائرى : ۲۰۶/۱ ، كتاب الصلاة ، مبحث صلاة الفرض فى السفينة، وعلى الدابة ونحوها، ط: داراحياء التراث العربى.

(۲) ولوقدرعلى القيام متكئاالصحيح ان يصلى قائمامتكناولايجزيه غيرذلك وكذالك لوقدرعلى ان يعتمدعلى عصاوخادم له فانه يقوم ويتكئى كذافى التبيين ، هندية: ۱۳۶/۱ ، الباب الرابع العشر فى صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. شامى: ۹۷/۲ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى، النهر الفائق: ۳۳۴/۱، باب صلاة المريض، ط: مكتبه دارالكتب العلمية، بيروت لبنان.

گانا چلانا

گانا سننا، سنانا بہت بڑا گناہ ہے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں سیسہ گرم کر کے ڈال دیا جائے گا، (۱) تکلیف اتنی زیادہ ہوگی کہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا، اور ایسے لوگ جنت کی حوروں کی گانے سننے سے محروم ہوں گے، (۲) یقیناً یہ بہت ہی بڑی محرومی ہے، اس لئے گانے کی کیسٹ وغیرہ چلانا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، نماز کے وقت گانے کی کیسٹ چلانا اور بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے دل منتشر ہوگا، خشوع خضوع ختم ہو جائے گا، قرأت اور رکعات بھول جائیں گی۔ (۳) اگر کسی جگہ ایسا ہی

---

(۱) من قعدالی قینة لیستمع منها صب الله فی اذنیه آلانک یوم القیامة ابن عساکرعن انس رضی الله عنه کنز العمال :۱۵/ ۲۲۰، رقم الحدیث : ۴۰۶۶۹، ط: موسسة الرسالة بیروت، فیض القدیر: ۶/ ۲۰، حرف المیم رقم الحدیث: ۸۴۲۸، ط: مطبعة مصطفی محمد مصر بیروت.

(۲) من استمع الی صوت غناء لم یوذن له ان یستمع الروحانیین فی الجنة، قال ومن الروحانیون ؟ قال : قراء اهل الجنة، الحکیم عن ابی موسیٰؓ [کنز العمال ۱۵/ ۲۱۹ کتاب اللهو واللعب، والتغنی رقم الحدیث : ۴۰۶۶۰، مطبع موسسة الرسالة بیروت. نوادرالاصول للحکیم الترمذی، الاصل الحادی والعشرون والمائة، : ۱/ ۳۳۳، مطبع دارالکتب العلمیة بیروت ، فیض القدیر: ۶/ ۲۰، رقم الحدیث :۸۴۲۷، مطبع مصطفیٰ محمد مصر.

(۳) ورفع صوت بذکر، الدرالمختار، (قوله ورفع صوت بذکرالخ) اقول: اضطرب کلام صاحب البزازیة فی ذلک ، فتارة قال انه حرام وتارة قال : انه جائز .... لانه حیث خیف الریاء اوتأذی المصلین اوالنیام ،الخ، شامی: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی. جب نماز کے اوقات میں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے تو گانا بجانا کیسے جائز ہوگا؟

ہوتا ہے، تو اس کو بند کرنا ضروری ہے اگر خود بند کرا سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے بند کرانا ضروری ہے، تاکہ لوگ سکون کے ساتھ نماز ادا کرسکیں۔(۱)

باقی اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

گردن جھکا کر سلام پھیرنا

بعض لوگ گردن جھکا کر تمام بدن گھما کر سلام پھیرتے ہیں، یہ خود ساختہ من گھڑت طریقہ ہے، یہ طریقہ شریعت سے ثابت نہیں اور اس کی کوئی اصل نہیں۔(۲)

گردن موڑنا

نماز کے دوران صرف گردن موڑنا بھی مکروہ ہے، اس لئے اس سے بھی پرہیز کرنا

---

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ، فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ، وذلک اضعف الایمان الصحیح للامام المسلم : ۱/ ۵۱، باب کون النھی عن المنکر من الایمان ،ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.

(۲) ثم یسلم عن یمینہ یسارہ حتیٰ یری بیاض خدہ (قولہ حتیٰ یری بیاض خدہ) ای حتیٰ یراہ من یصلی خلفہ وفی البدائع یسن ان یبالغ فی تحویل الوجہ فی التسلیمتین، ویسلم عن یمینہ حتیٰ یریٰ بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ حتیٰ یری بیاض خدہ الایسر، ردالمحتار: ۱/ ۵۲۶، کتاب الصلاۃ، مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرۃ للکافر ولجمیع المؤمنین. ط: سعید کراچی.ھندیۃ: ۱/ ۷۶، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابھا وکیفیتھا، ط: ماجدیہ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/ ۲۷۸ ــ ۲۷۹، باب صفۃ الصلاۃ، ط: داراحیاء التراث العربی ، اغلاط العوام ، ص: ۶۳.

چاہیئے۔(۱)

گرمی دانہ

☆......اگر(گرمی کے موسم کے) گرمی دانہ کے ٹوٹنے کے بعد پانی خود بخود نہیں نکلا بلکہ ہاتھ یا کپڑے کے لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا،اور اگر پانی زخم سے ابھر کر اوپر آ گیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا،مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترا، تو راجح قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا ،لیکن احتیاط کے طور پر دوبارہ وضو کرلے تو بہتر ہے اور اگر پانی زخم سے ابھر کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا،اور نماز سے پہلے وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱)(وتحويل صدره عن القبلة، اتفاقاقوله وتحويل صدره اماتحويل وجهه كله اوبعضه فمكروه لامفسدعلى المعتمد. شامی : ۱/ ۶۲۶ ، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها ، قبل مطلب فی المشی فی الصلاة ط سعيد (والالتفات بوجهه) كله اوبعضه للنهی وببصره يكره تنز يها(قوله للنهی) هو ما رواه الترمذی وصححه عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم" اياک والالتفات فی الصلاة فان الالتفات فی الصلاة هلكة، فان كان لا بد ففی التطوع لا فی الفريضة، وروی البخاری انه صلی الله عليه وسلم قال" هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده فی الغاية بان يكون لغير عذر، وينبغی ان تكون تحريمية كما هو ظاهر الاحاديث، شامی: ۱/ ۶۴۳ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترک السنة اولیٰ ،ط: سعيد كراچی. ومنها رفع بصره الی السماء لقوله صلی الله عليه وسلم " ما بال اقوام يرفعون ابصارهم الی السماء، ای فی الصلاة، لينتهن او لتخطفن ابصارهم،" رواه البخاری، وهذا مكروه مطلقا عند الحنفية، كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۷ ، تغميض العينين، ورفع البصر الی السماء فی الصلاة، ط: دار الفكر هندية: ۱/ ۱۰۶ ، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة، وفيما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۵ ، فصل اما بيان ما يستحب فيها ويكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفی غيرهما عين السيلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض والا لا. الدر مع الرد (قوله عين السيلان) اختلاف فی تفسيره ففی المحيط عن ابی يوسف ان يعلو و ينحدر ، وعن محمد اذا انفتح علی

☆......اور اگر گرمی دانہ کے ٹوٹنے سے جو مواد نکلا ہے وہ پانی اور خون نہیں بلکہ ایک سخت چیز ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس میں بہنے کی بات نہیں ہے۔(۱)

گریبان کھلا رہے

اگر نماز کی حالت میں مردوں کا گریبان کھلا رہے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہو گی۔(۲)

گلا صاف کرنا

اگر نماز میں بلاضرورت گلا صاف کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا

– راس الجرح وصار اكثر من رأسه نقص والصحيح لا ينقض ، آه قال في الفتح بعد نقله ذلك : وفي الدراية جعل قول محمد اصح ومختار السرخسي الاول وهو الاولىٰ، آه، اقول: وكذا صححه قاضي خان وغيره ، وفي البحر تحريف تبعه عليه ،ط: فاجتنبه، شامي: ١/ ١٣٥، اركان الوضوء اربعة ، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(١) وينقضه (دم) مائع من جوف او فم ، الدر مع الرد: ١/ ١٣٨ ، مطلب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي. (يخرج منه دم مسفوح) سائل (والا) تكن العلقة والقراد كذالك (لا) ينقض (كبعوض و ذباب) كما في الخانية لعدم الدم المسفوح الدر مع الرد: ١/ ١٣٩ ، ايضا،

(٢) عن معاوية بن قرة عن ابيه رضي الله تعالىٰ عنه قال: اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من مزينة لنبايعه ، وان قميصه لمطلق او قال: زر قميصه مطلق الخ،شمائل الترمذي،ص:٥،باب ماجاء في لباس رسول الله ﷺ،ط:سعيد. قال عروة: فما رأيت معاوية رضي الله تعالىٰ عنه ولا ابنه قط الا مطلق ازرارهما في شتاء و لاحر ، ولا يزر ران ازرارهما ابدا، ابوداود: ٢/ ٥٦٣، كتاب اللباس باب في حل الازرار،ط: دار الحديث ملتان، و: ٢/ ٢٠٩، ط: مكتبه رحمانيه (وقوله فما رأيت معاوية الخ وهٰذا وان كان اختيارا لما هرخلاف الاولىٰ خصوصاًفي الصلوات،لكنهاأحباأن يكون مارأياالنبي ﷺ وان كان اطلاق ازراره اذ ذاك لمعارض ، ولم يكن هٰذا من عامة احواله صلى الله عليه وسلم ، وذلك لما فيه من قلة المبالاة بامر الصلاة الا ان الكراهة لعلها لا تبقى في حق معاوية وابنه ، لكون الباعث لهما حب النبي صلى الله عليه وسلم واتباعه فيما رأياه من الكيفية ، الخ، بذل المجهود: ٥/ ٥٢، كتاب اللباس ، باب في حل الازرار ، ط: معهد الخليل الاسلامي كراچي، شامي: ١/ ٦٤٠ ، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط :سعيد كراچي.

ہوجائے تو نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تاکہ آواز صحیح ہوجائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کرسکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جاسکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی بدستور صحیح رہے گی۔(۱)

گناہ جھڑتے ہیں

۱......نماز کے بعد مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔(۲)

۲......اور مسجد میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے لئے بیٹھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۳)

---

(۱) (ویفسدها...... التنحنح) بحرفین (بلا عذر) امابه بان شاء من طبعه فلا (او) بلا (غرض صحیح) فلو لتحسین صوته او لیهتدی امامه او للاعلام انه فی الصلاة فلا فساد علی الصحیح، (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۱۸ - ۶۱۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/ ۵۷۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ادارة القران کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۵، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: سعید کراچی. ومن الکلام المبطل التنحنح اذا بان منه حرفان فاکثر، وانما یبطل الصلاة اذا کان لغیر حاجة فان کان لحاجة "کتحسین صوته حتیٰ تخرج القراءة من مخارجها تامة او یهتدی امامه الی الصواب" ونحو ذلک فانه لا یبطل، وکذا اذا کان ناشئا بدافع طبیعی، فانه لا یبطل الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۹، التنحنح فی الصلاة، ط: دار الفکر، بیروت.

(۲،۳) وعن عبدالرحمٰن بن عائش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی عز و جل فی احسن صورة قال فیما یختصم الملأ الاعلیٰ قلت: انت اعلم قال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردها بین ثدییّ فعلمت ما فی السموٰت والارض وتلا" وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین" رواه الدارمی مرسلا وللترمذی نحوه عنه، وعن ابن عباس و معاز بن جبل وزاد فیه قال یامحمد!هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت:نعم فی الکفارات،والکفارات: المکث فی المساجد بعد الصلوات، والمشی علی الأقدام إلی الجماعات وإبلاغ الوضوء فی المکاره، فمن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه الخ، مشکوٰة المصابیح: ۱/ ۶۹، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

۳...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پاؤں سے چل کر مسجد جانے سے اور بیماری یا جاڑے میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔

اور جس نے یہ کام کئے، بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا، اور بھلائی کے ساتھ مرے گا، اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔(۱)

گناہ معاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے، ان سے بھی اللہ تعالیٰ گناہ اور خطاؤں کو بالکل دور کر دیتا ہے۔(۲)

گناہوں کی آگ بھڑکانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو، اور جب تم نے صبح کی نماز ادا کر لی، تو وہ آگ بجھ گئی، پھر صبح سے ظہر تک تم گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو لیکن جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی، پھر ظہر سے عصر تک اپنے لئے آگ روشن کرتے ہو، اور اس میں جلنے کا

---

(۱) ایضا.

(۲) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهراً بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقىٰ من درنه شئى، قالوا لا يبقى من درنه شئى قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا، متفق عليه، مشكوٰة المصابيح، ص: ۵۷، كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمى كتب خانه كراچى. الترغيب والترهيب، : ۱/۱۹۸، رقم: ۲.

ساماں کرتے ہو، اور عصر کی نماز اس کو ٹھنڈی کر دیتی ہے، پھر عصر سے مغرب تک گناہوں کی آگ نہایت تیزی کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے، اور جلا دینا چاہتی ہے مگر مغرب کی نماز پھر سے بجھا دیتی ہے، اسی طرح مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ خوب بھڑکائی جاتی ہے، جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو وہ آگ بجھ جاتی ہے، اور تم پاک صاف ہو کر سوتے ہو، پھر سونے کی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا، یہاں تک کہ تم نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ (۱)

گنٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے

گنٹھیا یا جوڑوں کے دردوں کا علاج نماز میں ممکن ہے۔ جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔

---

(۱) وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تحترقون تحترقون فاذا صلیتم الصبح غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذ اصلیتم الظهر غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذا صلیتم العصر غسلتها ثم تحترقون تحترقون، فاذا صلیتم المغرب غسلتها، ثم تحترقون تحترقون، فاذا صلیتم العشاء غسلتها، ثم تنامون، فلا یکتب علیکم حتیٰ تستیقظوا رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط، واسناده حسن، ورواه فی الکبیر، موقوفا علیه وهو اشبه، ورواته محتج بهم فی الصحیح. الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف للمنذری: ۱/۱۹۸، رقم: ۷، الترغیب فی الصلوات الخمس والمحافظة علیها والایمان بوجوبها، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی واولاده بمصر.

نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے گھٹیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ۷۲/۱-۷۳)

گندہ دہن

گندہ دہن یعنی جس کے منہ سے بدبو آتی ہو، اور ساتھ کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، تو ایسے مریض کو جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیئے بلکہ جماعت کے بغیر اکیلے میں نماز پڑھ لے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

---

(۱) (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مما له رائحة كريهة ،للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد ، قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى ، قلت: علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع ، خلافا لمن شذ ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره ، وانما خص الثوم هنا بالذكر وفى غيره ايضا بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها، وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخرا وبه جرح له رائحة، وكذلكالقصاب والسماك والمجذوم والابرص اولىٰ بالالحاق، وقال سحنون لا ارى الجمعة عليهما ، واحتج بالحديث والحق بالحديث كل من اذى الناس بلسانه وبه افتىٰ ابن عمر وهو اصل فى نفى كل من يتأذى به، ولا يبعد ان يعذر المعذور بأكل ماله ريح كريهة، لما فى صحيح ابن حبان عن المغيرة بن شعبة قال: انتهيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد منى ريح الثوم فقال: من اكل الثوم ، فاخذت يده فادخلتها فوجد صدرى معصوبا ، فقال : ان لك عذرا وفى رواية الطبرانى فى الاوسط ، اشتكيت صدرى فاكلته ، وفيه : فلم يعنفه صلى الله عليه وسلم ، وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد فى بيته صريح فى ان اكل هذه الاشياء عذر فى التخلف عن الجماعة، وايضا هنا علتان: أذى المسلمين وأذى الملائكة، فبالنظر الى الاولى ، يعذر فى ترك الجماعة وحضور المسجد ، وبالنظر الى الثانية يعذر فى ترك حضور المسجد ولو كان وحده، آه ،ملخصا.

اقول: كونه يعذر بذلك ينبغى تقييده بما اذا اكل ذلك بعذر او اكل ناسيا قرب دخول وقت الصلاة لئلا يكون مباشرا لما يقطعه عن الجماعة لصنعه، شامى: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة

گوبر سے لپائی

مسلم یا غیر مسلم کے گھر میں گوبر سے لپی ہوئی خشک جگہ پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

گوشۂ چشم

گوشۂ چشم یعنی آنکھوں کے کناروں سے شدید ضرورت کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

گولیاں چلیں

اگر نماز کی حالت میں گولیاں چلنی شروع ہوگئیں، تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز

–وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد ، ط: سعيد كراچي. مرقات المفاتيح: ۲/۲۱۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيديه كوئٹه.

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من اكل من هٰذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا ، فان الملائكة تتأذى مما يتأذى منه الانس ، مشكواة ، ص: ۶۸، باب المساجد، ومواضع الصلاة ،ط:قديمى كراچى.

(۱) (قوله مبسوط على نجس الخ) .... وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة ، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه ، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذالك جازت ، آه، شامى: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب فى التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

(۲)(والالتفات بوجهه) كله او بعضه للنهي وببصره يكره تنزيها (قوله وببصره يكره تنزيها) اى من غير تحويل الوجه اصلا ، لانه صلى الله عليه وسلم كان يلاحظ أصحابه فى صلاته بموق عينيه، شامى: ۱/۶۴۳، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ. ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/۲۱۵، فصل واما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: ايچ ايم سعيد كراچى. البحر (۲/۲۱) باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

ہے گناہ نہیں ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

گونگا

اگر مادرزاد گونگا، بہرا قرأت پر قادر نہیں تو قرأت اس پر فرض نہیں ہوگی۔ باقی جن ارکان پر قادر ہے، ان کو سب لوگوں کی طرح ادا کرتا رہے، اگر اس کو اتنی سمجھ ہے کہ نماز فرض ہے، اس کے باوجود وہ نماز کو بقدر طاقت ادا نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔(۲)

---

(۱) ويباح قطعها لنحو قتل حية وند دابة وفور قدر، وضياع ما قيمتة درهم له أولغيره، الدر مع الرد، (قوله ويباح قطعها) اى ولو كانت فرضا كما فى الامداد: شامى: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى.

نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال، والمستحب، والقطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراك الفريضة، مطلب قطع الصلاة يكون حراماً ط؛ سعيد كراچى. وكذا الاجنبى اذا خاف ان يسقط من سطح أو تحرقه النار أو يغرق فى الماء، واستغاث المصلى وجب عليه قطع الصلاة، رجل قام الى الصلاة وسرق منه شىء قيمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعا؛ لأن الدرهم مال. هندية ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما يتصل بذلك، ط: رشيدية. البحر ۲/ ۷ باب ادراك الفريضة، ط: سعيد.

(۲) (ولا يلزم العاجز عن النطق) كأخرس وامى (تحريك لسانه) وكذا فى حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب، فلا يلزم غيره الا بدليل فتكتفى النية لكن ينبغى ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة ولم اره ثم فى الاشباه فى قاعدة التابع تابع، فالمفتى به لزومه فى تكبيرة وتلبية لا قراءة، الدر المختار (قوله ثم فى الاشباه) اقول: عبارة الاشباه على ما رأيته فى عدة نسخ: ومما خرج اى عن القاعدة الاخرس يلزمه تحريك اللسان فى تكبيرة الافتتاح والتلبية على القول به واما بالقراءة فلا على المختار، شامى: ۱/ ۴۸۱، ۴۸۲ فصل فى بيان تاليف الصلاة، الى انتهائها مطلب فى حديث الاذن، جزم، ط؛ سعيد كراچى.

(هى فرض عين على كل مكلف ... وتاركها عمدا مجانة) اى تكاسلا فاسق، الدر المختار، (قوله هى) اى الصلاة الكاملة وهى الخمس المكتوبه (قوله على كل مكلف) اى بعينه ولذا سمى فرض عين ... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثىٰ او عبداً، شامى: ۱/ ۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

گونگا امام

گونگے امام کے پیچھے امی (ان پڑھ) کی اقتداء درست نہیں، اسی طرح لکھے پڑھے لوگوں کی اقتداء بھی درست نہیں۔(۱)

گونگا نماز کیسے پڑھے

گونگا تکبیر تحریمہ اور قرأت کے لئے صرف زبان ہلائے، کافی ہے نماز ہو جائے گی اور راجح قول کے مطابق گونگے کے لئے زبان ہلانا فرض نہیں صرف مستحب ہے اس لئے اگر زبان بھی نہ ہلائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

گھاس پر نماز پڑھنا

اگر گھاس پاک ہے، اس پر ناپاک کھاد وغیرہ نہیں تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر گھاس پر ناپاک کھاد وغیرہ ہے تو جگہ ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنے سے نماز نہیں

---

(۱) ولا يصح اقتداء القارى بالامى وبالاخرس وكذا لا يصح اقتداء الامى بالاخرس، هندية: ۸۶/۱، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ۵۷۹/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۶۳۱/۱، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۳۶۰/۱، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولا يلزم العاجز عن النطق كاخرس وامى تحريك لسانه وكذا فى حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب فلا يلزم غيره الا بدليل فتكفى النية لكن ينبغى ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة، الد المختار مع الرد: ۴۸۱/۱ - ۴۸۲، باب صفه الصلاة، فصل اذا اراد الشروع، ط: سعيد كراچى

ہوگی۔(۱)

گھٹیا لباس

میل کچیل سے بھرے ہوئے گھٹیا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر گھٹیا لباس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

گھر پر مستقل جماعت کرنا

قرب وجوار میں مسجد ہونے کے باوجود دائمی طور پر مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھر پر باقاعدہ جماعت کا انتظام کرنا جائز نہیں، اور دائمی طور پر مسجد کی جماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، اور جماعت ترک کرنے پر اصرار کرنا فسق ہے عدالت میں ایسے شخص کی شہادت بھی

---

(۱) لا بأس بالصلوة والسجود على الحشيش ، هندية: ۱/۶۳، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الثاني ومما يتصل بذلك مسائل، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹة. (قوله ويفسدها سجوده على نجس) اى بدون حائل اصلا، شامي: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۰۱،فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها: (قوله لانه اقرب للتواضع)... وطهارة موضع القدمين في القيام شرط وفاقا ، وموضع السجدة مختلف لانها تتأتى بالانف ، وهو اقل من الدرهم ، شامي: ۱/۵۰۲، فصل في بيان تالف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي، وطهارة بدنه...... ومكانه) الخ الدر مع الرد: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وكره)............... وصلاته في ثياب بذلة يلبسها في بيته و مهنة اى خدمة ان له غيرها والا لا ، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في كراهة التحريمية ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۹۷، فصل في المكروهات، فروع ، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۵۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاوير ان لم يسجدعليها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/۳۳، ط: سعيد كراچي.

قبول نہیں ہوتی ہے۔(۱)

گھر میں جماعت کرنا

☆......اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہیں ملی، تو گھر پر عورتوں اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لینا چاہیئے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔(۲)

☆......مردوں کو گھر پر جماعت کرنے کی عادت نہیں بنانی چاہیئے بلکہ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے، اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملی تو گھر پر عورتوں

---

(۱) (والجماعة سنة موكدة للرجال) قال الزاهدی: ارادوا بالتاكيد الوجوب الا فی جمعة وعيد فشرط .... (وقيل واجبة وعليه العامة ای عامة مشايخنا وبه جزم فی التحفة وغيرها، قال فی البحر، وهو الراجح عند اهل المذهب (فتسن او تجب ثمرته تظهر فی الاثم بتركها مرة الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۲ ــ ۵۵۴، (قوله قال الزاهدی، الخ) .... وقال فی شرح المنية: والاحكام تدل على الوجوب، من ان تاركها بلا عذر يعذر وترد شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه الخ، شامی: ۱/۵۵۲، (قوله قال فی البحر الخ) وقال فی النهر: هو اعدل الاقوال وأقواها، ولذا قال فی الاجناس: لا تقبل شهادته اذا تركها استخفافا ومجانة، اما سهواً او بتاويل ككون الامام من اهل الاهواء او لا يراعی مذهب المقتدی، فتقبل، شامی: ۱/۵۵۴، باب الامامة، مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، "قبله وبعده" ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۲۸٦، باب الامامة، ط: قديمی. البحر: ۱/۳۴۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۶۰۳، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) حدثنا عبدان بن احمد .... عن عبد الرحمٰن بن ابی بكرة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل من نواحی المدينة يريد الصلاة فوجد الناس قد صلوا فمال الى منزله فجمع أهله فصلى بهم، مجمع البحرين فی زوائد المعجمين للهيثمی، باب فيمن جاء الى المسجد فوجد الناس قد صلوا: ۱/۲۷۲، كتاب الصلاة، رقم الحديث ۶۵۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، . شامی: ۱/۵۵۳ باب الامامة، مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، ط: سعيد كراچی.

اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لے۔(۱)

علامہ شامیؒ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ''ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے، مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکان میں اہل وعیال کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی'' اس سے ثابت ہوا کہ گھر میں جماعت کرنا ایسی حالت میں صحیح ہے کہ مسجد میں جماعت نہ ملے۔(۲)

گھر میں نماز پڑھنا

مردوں کے لئے شرعی عذر کے بغیر مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا بہت ہی بڑی محرومی ہے، اور اسلام کے بڑے شعائر کو ترک کرنا ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعید ہے، ایک روایت میں اس کی نماز کو نا قابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔(۳)

---

(۱) قوله ولو فاتته ندب طلبها فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين اصحابنا .... وذكر القدوري : يجمع باهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة ، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير : ۱/۳۰۰، باب الامامة، ط؛ رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۰۶ ، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۱/۳۴۶، ط: سعيد كراچي.

(۲) انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى ، شامي: ۱/۵۵۳باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، ط: سعيد كراچي، ، وانظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۳)عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى، فلا يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوٰة التي صلى ،مشكوٰة، ص: ۹۶، ۱باب الجماعة وفضلها الفصل الثاني ، ط: قديمي كراچي. كنز العمال الترهيب الاكمال:۷/۵۸۳، رقم الحديث، : ۲۰۳۵۹، ط: موسسة الرسالة بيروت.

قوله صلى الله عليه وسلم:"لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد" شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة: " قوله ولو فاتته ندب طلبها ط: سعيد كراچي. الحاوي الكبير، ۲/ ۳۷۹، باب فضل الجماعة والعذر بتركها، ط: دارالفكر بيروت.

گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا

جو شخص مسجد کی جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہے، اور مسلسل جماعت چھوڑتا ہے تو وہ فاسق اور گنہگار ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو مسجد میں آ کر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے''۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسجد میں آ کر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اور جماعت کا خیال نہیں کرتا ہے، یا جماعت ترک کرنے کا عادی ہے اور گھر میں اکیلا نماز پڑھتا ہے تو دونوں فاسق اور گنہگار ہیں۔ دونوں پر ضروری ہے کہ جماعت کی پابندی کریں، نہ گھر میں تنہا نماز پڑھیں اور نہ مسجد میں جماعت کے بغیر پڑھیں، اگر مجبوری سے اتفاقاً جماعت فوت ہو جائے تو الگ بات ہے۔(۲)

گھڑی

آج کل گھنٹے گھڑیاں عام ہیں، اوقات بنانے والی جنتریاں اور نقشے اکثر بلکہ تمام مسجدوں میں موجود ہیں ان کے مطابق نمازوں کے وقت کی پابندی کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے البتہ گھڑیاں صحیح رکھنی چاہئیں، کیونکہ وقت کی پابندی کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں، اور پابندی نہ ہونے کی صورت میں لوگ

---

(۱) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو لا ما فی البیوت من النساء والذریة اقمت صلاوة العشاء وامرت فتیاتی یحرقون ما فی البیوت بالنار، مشکوة المصابیح، ص: ۹۷، باب الجماعة و فضلها، الفصل الثالث، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۲) الجماعة واجبة، وسنة لوجوبها بالسنة.......... الا ان هذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکها مرة بلا عذر یوجب اثما مع أنه قول العراقیین والخراسانیون علی انه یاثم اذا اعتاد الترک کما فی القنیة، شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة قبیل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی، النهر الفائق: ۱/۲۳۸، باب الامامة والحدث فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیه بیروت، مزید ''گھر پر مستقل جماعت کرنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

جماعت میں کم شریک ہوتے ہیں۔(۱)

گھڑی آویزاں کرنا

مسجد کی دیوار پر گھڑی آویزاں کرنا جائز ہے، اس سے مقررہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے میں مدد ملتی ہے اور وقت معلوم ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ زیادہ شامل ہوسکتے ہیں۔(۲)

گھڑی دیکھنا

نماز کی حالت میں قصداً ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ بلاضرورت بے فائدہ کام کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، ہاں بلاارادہ گھڑی پر

---

(۱) عمدة الفقه ۲/ ۲۶ کتاب الصلاة جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، مولفہ حضرت مولانا حاجی حافظ سید زوار حسین شاہ نقشبندی، ط: ادارہ مجددیہ ناظم آباد۔

(۲) قوله (بالقنو والقنوين فيعلقه) فيه دلالة على تعليق المراوح في المساجد لما انها ليست بأقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتلويث ما ليس في المروحة. الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/ ۸۴، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة، ط: ادارة القرآن كراچى. وفى تعليق الشيخ زكريا رحمه الله.

لله در الشيخ ما ادق نظره ويدخل فى ما استنبطه تعليق الساعات فان الاحتياج اليها لاقامة الصلاة وتكثير الجماعة اشد من الاحتياج الى المراوح، الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/ ۸۴، ابواب التفسير، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة القنويعلق فى المسجد، ط: ادارة القرآن كراچى.

نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

گھل جانے والی چیز

نماز کے دوران ایسی چیز نگلنے یا معدہ میں پہنچنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے، جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ

چاند اور سورج کا گرہن آفت ،مصیبت اور شر و برائی کے اسباب کا نمونہ اور آخرت یاد دلانے والی اور نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے کہ کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلائے جو کسوف کے مانند بلاؤں کو دور کریں، بدیوں اور بُرائیوں کو دور کردیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک کے ذریعے یہ تمام طریقے سکھلا دیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور دعا اور بلا

---

(۱) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه لو مستفهما وان كره(قوله وان كره) اى لاشتغاله بما ليس من اعمال الصلاة، واما لووقع نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره ، شامی: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالى جد ، بدون الف لا تفسد ، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/۱۴ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط؛ سعيد كراچی.و: ۲/۲۴، ط: رشيديه كوئٹة.وحاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(۲) (قوله لا يذوب) احترز به مما يذوب كالسكر يكون فی فيه، اذا ابتلع ذوبه فانها تفسد ولو بدون مضغ ذكره السيد حاشية الطحطاوی على المراقی، ص ۱۹۵ ، وص: ۳۵۵، فصل فی المكروهات ، فروع ط: قديمی كراچی، حلبی كبير،ص: ۴۵۱، فصل فيما يفسد الصلاة قبيل ، فروع ط: سهيل اكيڈمی لاهور، واذا ابتلع ما ذاب من سكر فی فمه فسدت ولو ابتلعه قبل الصلاة ووجد حلاوته فيها لا تفسد ، حاشية الطحطاوی على المراقی،ص: ۳۴۱،فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قديمی كراچی.

دونوں جب کبھی جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے دعا ہی بلا پر غالب آتی ہے، بشرطیکہ دعا ایسی زبانوں سے نکلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔(۱)

صحیح مسلم و بخاری سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، اور کسی کے مرنے یا جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ نشان ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔(۲)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں تا کہ وہ اپنے گناہ، بدکاری، اور پلیدیوں کے وبال سے ڈریں اور اسی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے وقت حکم فرمایا ہے کہ بہت نیکیاں کرو اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرو اور خالص نیت کے ساتھ نماز اور دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، ذکر وتضرع، قیام اور رکوع وسجود، توبہ، انابت، استغفار، خشوع وخضوع اور گڑگڑا کر دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں انکساری اور عاجزی اختیار کرنا، صدقہ دینا،

(۱) ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف والظلمة ، والاصل فيها ان الآيات اذا ظهرت انقادت لها النفوس والتجأت الى الله وانفكت عن الدنيانوع انفكاك فتلك الحالة غنيمة المؤمن، ينبغى ان يبتهل فى الدعاء والصلاه، وسائر اعمال البر. حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰، النوافل قبل الاقتصاد فى العمل، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

(۲) حدثنا اسحق بن ابراهيم .... سمعت عبيد بن عمير يقول حدثنى من اصدق حسبته يريد عائشة ان الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم يركع .... ثم قال: ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما من آيات الله يخوف الله بهما فاذا رايتم كسوفا فاذكروا الله حتىٰ ينجليا. صحيح مسلم: ۱/ ۲۹۶، كتاب الصلاة، ط: قديمى كتب خانه كراچى. عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رايتموها فصلوا، صحيح البخارى: ۱/ ۱۴۴، باب لا تنكسف الشمس لموت احد ولا لحياته، ط: قديمى كراچى.

خیرات کرنا مقرر فرمایا،(۱) تا کہ نیک اعمال آنے والے عذاب سے بچنے کا ایک ذریعہ بن جائیں، گرہن کا وقت ایسا وقت ہے کہ حوادث اور سانحہ رونما ہونے کو یاد دلاتا ہے اور اس پر خبردار اور ہوشیار کرنے والا بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کے دلوں میں ایسے اوقات میں خود بخود گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے، نیز ایسے اوقات میں زمین پر تجلیات کا نزول ہو تا ہے، اس لئے اللہ والوں کو ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب حاصل کرنا بہت مناسب ہے، چنانچہ نعمان بن بشیرؓ کی حدیث (۲) میں کسوف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

فاذا تجلى الله لشئى من خلقه خشع له جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔(۳)

---

(۱) واما أنه من آيات المخوفة فلان تبديل النور بالظلمة تخويف والله تعالىٰ انما يخوف عبيده ليتركوا المعاصى ويرجعوا الطاعة التى بها فوزهم وافضل الطاعات بعد الايمان الصلاة ...، ويستحب ان يأمر الامام الناس فى هذه الخطبة بالصدقة والعتق والتوبة من المعاصى ويحذرهم الغفلة والاغترار وقد جاء كل من الامر بالصدقه والاعتاق فى احاديث، واذا كانت من التخويف فهى داعية الى التوبة والمسارعة الى جميع افعال البر كل على قدر طاقته، اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين: ۳/ ۷۰۹-۷۱۶، القسم الرابع من النوافل، الاولى: صلاة الكسوف، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۲) عن النعمان بن بشير قال: كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وكان يصلى ركعتين...... وان ذاك ليس كذلک ولكنهما خلقان من خلق الله فاذا تجلى الله عزوجل لشئى من خلقه خشع له، مسند احمد ۱۴/ ۱۴۷ رقم الحديث[۱۸۲۶۷] ط: دار الحديث القاهره.

(۳) وايضا فانه وقت قضاء الله الحوادث فى عالم المثال ولذلک يستشعر فيها العارفون الفزع، وفزع رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها لاجل ذلک وهى اوقات سريان الروحانية فى الارض فالمناسب للمحسن ان يتقرب الى الله فى تلک الاوقات وهو قوله عليه الصلاة والسلام فى الكسوف فى حديث نعمان بن بشير فاذا تجلى الله لشئى من خلقه خشع له، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰، مبحث فى النوافل وحكمة تشريعها ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک. و ۲/ ۵۰، ط: قديمى.

نیز کفار چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں، اور ان کو سجدہ کیا کرتے ہیں اس لئے ایمان داروں پر لازم ہے کہ جب کوئی ایسی دلیل ظاہر ہو جس سے ان چیزوں کا عبادت کا مستحق نہ ہونا ثابت ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے نیازمندی سے التجا کریں، اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:(۱)

لا تسجدو ا للشمس و لا للقمر و اسجدوا للّٰہ الذی خلقھن

آفتاب کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو، بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔

یہ سجدہ کرنا دین کے لئے شعار اور منکرین کے لئے خاموش کرنے والا جواب ہے۔

سوال:۔ اگر کوئی کہے کہ خسوف وکسوف نجوم کی مقررہ منازل پر پہنچنے سے واقع ہوتا ہے، اور اس کو انسانوں کے عذاب وثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جو سائل نے کہا ہے وہ علت ہے اور جو ہم نے کہا ہے وہ حکمت ہے، پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں (احکام اسلام ص۷۹)

---

(۱) وایضا فالکفار یسجدون للشمس والقمر فکان من حق المؤمن اذا رأی آیة عدم استحقاقها العبادة ان یتضرع الی الله ویسجد له وهو قوله تعالی (لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن) لیکون شعارا للدین وجوبا مسکتا لمنکر به، حجة الله البالغة: ۲/۲۰،مبحث فی النوافل وحکمة تشریعها، ومنها صلاة الآیات کالکسوف والخسوف، والظلمة ، ط: صدیقیة کتب خانه اکوڑه خٹک.

ل

لا الٰہ الا اللّٰہ

''تعجب کی خبر سن کر......'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لاحق

☆......لاحق وہ نمازی ہے جو امام کے ساتھ ابتداء میں شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر امام کے ساتھ اقتداء کرنے کے بعد اس کی کچھ رکعات یا تمام رکعات رہ جائیں، مثلاً غفلت کی وجہ سے، یا وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے، یا بلا عذر مثلاً اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرلیا، اس طرح یہ رکعت رہ گئی، یا مقیم آدمی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، یا خوف کی نماز میں پہلی ایک یا دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے، تو یہ لاحق ہے۔(۱)

☆......لاحق کا حکم مقتدی کا حکم ہوتا ہے، یہ باقی ماندہ نماز میں ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا اور اگر بھول گیا اور سہو سجدہ لازم ہوا تو سہو سجدہ بھی نہیں کرے گا، اور اس کا فرض اقامت کی نیت سے تبدیل بھی نہیں ہوگا۔(۲)

ایسا شخص مسبوق کے برعکس پہلے اس حصے کو قضاء کرے گا جو امام کے ساتھ

---

(۱) اللاحق وهو الذى ادرك اولها وفاته الباقى لنوم او حدث او بقى قائما للزحام او الطائفة الاولىٰ فى صلاة الخوف، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وحكمه كمؤتم فلا يأتى بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث فى الصلاة وهذا فصل فى المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيدية كوئٹه

پڑھنے سے رہ گیا ہے، اور اگر جماعت باقی ہے تو یہ امام کے ساتھ شریک ہوگا۔ (۱)

☆......لاحق سے جو رکعات رہ گئی ہیں ان میں وہ مقتدی سمجھا جائے گا، اور امام کے ساتھ جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا، ایسے ہی لاحق بھی قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، اور اگر اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا تو سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

لاحق بھی مسبوق بھی

اگر کوئی شخص لاحق بھی ہے مسبوق بھی ہے، مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا، اور شرکت کے بعد پھر کچھ رکعتیں اس کی اور چلی گئیں، تو اس کو چاہیئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو جماعت میں شرکت کے بعد نکل گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے، اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھیں، اس کے بعد ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں وہ مسبوق ہے۔ (۳)

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی ما نام فیه بلا قراءة، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما، الخ، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۴۰، باب الحدث فی الصلاة وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط؛ رشیدیه کوئٹه. هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) وله حکم المقتدی فلا یسجد للسهو اذا سها فیما یقضی ولا یقرأ فیه، فتح القدیر: ۱/۳۴۰، باب الحدث فی الصلاة وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹة، الدر المختار: ۱/۵۹۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس فی الامامة الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو، وانظر الی الحاشیة رقم۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا ما نام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاته، شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله أو بعده، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۴۰، باب الحدث فی الصلاة، وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹه.

مثال: عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شریک ہوا، اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اور وضو کرنے گیا، اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی، تو اس کو چاہیئے کہ پہلے ان تین رکعتوں کو ادا کرے جو شریک ہونے کے بعد وضو ٹوٹنے کی وجہ سے نکل گئی ہیں، پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھیں، اور ان تین رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے، یعنی قرأت نہ کرے، اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کریں، اس لئے کہ امام کی دوسری رکعت ہے، اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر دوسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے یہ اس کی دوسری رکعت ہے، پھر تیسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے، امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی، اور اس میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے، اور اس رکعت میں اس کو قرأت بھی کرنا ہوگی اس لئے کہ وہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں منفرد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے۔ (۱)

---

(۱) (قوله ثم ما سبق به بها) .... بيانه كما في شرح المنية وشرح المجمع انه لو سبق بركعة من ذوات الاربع ونام في ركعتين يصلي اولا ما نام فيه ثم ما ادركه مع الامام ثم ما سبق به فيصلي ركعة مما نام فيه مع الامام ويقعد متابعة له لانها ثانية امامه ثم يصلي الاخرى مما نام فيه ويقعد لانها ثانيته ثم يصلي التي انتبه فيها ويقعد متابعة لامامه لانها رابعة وكل ذلك بغير قراءة لانه مقتد ثم يصلي الركعة التي سبق بها بقراءة الفاتحة و سورة والاصل ان اللاحق يصلي على ترتيب صلاة الامام والمسبوق يقضي ما سبق به بعد فراغ الامام، شامي: ۱/ ۵۹۵ - ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما، مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث في الصلاة، هذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط؛ رشيديه كوئٹة.

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم

☆......جو شخص امام کے ساتھ نماز میں تکبیر تحریمہ سے شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یعنی وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کچھ رکعتیں نکل گئیں ہیں تو اس کو ''لاحق'' کہتے ہیں۔(۱)

☆......اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہو، تو لاحق پر بھی سہو سجدہ واجب ہوتا ہے مگر لاحق اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا، اگر چہ اس نے امام کے ساتھ سہو سجدہ کر لیا تھا، تو بھی اپنی نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرے گا، اس لئے کہ لاحق نے نماز میں شامل ہوتے وقت یہ عزم کیا تھا کہ وہ پوری نماز میں اپنے امام کے پیروی کرے گا، اور جب اس کے امام نے اخیر میں سہو سجدہ کیا ہے تو یہ بھی اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا۔(۲)

---

(۱) اللاحق وهو الذى ادرك اولها وفاته الباقى لنوم او حدث او بقى قائما للزحام او الطائفة الاولىٰ فى صلاة الخوف، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور. شامى: ۱/ ۵۹۴، باب الامامة، مطلب فى احكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث فى الصلاة الخ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وكذا اللاحق) لكنه يسجد فى آخر صلاته، ولو سجد مع امامه اعاده، الدر المختار (قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد فى جميع صلاته بدليل انه لا قراءة عليه، فلا سجود فيما يقضيه (قوله لكنه يسجد الخ) اى يبدأ بقضاء مافاته ثم يسجد فى آخر صلاته لانه التزم متابعة الامام فيما اقتدى به على نحو ما يصلى الامام، وانه اقتدى به فى جميع الصلاة فيتابعه فى جميعها على نحو ما ادى الامام والا مام ادى الاول فالاول وسجد لسهوه فى آخر صلاته فكذا اللاحق، الخ...... (قوله ولو سجد مع امامه اعاده) لانه فى غير اوانه ولا تفسد صلاته لانه ما زاد الا سجدتين الخ، شامى: ۲/ ۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۳۹، باب الحدث فى الصلاة، وهذا فصل كنا وعدناه، ط: رشيديه كوئٹة.

لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے

☆......اگر لاحق ''بناء'' کی شرائط سے واقف نہیں، یا اس نے بناء کی شرائط کی پابندی نہیں کی، تو یہ لاحق نہیں بلکہ مسبوق ہے، اس لئے نئی نیت کر کے امام کے ساتھ شرکت کرے، اور امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعات پڑھے۔

البتہ جو شخص ''بناء'' کی شرائط سے واقف ہے، اور ان شرائط کی پابندی بھی کرے تو وہ لاحق ہے، لاحق واپس آ کر نئی نیت کے بغیر اولاً فوت شدہ رکعت ادا کرے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پالے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے ورنہ بقیہ نماز تنہا ادا کرے۔(۱)

☆......لاحق پر پہلے فوت شدہ نماز ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہونا واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوگا، مگر نماز ہو جائے گی، مقتدی پر واجب ترک

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی ما نام فیه بلا قراءة. الدر المختار(قوله ان امکنه ادراکه) قید لقوله ویبدأ ثم یتابع ، وقوله والا تابعه الخ، تصریح بمفهوم هذا الشرط ولیس لصحیح ، والصواب ابدال قوله ان امکنه ادراکه بقوله ان ادرکه مع اسقاط ما بعده ، وحق التعبیر ان یقول: ویبدأ بقضاء مافاته بلا قراءة عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان ادرکه ثم ما سبق به ، الخ، ففی شرح المنیة وحکمه انه یقضی ما فاته اولا ثم یتابع الامام ان لم یکن قد فرغ ، آه، وفی النتف اذا توضأ ورجع یبدأ بما سبقه الامام به ثم ان ادرک الامام فی شیء من الصلاة، یصلیه معه، آه، وفی البحر، وحکمه انه یبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم یتابع الامام ان لم یفرغ وهذا واجب لا شرط حتیٰ لو عکس یصح، فلو نام فی الثالثة واستیقظ فی الرابعة فانه یأتی بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلی مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة، ایضا، فلو تابع الامام ثم قضی الثالثة بعد سلام الامام صح واثم ، شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۳۴۰،باب الحدث فی الصلاة، وهذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹه.

کرنے سے نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔(۱)

لا حول پڑھنا

☆......نماز میں دنیاوی امور سے متعلق کوئی وسوسہ آنے کی وجہ سے "لا حول" پڑھی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر آخرت کے امور کے متعلق کوئی بات دل میں آنے کی وجہ سے "لا حول" پڑھی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی نیت کے بغیر یہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

نماز کے دوران کسی ناگوار بات کے سننے پر "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولو وسوسه الشیطان فقال "لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" ان کان ذلک فی امر الآخرۃ لا تفسد وان کان فی امر الدنیا تفسد کذا فی التمر تاشی، هندیة: ۱/۱۰۰، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۲، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، ط: رشیدیه کوئٹة، و: ۲/۷، قوله والجواب بلااله الا اللہ، ط: سعید کراچی.

(۳) او قال جوابا للخبر بما یسوءہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ فهو لف و نشر مشوش تفسد صلاته، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، فصل فیما یفسد الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ثم اختلف المشایخ فیما اذا اخبر بخبر یسوءہ فاسترجع لذالک بان قال انا للہ وانا الیه راجعون. مریداً بذلک الجواب، وصحح فی الهدایة والکافی فی الفساد عندهما خلافا لابی یوسف وقال بعض المشایخ انه مفسد اتفاقا .... وحکم لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا لاسترجاء، البحر: ۲/۷ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، قوله والجواب بلااله الاالله، ط: سعید کراچی.

لباس

۱......جس قسم کے لباس پہن کر باہر نکلنا، بازار جانا، شادی وغمی کی مجالس اور محافل میں شرکت کرنا پسند نہ ہو، بُرا سمجھا جاتا ہو، اس قسم کے لباس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

۲......بدن کے جس حصے کو چھپانا فرض ہے، اگر وہ چھپا رہے تب بھی ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر آدمی معزز مجلس میں نہ جا سکتا ہو مکروہ ہے۔(۲)

۳......عورتیں ایسا لباس پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، اگر نماز کے دوران بدن کھل جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وتكره الصلاة فى ثياب البذلة ...... ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن. وقيل ما لا يذهب به الى الكبراء ورأى عمر رضى الله عنه رجلا فعل ذالك فقال ارأيت لو كنت ارسلتك الى بعض الناس اكنت تمر فى ثيابك هذه فقال لا فقال عمر رضى الله عنه الله احق ان تتزين له ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ١٩٧ ، فصل فى المكروهات ، فروع ط: قديمى كراچى، البحر الرائق: ٢/٣٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاوير ان لم يسجد عليها ط: سعيد كراچى. : ٢/٥٧، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله وصلاته فى ثياب بذلة ....قال فى البحر : وفسرها فى شرح الوقاية بما يلبسه فى بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية ، شامى: ١/٦٤٠ - ٦٤١، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب فى الخشوع ، ط: سعيد كراچى.

(٢) ايضا.

(٣) وان انكشف عورته فى الصلاة ...... ان ادى ركنا مع الانكشاف فسدت اجماعا، هندية: ١/٥٨، الباب الثالث فى شروط الصلاة ، الفصل الاول فى الطهارة وستر العورة ، ط: حقانيه پشاور ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص؛ ١٨١، ١٨٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط؛ قديمى كراچى.

لباس پاک ہو

نماز پڑھنے والے کا لباس بھی نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے۔(۱)

لباس کیسا ہو

نماز صحیح ہونے کے لئے کسی خاص وضع کا لباس شرط نہیں، بلکہ ہر اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے جس سے ستر عورت پورا ہو جاتا ہو، البتہ جو پاجامہ، لونگی یا دھوتی ٹخنے سے نیچے لٹکا ہوا ہو، یا ایسا لباس ہو جس سے غیر مسلم قوم کی مشابہت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہوگی اور اعادہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال رحمه الله: هي اى شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه و مكانه لقوله تعالىٰ وان كنتم جنبا فاطهروا ، المائدة: ٦ ولقوله عليه السلام لفاطمة بنت ابى حبيش ، اغسلى عنك الدم وصلى، تبيين الحقائق: ١/ ٢٥١ ــ ٢٥٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ١/ ٤٠٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ١١٢، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن ابى هريرة قال بينما رجل يصلى مسبل ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله مالك امرته ان يتوضأ قال انه كان صلى وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره ،مشكوٰة المصابيح، ص: ٧٣، باب الستر ، الفصل الثانى ، ط: قديمى كراچى.

وقد يطلق السدل على اسبال الازار ايضا وهو ظاهر عبارات الفقهاء رحمهم الله ولهٰذا لم يذكروا اسبال الازار مستقلا فى المكروهات، ...... نعم الاسبال المعروف عندهم مكروه فى الصلاة وخارجها عندنا وعندهم، معارف السنن: ٣/ ٤٦١ - ٤٦٣، باب ما جاء فى كراهية السدل فى الصلاة، ط: المكتبة البنوريه علامه محمد يوسف بنورى ٹاؤن .و: ٣/ ٤٦٤ - ٤٦٦، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الاسلامية علامه بنورى ٹاؤن كراچى.

ويكره ايضا ان يسدل ثوبه ، حلبى كبير، ص: ٣٤٧، فصل كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا ما هو عادة اهل التكبر ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ١٨٩ ، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

لباس کی ستھرائی کا راز

''صفائی ستھرائی کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لباس مکروہ

''مکروہ لباس'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لپ اسٹک

اگر ''لپ اسٹک'' لگانے کی وجہ سے بدن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

لڑائی ناجائز ہے

اگر کوئی شخص ناحق اور ناجائز لڑ رہا ہے تو ان لوگوں کو '' صلوۃ الخوف '' کے طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ عام دستور کے مطابق نماز پڑھنا لازم ہوگا، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وشرط صحته) ای الوضوء (ثلاثة) الاول (عموم البشرة بالماء الطهور) حتیٰ لو بقی مقدار مغرز ابرة لم یصبه الماء من المفروض غسله لم یصح الوضوء ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴، فصل فی احکام الوضوء، ط: قدیمی کراچی. وص: ۶۱، ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/۴، کتاب الطهارة، الباب الاول فی الوضوء الفصل الاول ،فی فرائض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۲) قوله لا تشرع صلاة الخوف للعاصی لانها انما شرعت لمن یقاتل اعداء الله تعالیٰ ومن فی حکمهم لا لمن یعادیه ، شامی: ۲/۱۸۸ ، باب صلاة الخوف،ط: سعید کراچی.

لفظ زیادہ کرلیا

اگر کسی شخص نے نماز میں قرأت کے دوران کسی لفظ کو زیادہ کرکے پڑھ لیا اور معنی میں بھی تغیر ہوگیا، تو نماز فاسد ہوجائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرکے پڑھنے کی صورت میں معنی میں تغیر نہیں ہوا لیکن وہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں ہے، تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی، اور دوسرے ائمۂ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا

مقتدی کے لئے اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اور غلطی بتانا جائز نہیں ہے، مثلاً اپنے جیسے کسی دوسرے مقتدی کو یا کسی اور امام کو جو اس کا امام نہیں ہے، یا تنہا نماز

---

(۱) الکلمة الزائدة ان غیر ت المعنی ووجدت فی القرآن نحو ان یقرأ والذین آمنوا و کفروا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون او لم یوجد نحو ان یقرأ انما نملی لھم لیزدادوا اثما وجمالا تفسد صلاتہ بلا خلاف ، ھندیة: ۱/ ۸۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۱/ ۶۳۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، مطلب مسائل زلة القاری ، ط: سعید کراچی.

(۲) (قولہ ولو زاد کلمة) اعلم ان الکلمة الزائدة اما ان تکون فی القران او لا وعلی کل ان تغیر اولا ، فان غیرت افسدت مطلقا نحو وعمل صالحا وکفر فلھم اجرھم ، ونحو واما ثمود فھدینا ھم وعصیناھم وان لم تغیر فان کان فی القرآن نحو وبالوالدین احسانا و برا لم تفسد فی قولھم والا نحو، فاکھة ونخل ، وتفاح ورمان ، وکمثال الشارح الآتی لا تفسد،وعند ابی یوسف تفسد لانہ لیست فی القرآن کذا فی الفتح وغیرہ ، شامی: ۱/ ۶۳۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی. ھندیة: ۱/ ۸۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

پڑھنے والے کو، یا کسی اور شخص کو جو نماز میں نہیں ہے، لقمہ دینا جائز نہیں، اس سے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر دوسرے نے بھی لقمہ لیا ہے تو اس کی نماز بھی باطل ہو جائے گی، لیکن اگر مقتدی نے تلاوت کی نیت سے کچھ پڑھا ہے، غلطی بتانے کی غرض سے نہیں، تو مقتدی کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔(۱)

لقمہ بار بار دیا

اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی، تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور لقمہ دینے والے کی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

نوٹ:......ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۳)

---

(۱) (وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ، الدر المختار، (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعلم و تعليم من غير حاجة بحر، وهو شامل لفتح المقتدى على مثله، وعلى المنفرد وعلى غير المصلى وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اى شخص كان ان أراد به التعليم لا التلاوة، شامى: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۳، ط: قديمى كراچى، وص: ۳۳۴، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، البحر: ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

(۲) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح و آخذ بكل حال، الدر المختار (قوله بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى آية اخرىٰ ام لا تكرر الفتح ام لا، هو الاصح، شامى: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. النهر الفائق: ۱/۲۶۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۳) وهو قدر ثلاث تسبيحات، الدر المختار: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۵ فصل ما يفسد الصلاة، ط: قديمى. حلبى كبير، ص: ۲۱۵، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

لقمہ باہر سے لینا

''باہر کا آدمی لقمہ دے تو............'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لقمہ تنہا نماز پڑھنے والے کو دینا

مقتدی کے لئے کسی تنہا نماز پڑھنے والے کو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تنہا پڑھنے والا لقمہ لے گا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے امام کو دینا

اگر کسی ایک امام کے مقتدی نے دوسرے امام کو لقمہ دیا ہے، تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرا امام اس کا لقمہ قبول کرے گا تو اس امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ ساتھ امام کے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) قوله وكذا الاخذ اى أخذا لمصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹة. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۳۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان فتح المصلي عن من ليس معه في الصلاة ...... والاحسن ان يقال على غير امامه يشمل فتحه على مقتد معه في صلاته ايضا تفسد صلاته لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس.............. وان اخذ الامام بقوله تفسدصلاة الكل، حلبی كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي.

لقمہ دوسرے کے امام کو دینا

اگر لقمہ دینے والا خود امام کے پیچھے جماعت میں شامل نہیں ہے تو وہ نماز سے باہر رہ کر لقمہ نہیں دے سکتا، اگر امام نماز سے باہر رہنے والے آدمی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا

اگر کسی نمازی نے کسی اور امام کے مقتدی کو لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرے امام کے مقتدی نے لقمہ لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ دینا

☆......اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، خواہ امام ضرورت کی مقدار قرأت کر چکا ہو یا نہیں، اور ضرورت کی مقدار سے مراد مسنون قرأت ہے، یعنی جتنی مقدار قرأت پڑھنا مسنون ہے اس کو ضرورت کی مقدار کہا جاتا ہے۔(۳)

(۱) وان فتح غير المصلى على المصلى فأخذا بفتحه تفسد، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانية پشاور، شامى: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۴۱، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعلم و تعليم من غير حاجة بحر وهو شامل لفتح المقتدى على مثله ......وكذا الاخذ اى اخذ المصلى غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا، شامى: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، البحر: ۲/ ۶، باب ما يفسد الصلاة، الخ، ط: سعيد كراچى.

(۳) بخلاف فتحه على امامه فانه لا يفسد مطلقا لفاتح وآخذ بكل حال (قوله بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى اية اُخرىٰ ام لا، تكرر الفتح ام لا، هو الاصح شامى: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر لقمہ دینے والا مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے گا، تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر کوئی امام اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور امام کے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر امام بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہے اور اس کے بعد اٹک گیا ہے، یا آگے بھول گیا ہے تو اس صورت میں فوراً رکوع کر لینا چاہیئے، کھڑے رہ کر مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔(۲)

☆......مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک لقمہ دینے کی شدید ضرورت نہ ہو، امام کو لقمہ نہ دیا کریں، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے بڑھنا چاہتا ہے، یا رکوع بھی نہیں کر رہا ہے اور خاموش کھڑا ہے، تو اس صورت میں لقمہ دیدیا کریں۔(۳)

---

(۱) (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعليم و تعلم من غير حاجة وهو شامل لفتح المقتدى على مثله وعلى المنفرد وعلى غير المصلى وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اى شخص كان ان اراد به التعليم لا التلاوة، شامى: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولا ينبغى للامام ان يلجئهم الى الفتح لانه يلجئهم الى القراءة خلفه وانه مكروه بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى آية اخرىٰ كذا فى الكافى، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ها، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/۶، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تتمه، ط: سعيد كراچى.

(۳) ويكره للمقتدى ان يفتح على امامه من ساعته .... وتفسير الالجاء ان يردد الآية او يقف ساكتا كذا فى النهاية، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ها، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/۶، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر لقمہ دینے والا، امام کا مقتدی نہیں، اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، امام کی نماز فاسد ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدیوں کی نمازیں بھی فاسد ہو جائیں گی، خواہ لقمہ دینے والا تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا ایسے ہی بیٹھا ہوا ہو دونوں صورتوں میں حکم ایک ہے۔(۱)

☆......اور اگر غیر مقتدی نے نماز پڑھانے والے امام کو لقمہ دیا، اس دوران امام کو خود بخود یاد آ گیا، خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں لقمہ دینے والے کے لقمہ کا کچھ دخل نہیں، امام نے خود ہی اپنی قرأت درست کر لی۔(۲)

☆......اگر تراویح کی نماز میں امام اٹک گیا، اور سامع بھی بھول گیا اور ایک ایسے آدمی نے لقمہ دیا جو نماز میں شامل نہیں، اور سامع نے اس سے سن کر لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لیا، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام کی نماز فاسد ہونے

---

(۱) انظر الی الحاشية رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (قوله الا اذا تذكر الخ) قال فی القنية: ارتج على الامام ففتح عليه من ليس فی صلاته وتذكر، فان اخذ فی التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد، لان تذكره يضاف الی الفتح ، آه ، بحر، قال فی الحلية: وفيه نظر لانه ان حصل التذكر والفتح معا لم يكن التذكر ناشئا عن الفتح، ولا وجه لافساد الصلاة بتاخر شروعه فی القراء ة عن تمام الفتح، وان حصل التذكر بعد الفتح قبل اتمامه فالظاهر ان التذكر ناشئ عنه ووجبت اضافة التذكر اليه فتفسد بلا توقف للشروع فی القراء ة على اتمامه آه، ملخصا، قلت: والذی ينبغی ان يقال: ان حصل التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقا: ای سواء شرع فی التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذكره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا، الخ، شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التی لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراجی. البحر: ۲/ ۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجی. و: ۲/ ۱۱، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشيدية كوئٹه.

کی وجہ سے تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے سامع کا لقمہ نہیں لیا بلکہ امام کو خود بخود یاد آ گیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

☆......اگر مقتدی نے کسی دوسرے شخص کی تلاوت سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دیا، تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام ایسے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (یہ حکم احناف کے نزدیک ہے دوسروں کے نزدیک نہیں) (۳)

☆......لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت لقمہ دینے کی نیت کرے، قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے قرأت کرنا منع

---

(۱) فی البحر عن القنیة: ولو سمعه المؤتم ممن لیس فی الصلاة ففتح به علی امامه یجب ان تبطل صلاة الكل لان التلقین من خارج ، شامی: ۱/ ۶۲۲ ،باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. هندیة: ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فیما یفسد الصلا ة وما یکره فیها، الفصل الاول فیما یفسد ، ط: حقانیه پشاور.

(۲) ولو فتح علی غیر امامه تفسد الا اذا عنی به التلاوة دون التعلیم کذا فی محیط السرخسی، هندیة: ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها،الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/ ۶۲۲ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه، و: ۲/ ۶ ، ط: سعید کراچی.

(۳) ولوسمع المقتدی ممن لیس معه فی الصلاة ففتحه علی امامه یجب ان تبطل صلاة الكل لانه تلقین عن خارج کذا فی البحر ، مراقی الفلاح المطبوع مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۱۸۳ ، باب ما یفسد الصلاة ، ط: قدیمی کراچی.و ص: ۳۳۴، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/ ۶۲۲ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط:رشیدیة کوئٹه، و: ۲/ ۶ ، ط: سعید کراچی.

ہے۔(۱)

لقمہ دینا (غلطی بتانا)

☆......اگر امام نماز کے دوران قرأت پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول جائے، مثلاً پڑھتے پڑھتے اٹک گیا، یا پس و پیش میں پڑ گیا، تو مقتدی کے لئے جو اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، لقمہ دینا جائز ہے، لیکن صرف غلطی بتانا مقصود ہو، اپنی قرأت مقصود نہ ہو کیونکہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

☆......مقتدی کے لئے امام کو لقمہ دینے میں (غلطی بتانے میں) جلدی کرنا مکروہ ہے، اسی طرح امام کے لئے مقتدی کی رہنمائی اور لقمہ کا انتظار کرنا بھی مکروہ ہے، ایسی صورت میں امام کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے، یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا اگر واجب قرأت کی مقدار پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے۔(۳)

---

(۱)(قوله وينوى الفتح لا القراء ة) هو الصحيح ، لان قراء ة المقتدى منهى عنها ، والفتح على امامه غير منهى عنه ، بحر ، شامي: ۱/ ۶۲۲ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه،و: ۲/ ۶،ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول ، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ايضا

(۳) [تتمه] يكره ان يفتح من ساعته كما يكره للامام ان يلجئه اليه ، بل ينتقل الى آية اخرىٰ لا يلزم من وصلها ما يفسد الصلاة او الى سورة اخرىٰ او يركع اذا قرأ قدر الفرض، شامي: ۱/ ۶۲۳ ، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،تتمه، ط: سعيد كراچي.

هندية: ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول، ط:حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

لقمہ دینے والے کی نیت

لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت کرے، کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔ (''احناف'' حنفی فقہ کے ماننے والوں کو کہا جاتا ہے۔)(۱)

لقمہ صرف اپنے امام کو دے

ضرورت پر مقتدی صرف اپنے امام کو لقمہ دے، اپنے امام کے علاوہ کسی اور کے امام یا مقتدی یا تنہا پڑھنے والے کو لقمہ نہ دے، ورنہ نماز فاسد ہوجائے گی۔ (۲)

لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے

مقتدی کے لئے امام کو فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے، اس لئے تھوڑی دیر انتظار کرے اگر امام کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کردیتا ہے، یا رکوع میں چلا جاتا ہے تو لقمہ نہ دے، اور اگر امام رکا ہوا ہے اور اس کو آگے یاد نہیں آرہا ہے تو اس صورت میں لقمہ دے۔

---

(۱) (قوله وينوى الفتح لا القراءة) هو الصحيح لان قراءة المقتدى منهى عنها والفتح على امامه غير منهى عنه، شامى: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹة، و: ۲/۶، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول ط: حقانيه پشاور،

(۲) وان فتح المصلى على من ليس معه فى الصلاة سواء كان فى الصلاة او خارج الصلاة والاحسن ان يقال على غير امامه ليشمل فتحه على مقتد معه فى صلاته ايضا، تفسد صلوته، لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس، حلبى كبير، ص: ۴۳۹۔ ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى. و ص: ۳۳۴، ط: قديمى كراچى.

اگر مقتدی نے فوراً لقمہ دے دیا تب بھی نماز صحیح ہوجائے گی۔(۱)

لقمہ کا انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے کے بعد کسی بھی سورت کی تین آیات یا تینآیات کی مقدار پڑھ لی پھر اس کے بعد اٹک گیا تو مقتدی کی طرف سے لقمہ دینے کا انتظار نہ کرے، بلکہ فوراً رکوع میں چلا جائے، اور اگر تین آیات سے پہلے بھول گیا، تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کردے، اور اگر امام نے کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کیا بلکہ رکا ہوا ہے تو اس کو لقمہ دیدے، مہلت کے بغیر فوری طور پر لقمہ نہ دے، بہر حال فوری طور پر لقمہ دے یا مہلت کے بعد دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ کے لئے انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت سے تین آیات کی مقدار پڑھ لیا ہے پھر اس کے بعد آگے بھول گیا تو رکوع کر لینا چاہیئے، لقمہ کے لئے انتظار کرنا مکروہ ہے اور اگر

(۱) ویکره للمقتدی ان یفتح علی امامه من ساعته لجواز ان یتذکر من ساعته فیصیر قارئا خلف الامام من غیر حاجة هندیة: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ولا ینبغی للامام ان یلجئهم الی الفتح .... بل یرکع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ینتقل الی اٰیة اخریٰ کذا فی الکافی، هندیة: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/ ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، تتمه، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی.

تین آیات سے پہلے بھول گیا تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر امام رکا ہوا ہے، دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کر رہا ہے، تو مقتدی اس کو لقمہ دے دے۔(۱)

لقمہ نہیں لیا

''امام نے لقمہ نہیں لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لکھی ہوئی چیز پڑھ لے

☆......نماز کی حالت میں لکھی ہوئی چیز قصد اور ارادہ کے ساتھ دل سے پڑھنا اور سمجھنا مکروہ ہے البتہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

☆......اور اگر لکھی ہوئی چیز پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ولا ينبغي للامام ان يلجئهم الى الفتح .... بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى اية اخرىٰ، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/۶، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه ولو مستفهما وان كره، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،، الفصل الاول، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۲۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/۱۴، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،

(۳) واذا تكلم المصلي في الصلاة بكلام الناس ناسيا او عامداً تفسد صلاته وليس المراد من الكلام الكلام النحوي بل اللفظ المركب من حرفين او اكثر حتىٰ لو تلفظ بكلمة واحدة تفسد صلاته حلبي كبير، ص: ۴۳۴، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۱، ط: قديمي كراچی. و ص: ۱۷۵-۱۷۶، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي.

☆......اور اگر لکھی ہوئی چیز پر قصد اور ارادہ کے بغیر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے مکروہ نہیں ہے، مگر اس پر نظر جما کر نہ رکھے ورنہ کراہت ہوگی، البتہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

لکھی ہوئی چیز پڑھنا

اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑی، اور اس کو زبان سے نہیں پڑھا بلکہ دل ہی دل میں مطلب سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

اور زبان سے پڑھنے کا مطلب تلفظ کے ساتھ پڑھنا، اور دل ہی دل میں سمجھنے کا مطلب زبان سے تلفظ کرنے کے بغیر ایسے مطلب سمجھ لینا۔

لنجے کی امامت

اگر لنجے سے بہتر آدمی نہیں ہے تو لنجے کی امامت بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر لنجے

---

(۱) واما لو وقع عليه نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره ، شامي: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد بدون الف لا تفسد ، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص ۳۴۱، فصل فيما لا يفسد الصلاة ط: قديمي كراچي.و ص:۱۸۷، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ص،:۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور،

(۲) لو نظر المصلي الى مكتوب وفهمه سواء كان قرآن او غيره قصد الاستفهام او لا اساء الادب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالكلام ، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۱۸۷، فصل فيما لا يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچي.و ص: ۳۴۱، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور.

سے بہتر آدمی ہے تو لنجے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

لنگر گاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

''جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لنگڑا

لنگڑا جو کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کو جماعت کے دوران صف اول میں ایک کنارہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیئے۔

لنگڑا اور جماعت

جو لنگڑا آدمی چلنے پر قادر نہیں، اس پر جماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں اور جو

---

(۱) وكذا تكره خلف امرد وسفيه ومفلوج وابرص شاع برصه، الدر المختار؛ (قوله ومفلوج وابرص شاع برصه) وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره اولىٰ تاتارخانية، وكذا اجزم بيرجندى، ومجبوب وحاقن، ومن له يد واحدة فتاوى الصوفية عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة، ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا فى المفلوج والا قطع و المجبوب ولكراهة صلاة الحاقن اى ببول ونحوه، شامى: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة مطلب فى امامة الأمرد، ط: سعيد كراچى. (وولد الزنا) هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة بحر بحثا الدر المختار (قوله ان وجد غيرهم) اى من هو احق بالامامة منهم (قوله بحر بحثا) قد علمت انه موافق للمنقول عن الاختيار وغيره. شامى: ۱/ ۵۶۲، ايضا، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۰۳، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى كتب خانيه كراچى، الفقه الاسلامى وادلته: ۲/ ۱۲۱۰ ـ ۱۲۱۱، الباب العاشر انواع الصلاة المبحث الثانى الامامة مكروهات فى المذاهب، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۲۰۷، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه، النهر الفائق: ۱/ ۲۳۹، باب الامامة، ط: امداديه ملتان، تاتارخانية: ۱/ ۶۰۲، باب الاحق بالامامة، ط: ادارة القرآن كراچى.

لنگڑا چلنے پر قادر ہے اس پر جماعت میں شامل نہ ہونا جائز نہیں۔(۱)

لنگڑے کی امامت

لنگڑے کی امامت جائز ہے، مگر ایسے شخص سے عام طور پر طبعی اعتبار سے انقباض ہوتا ہے، اس لئے مکروہ تنزیہی ہے، اگر کسی کے علم وتقویٰ کی وجہ سے اس سے لوگوں کو انقباض نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہوگی۔(۲)

لوپ

اگر لوپ (دوا) پاک ہے، اور علاج کے لئے عورت نے شرم گاہ میں لگا رکھا ہے تو ایسی حالت میں، نماز، تلاوت وغیرہ کچھ بھی منع نہیں ہے، سب درست ہے۔(۳)

---

(۱) فلا تجب على مريض و مقعد، وزمن ومقطوع يد ورجل من خلاف، ومفلوج، و شيخ كبير عاجز او اعمىٰ (الدر المختار) وقيل: الزمن عن ابى حنيفة المقعدوالاعمىٰ والمقطوع اليدين أو احداهما والمفلوج والاعرج الذى لا يستطيع المشى والاشل (رد المحتار: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۸۳، الفصل الاول فى الجماعة، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

عن ابن عباس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا ومالعذر؟ قال خوف أومرض لم يقبل منه الصلاة التى صلى، قال العلامة العثمانى تحت هذا الحديث: قلت كون الشيخ الكبير العاجز ملحقا بالمرض ظاهر لا يخفىٰ، اعلاء السنن: ۴/۲۰۴، ابواب الامامة، باب الاعذار فى ترك الجماعة، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) ولو كان لقدم الامام عوج وقام على بعضها يجوز و غيره اولى كذا فى التبيين، هندية: ۱/۸۵، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۸۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۵۶۲، باب الامامة، مطلب فى امامة الامرد، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۱/۳۶۵، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۳) ثم الشرط ما يتوقف عليه الشئى ولا يدخل فيه، هى ستة، طهارة بدنه من حدث وخبث، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. ملتقى الابحر: ۱/۷۹، باب شروط الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى، بيروت. لبنان.

لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

لہسن کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

لیٹ کر نماز پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص بیماری یا زخم یا عذر کی بناء پر خود بھی بیٹھ کر یا کسی کے سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے یعنی رکوع اور سجدے اشارے سے کرے۔(۲)

نماز کے لئے لیٹنے کی بہتر حالت یہ ہے کہ چت لیٹے، پیر قبلے کی طرف ہوں اور سر کے نیچے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ لے تا کہ منہ قبلے کے سامنے ہو جائے، اگر عذر کی بنا پر پہلو پر لیٹ جائے، خواہ دائیں پہلو پر ہو یا بائیں پہلو پر تب بھی صحیح ہے، بشرطیکہ منہ قبلے کی

---

(۱) واكل نحو ثوم و يمنع منه ، و كذا كل موذ ولو بلسانه ،الدر المختار (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى قلت: علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجد عليه الصلاة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع ، الخ، شامى: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى الغرس فى المسجد، ط: سعيد كراچى. مرقات المفاتيح: ۲/ ۴۰۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول ط: رشيديه كوئٹة، مزید ”گندہ دہن“ عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال كان بى الناصور فسألت النبى صلى الله عليه وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب . السنن لابى داود : ۱/ ۱۴۵، كتاب الصلاة باب فى صلاة القاعد، ط: مكتبه رحمانيه ،و: ۱/ ۱۳۷ ،ط:ميرمحمد. فاذا عجز عن القيام يصلى قاعداً بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلى قاعدا بالايماء... فان عجز القعود يستلقى ويؤمى ايماء لان السقوط لمكان العذر فيتقدر بقدر العذر، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۴، صلوة المريض، ط: دار احياء التراث العربى بيروت. هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط:رشيديه كوئٹة.شامى: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

طرف ہو۔(۱)

اور رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے، اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے نسبۃً زیادہ جھکا ہوا ہو، آنکھ یا ابرو وغیرہ کے اشارے سے سجدہ کرنا کافی نہیں۔(۲) اگر یہ بھی قدرت نہیں تو آسانی سے جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لے۔

☆...... اگر کوئی مریض سر سے اشارہ کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو وہ نماز نہ پڑھے، تندرست ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھے،(۳) پھر اگر یہی حالت اس کی پانچ نمازوں سے زیادہ تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) ورجلاه نحو القبلة غير ان ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل الى القبلة ويرفع رأسه يسيرا ليصير وجهه اليها او على جنبه الايمن او الايسر ووجهه اليها ، الدر المختار (وان تعذر القعود) اى قعوده بنفسه او مستندا الى شئى..... آجزأه ان يستلقى ويؤمى لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس، (قوله ورجلاه نحو القبلة)..... متوجها نحو القبلة ورأسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب، (قوله ويرفع رأسه يسيرا) اى يجعل وسادة تحت رأسه لان حقيقة الاستلقاء، تمنع الاصحاء عن الايماء فكيف بالمرضى. رد المحتار: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۴ ،صلاة المريض،ط:داراحياء التراث العربى، بيروت ، المحيط البرهانى: ۳/ ۳۴، كتاب الصلاة، صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچى۔

(۲) (قوله وسجوده اخفض) اخفض من ركوعه لانه قائم مقامهما فاخذا حكمهما وعن على رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال فى صلاة المريض ان لم يستطع ان يسجد او مأ وجعل سجوده اخفض من ركوعه وروى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه ايماء والركوع اخفض من الايماء كذا فى البدائع وظاهره كغيره انه يلزمه جعل السجود اخفض من الركوع حتىٰ لو سواهما لا يصح ، الخ، البحر: ۲/ ۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. شامى: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى۔

(۳) واذا عجز المريض عن الايماء بالرأس فى ظاهر الراوية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين ، ثم اذا خف مرضه هل يلزمه القضاء، اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وان كان دون ذلك يلزمه كما فى الاغماء وهو الاصح هكذا فى فتاوىٰ قاضيخان والفتوىٰ عليه كذا فى الظهيرية، هندية: ۱/ ۱۳۷ ، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹة، شامى: ۲/ ۹۹ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى۔

(۴) وان تعذر الايماء برأسه، وكثرت الفوائت بان زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه ، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/ ۹۹ ،باب صلاة المريض، ط:سعيد كراچى.بدائع الصنائع: ۲/ ۹۲ ،ط:سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۴۵۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى واولاده بمصر۔

لیکوریا

☆......اکثر عورتوں سے پانی کی تری کی طرح جو سفید رطوبت خارج ہوتی ہے ، وہ تین جگہوں سے نکلتی رہتی ہے ، اور ہر جگہ کی رطوبت کا حکم الگ الگ ہے ، اور وہ تین جگہیں یہ ہیں:

۱......وہ رطوبت فرج خارج یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے سے کپڑے وغیرہ کو لگتی ہے یہ درحقیقت پسینہ ہے اور پاک ہے ، اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ (۱)

۲......وہ رطوبت فرج داخل سے بھی آگے یعنی رحم (بچہ دانی) سے نکلتی ہے اور یہ رطوبت مذی یا منی کے مانند ہے ، اور یہ ناپاک ہے ، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے ، اور جسم اور کپڑے میں لگنے سے وہ ناپاک بھی ہو جاتا ہے۔ (۲)

۳......وہ رطوبت فرج داخل یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے اور رحم کے درمیان

---

(۱) ای بـرطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها اما عنده فهى طاهرة كسائر رطوبات البـدن جوهره الدر المختار (قوله برطوبة الفرج اى الداخل بدليل قوله اولج، واما رطوبة الفرج الـخـارج فظاهرة اتفاقاً آه،"ح" وفى منهاج الامام النووى رطوبة الفرج ليست بنجسة فى الاصح قـال ابـن حجر فى شرحه:وهى ما ء ابيض متردد بين المذى والعرق يخرج من باطن الفرج الذى لا يجب غسله بخلاف مايخرج مما يجب غسله فانه طاهر قطعا ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قـطـعـاً كـكـل خـارج مـن الـبـاطـن كالماء الخارج مع الولد او قبيله...... (قوله اما عنده) اى عند الامـام، شـامـى؛ ۱/۳۱۳، بـاب الانـجـاس، ط: سعيد كراچى. رطوبة الفرج طاهرة خلافا لهما ، الـعـبـرة للطاهر من تراب او ماء اختلطا ، به يفتى الدر المختار (قوله رطوبة الفرج طاهرة) ولذا نـقـل فـى الـتـاتـارخـانية ان رطـوبة الولد عند الولادة طاهرة ، وكذا السخلة اذ اخرجت من امها، وكـذا الـبـيـضـة فـلا يـتـنجس بها الثوب ولا الماء اذا وقعت فيه ، لكن يكره التوضوء به للاختلاف، وكـذا الانـفـخـة هـو الـمختار وعندهما يتنجس وهو الاحتياط ، آه قلت : وهذا اذا لم يكن معه دم ولـم يـخـالـط رطـوبـة الـفـرج مـذى او مـنى من الرجل او المرأة ، شامى: ۱/۳۴۹، قبيل كتاب الـصـــــلاة، ط: سعيد كراچى. وان كان الاقوى دليلا هو الطهارة لان هذا المحل ليس بمعدن لـلـنـجـاسـة ولا الـرطـوبـة هذا من الرحم وانما هى ابخرة محتبسة صارت بالاحتقان فهى كالعرق ومـن ثـم ابـيـح الـوطـى فـى هـذا الـمـحـل والا لم يبح لكونه موضع الاذى كحالة الحيض، امداد الفتاوىٰ: ۱/۶۵، كتاب الطهارة ، ط: مكتبه دار العلوم كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

اندرونی حصے سے نکلتی ہے اس میں تردد ہے کہ یہ پسینہ ہے یا مذی ہے اس لئے اس کی نجاست میں اختلاف ہے بعض اس کو پسینہ سمجھ کر پاک کہتے ہیں، اور بعض اس کو مذی سمجھ کر ناپاک کہتے ہیں، اور ناپاک کہنے کی صورت میں احتیاط پر عمل ہوتا ہے، اس لئے ناپاک سمجھ کر باقی معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

چونکہ شرم گاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے، اس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس جگہ سے نکل رہی ہے، اس لئے احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ناپاک سمجھا جائے اور اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر مسلسل ہر وقت جاری ہے تو وہ معذور ہے اور ہر وقت کے داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کر لے، اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ (۱)

☆......لیکوریا کے مرض میں نکلنے والا پانی یا رطوبت ناپاک ہوتی ہے، کپڑے کا جو حصہ اس سے آلودہ ہو جائے گا، وہ ناپاک ہوگا، (۲) اگر اس کی مقدار ایک درہم کی مقدار سے کم ہوگی تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس صورت میں بھی دھولینا بہتر ہے، اور اگر اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہوگی تو اس صورت میں کپڑے کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۳)

☆......جن عورتوں کو ماہواری سے پاک ہونے کے بعد مسلسل لیکوریا کی رطوبت

---

(۱) (وصاحب عذر من به سلس بول) لا یمکنه امساکه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة...... (وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه (لکل فرض) ...... (ثم یصلی) به (فیه فرضا و نفلا) فاذا خرج الوقت بطل، شامی: ۱/۳۰۵، ۳۰۶، کتاب الطهارة، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۴۸، باب الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی کراچی. الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۴۴۲، المطلب الثامن وضوء المعذور، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ولنا قوله علیه السلام لعمار وقد رآه یغسل ثوبه من نخامة انما یغسل الثوب من خمس من البول والغائط، والدم والمنی والقئی، الجوهرة النیرة، ص: ۴۷، باب الانجاس، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. هدایة: ۱/۵۷، باب الانجاس وتطهیرها، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۸۰، کتاب الطهارة، فصل فی بیان مقدار ما یصیر به المحل نجسا، الخ، ط: سعید کراچی.

(۳) وعفا الشارع (عن قدر درهم وان کره تحریما فیجب غسله وما دونه تنزیها فیسن وفوقه مبطل فیفرض الدر المختار مع الرد: ۱/۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعید کراچی، بدائع الصنائع: ۱/۸۰، فصل فی بیان مقدار ما یصیر به المحل نجسا، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۴۵، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، ط: مکتبه حقانیه پشاور.

رطوبت یا پانی نکلتا رہتا ہے، پورے وقت کے اندر پاکی کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوتا تو وہ معذور ہیں، اور معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کر لے اور نماز پڑھے، ہاں اگر وضو کے بعد لیکوریا کی رطوبت کے علاوہ کوئی اور وضو ٹوٹنے والی چیز نکلے تو دوبارہ وضو کرے ورنہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر لیکوریا کی رطوبت مسلسل خارج نہیں ہوتی بلکہ درمیان درمیان میں وقفہ ہوتا ہے، تو اس صورت میں معذور نہیں ہوگی، اس صورت میں اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر لیکوریا کا پانی خارج ہو جائے تو اس کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲) (اور درہم کی مقدار یہ ہے)(۳)

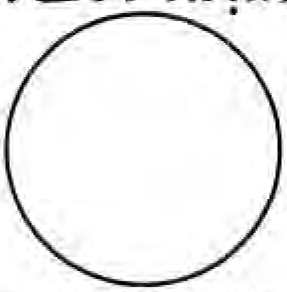

(۱) (وصاحب عذر من به سلسل) بول لا یمکنه امساکه (او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة) .... (ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث (ولو حکما) لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (فی حق الابتداء) وفی حق البقاء کفی وجوده فی جزء من الوقت) ...... (وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه، ...... فاذا خرج الوقت بطل، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۰۵، باب الانجاس، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، باب الحیض، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۱۵۹، کتاب الطهارةفصل فی الاستحاضة، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۲) شرط ثبوت العذر ابتداء ان یستوعب استمرار وقت الصلاة، کاملا وهو الاظهر کا لانقطاع لا یثبت ما لم یستوعب الوقت کلها حتیٰ لوسال دمها فی بعض وقت صلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة اخریٰ وانقطع دمها فیه اعادت تلک الصلاة لعدم الاستیعاب...... وشروط بقائه ان لا یمضی علیه وقت فرض الا والحدث الذی ابتلی به یوجد فیه، هندیة: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس، والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۰۷-۳۰۸، مطلب فی احکام المعذور ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۱۷، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

(۳) والصحیح ان یعتبر بالوزن فی النجاسة المتجسدة، وهو ان یکون وزنه قدر الدرهم الکبیر المثقال وبالمساحةفی غیرها وهو قدر عرض الکف، فتاویٰ هندیة: ۱/۴۵، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، ط: مکتبه حقانیه پشاور، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۱۸، باب الانجاس، ط: سعید کراچی، بدائع الصنائع: ۱/۸۰، فصل فی بیان مقدار الخ، ط: سعید کراچی.